

موت کے مناظر آئینہ عبرت

تصنیف

علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی مدظلہ

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بان اوکراچی ۷۴۰۰۰

Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

موت کے مناظر

آئینہ مرعبرت

تصنیف

حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی، فون: 32439799

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

سبب تالیف

شعبان ۱۴۰۵ھ کو دارالعلوم تنویر الاسلام امرڈوبھا ضلع بستی کے سالانہ اجلاس میں دستار بندی و ختم بخاری شریف کے لیے جب میں حاضر ہوا تو عین اس وقت جبکہ دارالعلوم کی مسجد ”تنویر المساجد“ کے سنگ بنیاد کی تقریب ہو رہی تھی بالکل ناگہاں حضرت غازی ملت مولانا سید محمد ہاشمی صاحب کچھوچھو مدظلہ العالی مجھ سے پوچھ بیٹھے کہ آپ کی تصانیف کی تعداد کتنی ہو چکی؟ میں نے عرض کیا کہ چوبیس ہیں۔
”تالیف“ ”سامان آخرت“ مکمل کر چکا ہوں کہ سن کہ حضرت موصوف الصمد نے مسکلتے ہوئے فرمایا کہ ایک کتاب خواہ چھوٹی ہی ہو اور بھی جلد لکھ دیجئے تاکہ لکھیں ہو جائے چوبیس کا عدد ٹھیک نہیں معلوم ہوتا۔ ان دنوں میری پشت میں کار بنکل پھوٹا نکلا ہوا تھا۔ جس کی تکلیف رمضان شریف میں بھی رہی۔ لیکن مولانا العزیز کی فرمائش کا مجھے برابر خیال لگا رہا۔ چنانچہ شمال میں جب میں براؤن شریف حاضر ہو گیا۔ تو اس کتاب کی تدوین شروع کر دی۔ جو بحمدہ تعالیٰ تقریباً تین ماہ میں مکمل ہو گئی۔
اس کتاب میں مندرجہ ذیل دس عنوانوں پر چند مقبر کتابوں کے حوالوں کو میں نے درج کر دیا ہے۔ جو بہت ہی اثر انگیز و عبرت خیز ہیں۔

- (۱) بوقت وفات کس نے کیا کہا؟ (۲) جنازہ یا قبر کو دیکھ کر کس نے کیا کہا؟
- (۳) اولاد کی موت پر کس نے کیا کہا؟ (۴) اموات کے لیے کس نے کیا خواب دیکھا؟

نام کتاب : آئینہ عبرت
تقریب : حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ
تاریخ اشاعت : ذوالحجہ ۱۴۳۰ھ۔ دسمبر ۲۰۰۹ء
تعداد اشاعت : ۳۵۰۰
ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)
نور مسجد کاغذی بازار میٹھا در، کراچی، فون: ۲۴۳۹۷۹۹

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net

پر موجود ہے۔

پیش لفظ

کتاب ہذا آئینہ عبرت جو کہ حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی صاحب کی تالیف کردہ ہے اس میں موت سے متعلق بزرگان دین کے اقوال اور چند اہم موضوعات کے تحت واقعات کو تحریر میں لایا گیا ہے، جس کو پڑھ کر موت سے قبل موت کی تیاری اور دنیا و آخرت کو سنوارا جاسکتا ہے۔

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان مذکورہ رسالہ کو مسلمانوں کی اصلاح کے پیش نظر اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے ۱۸۸ ویں نمبر پر شائع کر رہی ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کے طفیل ہم سب کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے خواص و عوام کے لئے نافع بنائے۔ آمین

حکیم سید محمد طاہر نعیمی مراد آبادی

(۵) غلبہ خوف الہی میں کس نے کیا کہا؟ (۶) قبر آدمیوں سے کیا کہتی ہے؟
 (۷) قبر میں مذاب کس کس طرح ہوگا؟ (۸) اہل بیت کو سلام و ثواب کس طرح پہنچتا ہے؟
 (۹) حساب خداوندی کا کیا منظر ہوگا؟ (۱۰) جہنم و جنت میں داخلہ کیوں کر ہوگا؟
 یہ کتاب گو بہت مختصر ہے لیکن بکمال ایمان قوی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ
 بہت ہی دل گدانا نہایت ہی نصیحت آموز اور بے حد عبرت انگیز ہوگی۔ اس لیے
 اس مجموعے کو ہونہر تعالیٰ آیتہ عسبرت کے نام سے ناظرین کرام کی خدمت میں
 نذر کرتا ہوں۔ اور دعا گو کہ خداوند قدوس اپنے حبیب کریم علیہ السلام و آلہ وسلم کے
 طفیل میں اس کتاب کو دونوں جہان کی کرامتوں سے شرف اندوز فرمائے۔ اور مجھ
 گنہگار اور میرے والدین و اعزہ و احباب نیز مریدین و متعلقین کے لیے اساتذہ کرام
 مشائخ عظام کی برکتوں سے ذخیرہ آخرت و وسیلہ مغفرت بنائے۔ آمین برحمتہ
 و هواد حوالہ رحمین و ما ذالک علی اللہ بعزیز و هو حسی و نعم الوکیل
 و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین الی یوم
 الدین و الحمد للہ رب العالمین۔

عبدالمصطفیٰ الاعظمی عفی عنہ
 ساکن گھوسی۔ ضلع اعظم گڑھ
 براؤن شریف
 یکم محرم ۱۴۰۶ھ

فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	صفحہ
۲۷	حضرت عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۰
۲۳	حضرت عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"
"	حضرت سعد بن الربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"
۲۲	حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۲
۲۵	حضرت ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۳
۲۶	حضرت اسود راعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۵
۲۷	حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۶
۲۸	حضرت عمرو بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۷
۲۹	حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ	"
"	حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ	۱۸
۳۱	حضرت امام نفعی علیہ الرحمۃ	۱۹
"	حضرت عبد اللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ	۲۰
۳۲	حضرت محمد بن منکدر علیہ الرحمۃ	"
"	حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ	۲۱
۳۳	حضرت ابو بکر بن عیاض علیہ الرحمۃ	۲۲

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۴۵	حضرت عمر بن حنین مجلی علیہ الرحمۃ	۵۵	اولاد کی موت پر کس نے کیا کہا
"	حضرت زرارہ بن ابی اوفی علیہ الرحمۃ	"	حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ
۴۵	حضرت ابو زرعہ علیہ الرحمۃ	"	حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
"	حضرت یحییٰ بن جلیل علیہ الرحمۃ	۵۶	حضرت داؤد علیہ السلام
۴۶	حضرت بشر بن عازب علیہ الرحمۃ	۵۷	حضرت محمد بن سلیمان علیہ الرحمۃ
"	حضرت خلیفہ عبدالملک بن مروان علیہ الرحمۃ	"	حضرت ابو بستان علیہ الرحمۃ
۴۸	حضرت خلیفہ ہارون رشید علیہ الرحمۃ	"	حضرت عمر بن ذر علیہ الرحمۃ
"	حضرت خلیفہ مامون رشید علیہ الرحمۃ	۵۸	بصرہ کی ایک صابہ عورت علیہا الرحمۃ
"	حضرت خلیفہ معتزم باللہ علیہ الرحمۃ	"	حضرت یحییٰ بن معین علیہ الرحمۃ
"	حضرت خلیفہ مستعبر باللہ علیہ الرحمۃ	۵۹	اموات کے لیے کس نے کیا خواب دیکھا
۵۰	حضرت عامر بن عبد القیس علیہ الرحمۃ	"	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
"	حضرت یزید رقاشی محدث علیہ الرحمۃ	"	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
"	حضرت سفيان ثوري علیہ الرحمۃ	"	حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۵۱	حضرت جعید بغدادی علیہ الرحمۃ	"	حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
"	حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ	"	حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ
۵۲	حضرت ممشاد و توری علیہ الرحمۃ	"	حضرت اویس قرنی علیہ الرحمۃ
"	حضرت ابو علی رودباری علیہ الرحمۃ	"	حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ
۵۳	حضرت ابو سلیمان دہلوی علیہ الرحمۃ	"	حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ
"	حضرت احمد بن محمد الملک علیہ الرحمۃ	"	حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ
۵۴	حضرت احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ	"	حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ
"	ایک عاشق صادق علیہ الرحمۃ	"	حضرت صالح بن مثنیٰ علیہ الرحمۃ

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۶۳	حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ	۵۵	اولاد کی موت پر کس نے کیا کہا
"	حضرت سفيان ثوري علیہ الرحمۃ	"	حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
۶۴	حضرت عبد الواحد بن زید علیہ الرحمۃ	۵۶	حضرت داؤد علیہ السلام
۶۵	حضرت ابراہیم حرجی علیہ الرحمۃ	۵۷	حضرت محمد بن سلیمان علیہ الرحمۃ
۶۶	حضرت ایوب سختیانی علیہ الرحمۃ	"	حضرت ابو بستان علیہ الرحمۃ
"	حضرت داؤد طائی علیہ الرحمۃ	"	حضرت عمر بن ذر علیہ الرحمۃ
"	حضرت عبد اللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ	۵۸	بصرہ کی ایک صابہ عورت علیہا الرحمۃ
۶۷	حضرت مہتمم دوقی علیہ الرحمۃ	"	حضرت یحییٰ بن معین علیہ الرحمۃ
"	حضرت درقاد بن بشر علیہ الرحمۃ	۵۹	اموات کے لیے کس نے کیا خواب دیکھا
۶۸	حضرت یحییٰ بن معین علیہ الرحمۃ	"	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
"	حضرت ابو بکر کتانی علیہ الرحمۃ	"	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
"	حضرت ابو سعید خدری علیہ الرحمۃ	"	حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۶۹	حضرت احمد بن ابی الحارث علیہ الرحمۃ	"	حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
"	حضرت یحییٰ بن سعید قطان علیہ الرحمۃ	"	حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ
۷۰	حضرت خطیب بغدادی علیہ الرحمۃ	"	حضرت اویس قرنی علیہ الرحمۃ
"	حضرت منصور بن اسمعیل علیہ الرحمۃ	"	حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ
"	حضرت ابو جعفر صید لانی علیہ الرحمۃ	"	حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ
۷۱	حضرت عبد اللہ بن عون خزاز علیہ الرحمۃ	"	حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ
"	الرحمۃ	"	حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ
"	حضرت صالح بن مثنیٰ علیہ الرحمۃ	"	حضرت صالح بن مثنیٰ علیہ الرحمۃ

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۸۱	قبر آدمیوں سے کیا کہتی ہے؟	۷۱	حضرت یزید بن مذکور علیہ الرحمۃ
"	" " "	۷۲	غیلہ خوف میں کس نے کیا کہا
"	" " "	"	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
"	" " "	"	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۸۲	قبر میں عذاب کس کس طرح ہو گا؟	۷۳	حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
"	پانچ حدیثیں	۷۴	حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۹۷	اموات کو سلام و ثواب کس طرح پہنچتا ہے؟	"	حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
"	ایصالِ ثواب کی اصل	"	حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
"	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	۷۵	حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۸۸	حضرت ابوناہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"	حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ
"	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"	حضرت ذکوان بن دینار علیہ الرحمۃ
"	حضرت نافع علیہ الرحمۃ	۷۶	حضرت عاتق امم علیہ الرحمۃ
"	حضرت بشر بن منصور علیہ الرحمۃ	"	حضرت سری سقطی و عطاء سلمیٰ علیہما الرحمۃ
۸۹	حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ	"	حضرت صالح مرقی علیہ الرحمۃ
"	حضرت محمد بن احمد مرزوق علیہ الرحمۃ	۷۸	حضرت طاؤس علیہ الرحمۃ
۹۰	حضرت ابو ثعلبہ علیہ الرحمۃ	"	حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ
۹۱	حضرت محمد بن طوسی معلم علیہ الرحمۃ	"	حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ
"	حضرت بشار بن غالب بخزانی علیہ الرحمۃ	"	

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۹۷	جہنم و جنت میں داخلہ کیونکر ہو گا؟	۹۲	مردی سبق
"	جہنم کے قیدی	۹۳	دربار خداوندی میں حساب کس طرح ہو گا؟
۹۸	جنت کے مہمان	"	چند آیات کریمہ
۹۹	مردی ہدایات	"	

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

①

بوقت وفات کس نے کیا کہا؟

موت کے وقت انسان کے آخری کلمات کا بڑا اوقار و اعتبار ہوا کرتا ہے کیونکہ دنیا سے جاتے ہوئے آدمی کا آخری کلام اس کے خیالات و اعتقادات بلکہ عمل و کردار کا بڑی حد تک آئینہ دار ہوا کرتا ہے۔ اور سامعین کے لیے بھی اس کلام میں بڑی بڑی عبرتوں کا نشان، اور طرح طرح کی نصیحتوں کا سامان ہوا کرتا ہے۔ اس لیے ہم یہاں چند نامور لوگوں کے آخری کلام کا تذکرہ کرتے ہیں کہ وہ کیا بول کر دنیا سے گئے۔ اور پھر اس کے بعد کبھی ان کی بولی نہیں سنی گئی۔ تاکہ ناظرین اس سے عبرت و نصیحت حاصل کریں۔

۱۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری وفات میں آپ پر بار بار غشی کا دورہ پڑتا تھا یہ دیکھ کر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبان سے شدت غم میں یہ لفظ نکل گیا کہ وَكَذَّبَ بِآيَاتِ اللَّهِ مِرَّةً بَابُ كَيْ بے چینی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔ اے بیٹی! آج کے بعد تمہارا باپ پھر کبھی بے چین نہیں ہوگا۔ (بخاری ج ۲ ص ۱۶۴ باب مرض النبی صلی اللہ تعالیٰ وسلم حضرت ابی بنی عاصمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے سینے سے نیک لگائے بیٹھی تھی۔ اور آپ کا سر مبارک میرے سینے

اور منہ کے درمیان تھا۔ اور بار بار آپ یہ پڑھتے رہے کہ مَعَ الْيَتِيمِ الْغَرِيمِ عَلَيْهِ سَلَامٌ۔ یعنی ان لوگوں کے ساتھ جن پر خدا کا انعام ہے۔ اور کبھی یہ فرماتے کہ اَللّٰهُمَّ فِي الْفَيْقِ الْاَعْلٰی فداؤندا! بڑے رفیق میں۔ اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔ پڑھتے اور فرماتے تھے کہ بے شک موت کے لیے سختیاں ہیں۔ (بخاری ج ۲ ص ۶۷)

وفات اقدس سے تھوڑی دیر پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تازہ مسواک ہاتھ میں لیے ہوئے حاضر ہوئے حضور نے ان کی طرف نظر جما کر دیکھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سمجھا کہ مسواک کی خواہش ہے۔ انہوں نے فوراً ہی مسواک لے کر دانتوں سے نرم کی اور دست اقدس میں دے دی۔ اور اپنے مسواک فرمائی۔ سر پہر کا وقت تھا کہ سینہ اقدس میں سانس کی گھر گھر ہٹ محسوس ہونے لگی۔ اتنے میں آپ کے مقدس ہونٹ ہلے تو لوگوں نے یہ الفاظ سنے کہ اَلصَّلٰوةُ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَمَنْ نَزَلَ مِنْ غُلَامٍ اَوْ اِمْرَاةٍ رَكْعَةً (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۱۲) پاس میں پانی کا ایک طشت تھا۔ اس میں بار بار ہاتھ ڈالتے اور چہرہ اور پرہتے۔ اور کلمہ پڑھتے۔ اور پاد مبارک کو کبھی منہ پر ڈالتے کبھی ہٹا لیتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے سر اقدس کو اپنے سینے سے لگائے بیٹھی ہوئی تھیں کہ اتنے میں آپ نے اپنا مقدس ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ یہ فرمایا کہ۔

بِیْلِ الرَّفِیقِ الْاَعْلٰی (اب کوئی نہیں) بلکہ وہ بڑا رفیق چاہیے۔

یہی الفاظ زبان اقدس پر تھے کہ ناگہاں مقدس ہاتھ لٹک گئے اور آنکھیں چھت کی طرف دیکھتے ہوئے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ اور آپ کی روح اقدس عالم قدس میں پہنچ گئی اور آخری لفظ جو زبان قدس سے ادا ہوا وہ یہی تھا۔ اَللّٰهُمَّ الرَّفِیقِ الْاَعْلٰی (بخاری ج ۲ ص ۱۶۴) اِنَّا اِلَیْهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُونَ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

۲۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 کا بیان ہے کہ امیر المومنین حضرت ابو بکر
 صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مرض وفات کے آخری دن بے ہوش ہو گئے۔ تو میں نے
 روتے ہوئے کہا کہ اے میرے باپ پر عجیب سخت مرض کا حملہ ہو گیا۔ میرے یہ الفاظ سن
 کر آپ ہوش میں آ گئے۔ اور مجھ سے فرمایا کہ اے بیٹی! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے کس دن وفات پائی تھی؟ میں نے کہا کہ دو شنبہ کے دن پوچھا آج کون سا دن ہے؟ میں نے
 کہا کہ دو شنبہ ہے۔ تو فرمایا کہ میری موت آج ہی دن رات کے درمیان ہو گی۔ پھر فرمایا کہ
 بیٹی! میرے بدن پر بیماری کی حالت میں جو کپڑا رہا ہے۔ اس میں زعفران کے کچھ داغ
 دجے ہیں۔ اس کو دھو لینا اور دوسرے دو کپڑے اور ملا کر انہیں تین کپڑوں کو میرا کفن بنانا
 تو میں نے کہا یہ تو پسلا کر پڑا ہے۔ تو اپنے فرمایا کہ یا کپڑا تو زندہ کا حق ہے۔ کفن تو مردہ کے
 لگنے اور پیر کے لیے ہے۔ آپ نے وصیت فرمائی کہ میری بیوی اسما بنت ثنیس مجھ
 کو غسل دیں۔ اور میرے فرزند عبدالرحمن غسل دینے میں میری بیوی کی مدد کریں۔ مجھے
 یہ منظور نہیں ہے کہ ان دو کے سوا کوئی تیسرا میرے تنگے بدن کو دیکھے۔

(ازالۃ الخلافہ ج ۲ ص ۴۱)

پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا جانشین اور خلیفہ مقرر فرمایا۔ لوگوں
 نے کہا کہ اے امیر المومنین! آپ نے اتنے سخت مزاج آدمی کو خلیفہ بنا دیا۔ آپ خدا کو
 کیا جوب دیں گے؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں خداوند تعالیٰ سے یہی کہدوں گا کہ میں نے تیرے
 بندوں پر ایک بہترین شخص کو خلیفہ بنا دیا۔ پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسے
 صلے بنا کر کچھ وصیتیں اور نصیحتیں فرمائیں۔ پھر اس کے بعد فوراً ہی آپ کی وفات ہو گئی
 بوقت وفات آپ اس آیت کو تلاوت فرما رہے تھے کہ۔

وَجَاءَتْ مَكْرَتُهُ الْمَوْتُ بِالْأَحْقَاقِ | اور آئی موت کی سختی حق کے ساتھ یہ

ذَلِيلٌ مَا كُنْتُ مِنْهُ تَجِدُنِي | وہی ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔

(پارہ ۲۶۔ سورہ قی آیت ۱۹)

آپ کی وفات ۲۲ جمادی الاخریٰ ۳۵ھ منگل کی رات میں بمقام مدینہ منورہ ہوئی
 حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور وضو منورہ میں حضور اقدس
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلوئے مبارک میں آپ مدفون ہوئے۔ بوقت وفات آپ کی
 عمر شریف ترستھ سال تھی۔ (تاریخ الخلفاء ص ۴۱)

جب لوگ آپ کا مقدس جنازہ لے کر حجرہ منورہ کے پاس پہنچے لوگوں نے عرض کیا
 کہ اَللّٰهُمَّ هَبْ لَنَا يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ عَرْضَ عِلْمٍ كَرْتَهُ جِوَارَ مَقْدَرِهِ كَابِدٍ دَرَاوِزِهِ
 ایک دم خود بخود کھل گیا۔ اور تمام حاضرین نے قبر انور سے یہ غیبی آواز سنی کہ اَذْخِلُوهُ الْجَنَّةَ
 اِلَى الْعَبِيدِ یعنی حبیب کر حبیب کے دربار میں داخل کر دو۔ (تفسیر کبرج ۵ ص ۴۴)

۳۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ | امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہوئے اور بحیرہ حمیر کہیں کہیں بائبل اچانک فیروز ابونوٹو مجوسی جو آپ سے بغض رکھتا تھا صف
 سے نکل کر آپ کے شکم میں خنجر مارا۔ اور بھاگتے ہوئے تیرہ دوسرے نازیروں کو بھی خنجر مار
 دیا۔ جن میں سے نو آدمی شہید ہو گئے۔ ایک نازی نے ابونوٹو مجوسی کو پکڑ لیا تو اس
 نے اپنے کو بھی خنجر مار کر خود کشی کر لی۔ پھر حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسئلہ
 پر جا کر مختصر طور پر نماز پڑھائی۔ زخمی ہونے پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا کہ
 میرا قاتل کون ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ ابونوٹو مجوسی۔ تو آپ کی زبانی مبارک سے یہ الفاظ نکلے کہ
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يُخَيِّضْ عَيْنِيْ حَتّٰى
 موت کسی ہمدرد مسلمان کے ہاتھ سے نہیں بنائی
 بِسَبِّ دَعْوِيْ مُسْلِمٍ۔

پھر لوگ آپ کو اٹھا کر مکان پر لائے اور آپ کو کھجور کا شربت پلایا گیا تو وہ شکم

سے باہر نکل پڑا۔ پھر دھو دھلایا گیا تو وہ بھی شکم کے راستہ باہر نکل آیا۔ پھر طبیب نے کہہ دیا کہ امیر المومنین! اب آپ وصیت کر دیں۔ کیونکہ اب آپ کے بچنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ مکان آدمیوں سے بھرا ہوا تھا اور لوگ آپ کی مدح و ثنا کر رہے تھے۔ آپ نے منکر فرمایا کہ میری تو یہی تمنائے کہ میرا دور خلافت برابر سرا بر ہو جائے نہ اسکا مجھے کوئی ثواب ملے۔ نہ کوئی مواخذہ ہو پھر آپ نے اپنے فرزند حضرت عبداللہ بن عمر کو پاس بٹھا کر اپنے قرضوں کی ادائیگی کے بارے میں ہدایتیں فرمائیں۔ اور ان کو حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس روضہ منورہ میں دفن ہونے کی اجازت لینے کے لیے بھیجا۔ جب حضرت عبداللہ حضرت بی بی عائشہ کے پاس پہنچے تو وہ سعد ہی تھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ روضہ منورہ کے اندر ایک قبر کی جگہ ہے جس کو میں نے اپنے لیے رکھا تھا۔ مگر آج میں حضرت عمر کو اپنی ذات پر ترجیح دیتی ہوں۔ جب حضرت عبداللہ نے واپس ہو کر اجازت کی خوشخبری سنائی تو امیر المومنین نے خوش ہو کر فرمایا کہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مَا کَانَ مَشْئِیُّ اَھْوَا
فد کے لیے عجب ہے کہ اس سے بڑھ کر
کوئی دوسری چیز میرے لیے اہم نہ تھی۔

پھر آپ نے فرمایا کہ میرے انتقال کے بعد میرا جنازہ لے کر تم لوگ پھر حضرت بی بی عائشہ سے دوبارہ اجازت طلب کرنا۔ اگر وہ اجازت دیں تو مجھے روضہ منورہ میں دفن کرنا
وہ تم لوگ مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں مدفون کر دینا۔

اس کے بعد لوگوں نے اصرار کیا کہ اے امیر المومنین! آپ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیجئے۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں اس کام کے لیے ان چھ آدمیوں سے بہتر کسی کو نہیں سمجھتا جن سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راضی ہو کر دنیا سے تشریف لے گئے۔ اور وہ چھ آدمی یہ ہیں ۱۔ حضرت علی (ؓ) ۲۔ حضرت عثمان (ؓ) ۳۔ حضرت زبیر (ؓ) ۴۔ حضرت طلحہ (ؓ) ۵۔ حضرت سعد بن ابی وقاص (ؓ) ۶۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ان میں سے اس کو جس پر

مسلمانوں کا اتفاق ہو جائے خلیفہ بنایا جائے۔ خلیفہ بنائے جانے کے وقت میرا بیٹا عبداللہ بھی حاضر رہے گا۔ مگر خلافت کے معاملہ میں اس کا کوئی حصہ اور عمل دخل نہ ہو گا۔ پھر پھر نے اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کے لیے یہ وصیت فرمائی کہ وہ ہاجرین اور ان کے اعزاز و اکرام کا خاص سبب خیال و لحاظ رکھے اور انصار کے ساتھ نیک سلوک اور اچھا برتاؤ کرتا رہے۔ اور شہریوں کے ساتھ بھلائی اور یہ باتوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرے۔ اور ذمیوں کا خاص طریقے سے خیال رکھے۔ اور ان سب لوگوں کے بارے میں کچھ تو یہی کلمات بھی فرمائے پھر فرمایا آپ کا وصال ہو گیا۔ حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ بوقت وفات آپ کی عمر تیرہ سال تھی۔ آپ نے ۲۶ ذوالحجہ ۳۵ چہارشنبہ کو زخمی ہو کر تین دن بعد دس برس چھ ماہ چار دن خلیفہ رہ کر ۲۹ ذوالحجہ کو وفات پائی۔
ادیلم محرم کو مدفون ہوئے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(اصحاح العلوم ج ۳ صفحہ ۱۰۱ و ۱۰۲ و ۱۰۳ و ۱۰۴ و ۱۰۵ و ۱۰۶ و ۱۰۷ و ۱۰۸ و ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۱۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ و ۱۱۴ و ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷ و ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۰ و ۱۲۱ و ۱۲۲ و ۱۲۳ و ۱۲۴ و ۱۲۵ و ۱۲۶ و ۱۲۷ و ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۰ و ۱۳۱ و ۱۳۲ و ۱۳۳ و ۱۳۴ و ۱۳۵ و ۱۳۶ و ۱۳۷ و ۱۳۸ و ۱۳۹ و ۱۴۰ و ۱۴۱ و ۱۴۲ و ۱۴۳ و ۱۴۴ و ۱۴۵ و ۱۴۶ و ۱۴۷ و ۱۴۸ و ۱۴۹ و ۱۵۰ و ۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۵۳ و ۱۵۴ و ۱۵۵ و ۱۵۶ و ۱۵۷ و ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۰ و ۱۶۱ و ۱۶۲ و ۱۶۳ و ۱۶۴ و ۱۶۵ و ۱۶۶ و ۱۶۷ و ۱۶۸ و ۱۶۹ و ۱۷۰ و ۱۷۱ و ۱۷۲ و ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۱۷۵ و ۱۷۶ و ۱۷۷ و ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۸۰ و ۱۸۱ و ۱۸۲ و ۱۸۳ و ۱۸۴ و ۱۸۵ و ۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۸۸ و ۱۸۹ و ۱۹۰ و ۱۹۱ و ۱۹۲ و ۱۹۳ و ۱۹۴ و ۱۹۵ و ۱۹۶ و ۱۹۷ و ۱۹۸ و ۱۹۹ و ۲۰۰ و ۲۰۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳ و ۲۰۴ و ۲۰۵ و ۲۰۶ و ۲۰۷ و ۲۰۸ و ۲۰۹ و ۲۱۰ و ۲۱۱ و ۲۱۲ و ۲۱۳ و ۲۱۴ و ۲۱۵ و ۲۱۶ و ۲۱۷ و ۲۱۸ و ۲۱۹ و ۲۲۰ و ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳ و ۲۲۴ و ۲۲۵ و ۲۲۶ و ۲۲۷ و ۲۲۸ و ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۳ و ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ و ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۱ و ۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۴۴ و ۲۴۵ و ۲۴۶ و ۲۴۷ و ۲۴۸ و ۲۴۹ و ۲۵۰ و ۲۵۱ و ۲۵۲ و ۲۵۳ و ۲۵۴ و ۲۵۵ و ۲۵۶ و ۲۵۷ و ۲۵۸ و ۲۵۹ و ۲۶۰ و ۲۶۱ و ۲۶۲ و ۲۶۳ و ۲۶۴ و ۲۶۵ و ۲۶۶ و ۲۶۷ و ۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۷۰ و ۲۷۱ و ۲۷۲ و ۲۷۳ و ۲۷۴ و ۲۷۵ و ۲۷۶ و ۲۷۷ و ۲۷۸ و ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۲ و ۲۸۳ و ۲۸۴ و ۲۸۵ و ۲۸۶ و ۲۸۷ و ۲۸۸ و ۲۸۹ و ۲۹۰ و ۲۹۱ و ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۴ و ۲۹۵ و ۲۹۶ و ۲۹۷ و ۲۹۸ و ۲۹۹ و ۳۰۰ و ۳۰۱ و ۳۰۲ و ۳۰۳ و ۳۰۴ و ۳۰۵ و ۳۰۶ و ۳۰۷ و ۳۰۸ و ۳۰۹ و ۳۱۰ و ۳۱۱ و ۳۱۲ و ۳۱۳ و ۳۱۴ و ۳۱۵ و ۳۱۶ و ۳۱۷ و ۳۱۸ و ۳۱۹ و ۳۲۰ و ۳۲۱ و ۳۲۲ و ۳۲۳ و ۳۲۴ و ۳۲۵ و ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۲۸ و ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۱ و ۳۳۲ و ۳۳۳ و ۳۳۴ و ۳۳۵ و ۳۳۶ و ۳۳۷ و ۳۳۸ و ۳۳۹ و ۳۴۰ و ۳۴۱ و ۳۴۲ و ۳۴۳ و ۳۴۴ و ۳۴۵ و ۳۴۶ و ۳۴۷ و ۳۴۸ و ۳۴۹ و ۳۵۰ و ۳۵۱ و ۳۵۲ و ۳۵۳ و ۳۵۴ و ۳۵۵ و ۳۵۶ و ۳۵۷ و ۳۵۸ و ۳۵۹ و ۳۶۰ و ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ و ۳۶۴ و ۳۶۵ و ۳۶۶ و ۳۶۷ و ۳۶۸ و ۳۶۹ و ۳۷۰ و ۳۷۱ و ۳۷۲ و ۳۷۳ و ۳۷۴ و ۳۷۵ و ۳۷۶ و ۳۷۷ و ۳۷۸ و ۳۷۹ و ۳۸۰ و ۳۸۱ و ۳۸۲ و ۳۸۳ و ۳۸۴ و ۳۸۵ و ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۳۹۰ و ۳۹۱ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۰ و ۴۰۱ و ۴۰۲ و ۴۰۳ و ۴۰۴ و ۴۰۵ و ۴۰۶ و ۴۰۷ و ۴۰۸ و ۴۰۹ و ۴۱۰ و ۴۱۱ و ۴۱۲ و ۴۱۳ و ۴۱۴ و ۴۱۵ و ۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۱۸ و ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۱ و ۴۲۲ و ۴۲۳ و ۴۲۴ و ۴۲۵ و ۴۲۶ و ۴۲۷ و ۴۲۸ و ۴۲۹ و ۴۳۰ و ۴۳۱ و ۴۳۲ و ۴۳۳ و ۴۳۴ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۳۷ و ۴۳۸ و ۴۳۹ و ۴۴۰ و ۴۴۱ و ۴۴۲ و ۴۴۳ و ۴۴۴ و ۴۴۵ و ۴۴۶ و ۴۴۷ و ۴۴۸ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۱ و ۴۵۲ و ۴۵۳ و ۴۵۴ و ۴۵۵ و ۴۵۶ و ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰ و ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳ و ۴۶۴ و ۴۶۵ و ۴۶۶ و ۴۶۷ و ۴۶۸ و ۴۶۹ و ۴۷۰ و ۴۷۱ و ۴۷۲ و ۴۷۳ و ۴۷۴ و ۴۷۵ و ۴۷۶ و ۴۷۷ و ۴۷۸ و ۴۷۹ و ۴۸۰ و ۴۸۱ و ۴۸۲ و ۴۸۳ و ۴۸۴ و ۴۸۵ و ۴۸۶ و ۴۸۷ و ۴۸۸ و ۴۸۹ و ۴۹۰ و ۴۹۱ و ۴۹۲ و ۴۹۳ و ۴۹۴ و ۴۹۵ و ۴۹۶ و ۴۹۷ و ۴۹۸ و ۴۹۹ و ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ و ۵۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۵ و ۵۰۶ و ۵۰۷ و ۵۰۸ و ۵۰۹ و ۵۱۰ و ۵۱۱ و ۵۱۲ و ۵۱۳ و ۵۱۴ و ۵۱۵ و ۵۱۶ و ۵۱۷ و ۵۱۸ و ۵۱۹ و ۵۲۰ و ۵۲۱ و ۵۲۲ و ۵۲۳ و ۵۲۴ و ۵۲۵ و ۵۲۶ و ۵۲۷ و ۵۲۸ و ۵۲۹ و ۵۳۰ و ۵۳۱ و ۵۳۲ و ۵۳۳ و ۵۳۴ و ۵۳۵ و ۵۳۶ و ۵۳۷ و ۵۳۸ و ۵۳۹ و ۵۴۰ و ۵۴۱ و ۵۴۲ و ۵۴۳ و ۵۴۴ و ۵۴۵ و ۵۴۶ و ۵۴۷ و ۵۴۸ و ۵۴۹ و ۵۵۰ و ۵۵۱ و ۵۵۲ و ۵۵۳ و ۵۵۴ و ۵۵۵ و ۵۵۶ و ۵۵۷ و ۵۵۸ و ۵۵۹ و ۵۶۰ و ۵۶۱ و ۵۶۲ و ۵۶۳ و ۵۶۴ و ۵۶۵ و ۵۶۶ و ۵۶۷ و ۵۶۸ و ۵۶۹ و ۵۷۰ و ۵۷۱ و ۵۷۲ و ۵۷۳ و ۵۷۴ و ۵۷۵ و ۵۷۶ و ۵۷۷ و ۵۷۸ و ۵۷۹ و ۵۸۰ و ۵۸۱ و ۵۸۲ و ۵۸۳ و ۵۸۴ و ۵۸۵ و ۵۸۶ و ۵۸۷ و ۵۸۸ و ۵۸۹ و ۵۹۰ و ۵۹۱ و ۵۹۲ و ۵۹۳ و ۵۹۴ و ۵۹۵ و ۵۹۶ و ۵۹۷ و ۵۹۸ و ۵۹۹ و ۶۰۰ و ۶۰۱ و ۶۰۲ و ۶۰۳ و ۶۰۴ و ۶۰۵ و ۶۰۶ و ۶۰۷ و ۶۰۸ و ۶۰۹ و ۶۱۰ و ۶۱۱ و ۶۱۲ و ۶۱۳ و ۶۱۴ و ۶۱۵ و ۶۱۶ و ۶۱۷ و ۶۱۸ و ۶۱۹ و ۶۲۰ و ۶۲۱ و ۶۲۲ و ۶۲۳ و ۶۲۴ و ۶۲۵ و ۶۲۶ و ۶۲۷ و ۶۲۸ و ۶۲۹ و ۶۳۰ و ۶۳۱ و ۶۳۲ و ۶۳۳ و ۶۳۴ و ۶۳۵ و ۶۳۶ و ۶۳۷ و ۶۳۸ و ۶۳۹ و ۶۴۰ و ۶۴۱ و ۶۴۲ و ۶۴۳ و ۶۴۴ و ۶۴۵ و ۶۴۶ و ۶۴۷ و ۶۴۸ و ۶۴۹ و ۶۵۰ و ۶۵۱ و ۶۵۲ و ۶۵۳ و ۶۵۴ و ۶۵۵ و ۶۵۶ و ۶۵۷ و ۶۵۸ و ۶۵۹ و ۶۶۰ و ۶۶۱ و ۶۶۲ و ۶۶۳ و ۶۶۴ و ۶۶۵ و ۶۶۶ و ۶۶۷ و ۶۶۸ و ۶۶۹ و ۶۷۰ و ۶۷۱ و ۶۷۲ و ۶۷۳ و ۶۷۴ و ۶۷۵ و ۶۷۶ و ۶۷۷ و ۶۷۸ و ۶۷۹ و ۶۸۰ و ۶۸۱ و ۶۸۲ و ۶۸۳ و ۶۸۴ و ۶۸۵ و ۶۸۶ و ۶۸۷ و ۶۸۸ و ۶۸۹ و ۶۹۰ و ۶۹۱ و ۶۹۲ و ۶۹۳ و ۶۹۴ و ۶۹۵ و ۶۹۶ و ۶۹۷ و ۶۹۸ و ۶۹۹ و ۷۰۰ و ۷۰۱ و ۷۰۲ و ۷۰۳ و ۷۰۴ و ۷۰۵ و ۷۰۶ و ۷۰۷ و ۷۰۸ و ۷۰۹ و ۷۱۰ و ۷۱۱ و ۷۱۲ و ۷۱۳ و ۷۱۴ و ۷۱۵ و ۷۱۶ و ۷۱۷ و ۷۱۸ و ۷۱۹ و ۷۲۰ و ۷۲۱ و ۷۲۲ و ۷۲۳ و ۷۲۴ و ۷۲۵ و ۷۲۶ و ۷۲۷ و ۷۲۸ و ۷۲۹ و ۷۳۰ و ۷۳۱ و ۷۳۲ و ۷۳۳ و ۷۳۴ و ۷۳۵ و ۷۳۶ و ۷۳۷ و ۷۳۸ و ۷۳۹ و ۷۴۰ و ۷۴۱ و ۷۴۲ و ۷۴۳ و ۷۴۴ و ۷۴۵ و ۷۴۶ و ۷۴۷ و ۷۴۸ و ۷۴۹ و ۷۵۰ و ۷۵۱ و ۷۵۲ و ۷۵۳ و ۷۵۴ و ۷۵۵ و ۷۵۶ و ۷۵۷ و ۷۵۸ و ۷۵۹ و ۷۶۰ و ۷۶۱ و ۷۶۲ و ۷۶۳ و ۷۶۴ و ۷۶۵ و ۷۶۶ و ۷۶۷ و ۷۶۸ و ۷۶۹ و ۷۷۰ و ۷۷۱ و ۷۷۲ و ۷۷۳ و ۷۷۴ و ۷۷۵ و ۷۷۶ و ۷۷۷ و ۷۷۸ و ۷۷۹ و ۷۸۰ و ۷۸۱ و ۷۸۲ و ۷۸۳ و ۷۸۴ و ۷۸۵ و ۷۸۶ و ۷۸۷ و ۷۸۸ و ۷۸۹ و ۷۹۰ و ۷۹۱ و ۷۹۲ و ۷۹۳ و ۷۹۴ و ۷۹۵ و ۷۹۶ و ۷۹۷ و ۷۹۸ و ۷۹۹ و ۸۰۰ و ۸۰۱ و ۸۰۲ و ۸۰۳ و ۸۰۴ و ۸۰۵ و ۸۰۶ و ۸۰۷ و ۸۰۸ و ۸۰۹ و ۸۱۰ و ۸۱۱ و ۸۱۲ و ۸۱۳ و ۸۱۴ و ۸۱۵ و ۸۱۶ و ۸۱۷ و ۸۱۸ و ۸۱۹ و ۸۲۰ و ۸۲۱ و ۸۲۲ و ۸۲۳ و ۸۲۴ و ۸۲۵ و ۸۲۶ و ۸۲۷ و ۸۲۸ و ۸۲۹ و ۸۳۰ و ۸۳۱ و ۸۳۲ و ۸۳۳ و ۸۳۴ و ۸۳۵ و ۸۳۶ و ۸۳۷ و ۸۳۸ و ۸۳۹ و ۸۴۰ و ۸۴۱ و ۸۴۲ و ۸۴۳ و ۸۴۴ و ۸۴۵ و ۸۴۶ و ۸۴۷ و ۸۴۸ و ۸۴۹ و ۸۵۰ و ۸۵۱ و ۸۵۲ و ۸۵۳ و ۸۵۴ و ۸۵۵ و ۸۵۶ و ۸۵۷ و ۸۵۸ و ۸۵۹ و ۸۶۰ و ۸۶۱ و ۸۶۲ و ۸۶۳ و ۸۶۴ و ۸۶۵ و ۸۶۶ و ۸۶۷ و ۸۶۸ و ۸۶۹ و ۸۷۰ و ۸۷۱ و ۸۷۲ و ۸۷۳ و ۸۷۴ و ۸۷۵ و ۸۷۶ و ۸۷۷ و ۸۷۸ و ۸۷۹ و ۸۸۰ و ۸۸۱ و ۸۸۲ و ۸۸۳ و ۸۸۴ و ۸۸۵ و ۸۸۶ و ۸۸۷ و ۸۸۸ و ۸۸۹ و ۸۹۰ و ۸۹۱ و ۸۹۲ و ۸۹۳ و ۸۹۴ و ۸۹۵ و ۸۹۶ و ۸۹۷ و ۸۹۸ و ۸۹۹ و ۹۰۰ و ۹۰۱ و ۹۰۲ و ۹۰۳ و ۹۰۴ و ۹۰۵ و ۹۰۶ و ۹۰۷ و ۹۰۸ و ۹۰۹ و ۹۱۰ و ۹۱۱ و ۹۱۲ و ۹۱۳ و ۹۱۴ و ۹۱۵ و ۹۱۶ و ۹۱۷ و ۹۱۸ و ۹۱۹ و ۹۲۰ و ۹۲۱ و ۹۲۲ و ۹۲۳ و ۹۲۴ و ۹۲۵ و ۹۲۶ و ۹۲۷ و ۹۲۸ و ۹۲۹ و ۹۳۰ و ۹۳۱ و ۹۳۲ و ۹۳۳ و ۹۳۴ و ۹۳۵ و ۹۳۶ و ۹۳۷ و ۹۳۸ و ۹۳۹ و ۹۴۰ و ۹۴۱ و ۹۴۲ و ۹۴۳ و ۹۴۴ و ۹۴۵ و ۹۴۶ و ۹۴۷ و ۹۴۸ و ۹۴۹ و ۹۵۰ و ۹۵۱ و ۹۵۲ و ۹۵۳ و ۹۵۴ و ۹۵۵ و ۹۵۶ و ۹۵۷ و ۹۵۸ و ۹۵۹ و ۹۶۰ و ۹۶۱ و ۹۶۲ و ۹۶۳ و ۹۶۴ و ۹۶۵ و ۹۶۶ و ۹۶۷ و ۹۶۸ و ۹۶۹ و ۹۷۰ و ۹۷۱ و ۹۷۲ و ۹۷۳ و ۹۷۴ و ۹۷۵ و ۹۷۶ و ۹۷۷ و ۹۷۸ و ۹۷۹ و ۹۸۰ و ۹۸۱ و ۹۸۲ و ۹۸۳ و ۹۸۴ و ۹۸۵ و ۹۸۶ و ۹۸۷ و ۹۸۸ و ۹۸۹ و ۹۹۰ و ۹۹۱ و ۹۹۲ و ۹۹۳ و ۹۹۴ و ۹۹۵ و ۹۹۶ و ۹۹۷ و ۹۹۸ و ۹۹۹ و ۱۰۰۰ و ۱۰۰۱ و ۱۰۰۲ و ۱۰۰۳ و ۱۰۰۴ و ۱۰۰۵ و ۱۰۰۶ و ۱۰۰۷ و ۱۰۰۸ و ۱۰۰۹ و ۱۰۱۰ و ۱۰۱۱ و ۱۰۱۲ و ۱۰۱۳ و ۱۰۱۴ و ۱۰۱۵ و ۱۰۱۶ و ۱۰۱۷ و ۱۰۱۸ و ۱۰۱۹ و ۱۰۲۰ و ۱۰۲۱ و ۱۰۲۲ و ۱۰۲۳ و ۱۰۲۴ و ۱۰۲۵ و ۱۰۲۶ و ۱۰۲۷ و ۱۰۲۸ و ۱۰۲۹ و ۱۰۳۰ و ۱۰۳۱ و ۱۰۳۲ و ۱۰۳۳ و ۱۰۳۴ و ۱۰۳۵ و ۱۰۳۶ و ۱۰۳۷ و ۱۰۳۸ و ۱۰۳۹ و ۱۰۴۰ و ۱۰۴۱ و ۱۰۴۲ و ۱۰۴۳ و ۱۰۴۴ و ۱۰۴۵ و ۱۰۴۶ و ۱۰۴۷ و ۱۰۴۸ و ۱۰۴۹ و ۱۰۵۰ و ۱۰۵۱ و ۱۰۵۲ و ۱۰۵۳ و ۱۰۵۴ و ۱۰۵۵ و ۱۰۵۶ و ۱۰۵۷ و ۱۰۵۸ و ۱۰۵۹ و ۱۰۶۰ و ۱۰۶۱ و ۱۰۶۲ و ۱۰۶۳ و ۱۰۶۴ و ۱۰۶۵ و ۱۰۶۶ و ۱۰۶۷ و ۱۰۶۸ و ۱۰۶۹ و ۱۰۷۰ و ۱۰۷۱ و ۱۰۷۲ و ۱۰۷۳ و ۱۰۷۴ و ۱۰۷۵ و ۱۰۷۶ و ۱۰۷۷ و ۱۰۷۸ و ۱۰۷۹ و ۱۰۸۰ و ۱۰۸۱ و ۱۰۸۲ و ۱۰۸۳ و ۱۰۸۴ و ۱۰۸۵ و ۱۰۸۶ و ۱۰۸۷ و ۱۰۸۸ و ۱۰۸۹ و ۱۰۹۰ و ۱۰۹۱ و ۱۰۹۲ و ۱۰۹۳ و ۱۰۹۴ و ۱۰۹۵ و ۱۰۹۶ و ۱۰۹۷ و ۱۰۹۸ و ۱۰۹۹ و ۱۱۰۰ و ۱۱۰۱ و ۱۱۰۲ و ۱۱۰۳ و ۱۱۰۴ و ۱۱۰۵ و ۱۱۰۶ و ۱۱۰۷ و ۱۱۰۸ و ۱۱۰۹ و ۱۱۱۰ و ۱۱۱۱ و ۱۱۱۲ و ۱۱۱۳ و ۱۱۱۴ و ۱۱۱۵ و ۱۱۱۶ و ۱۱۱۷ و ۱۱۱۸ و ۱۱۱۹ و ۱۱۲۰ و ۱۱۲۱ و ۱۱۲۲ و ۱۱۲۳ و ۱۱۲۴ و ۱۱۲۵ و ۱۱۲۶ و ۱۱۲۷ و ۱۱۲۸ و ۱۱۲۹ و ۱۱۳۰ و ۱۱۳۱ و ۱۱۳۲ و ۱۱۳۳ و ۱۱۳۴ و ۱۱۳۵ و ۱۱۳۶ و ۱۱۳۷ و ۱۱۳۸ و ۱۱۳۹ و ۱۱۴۰ و ۱۱۴۱ و ۱۱۴۲ و ۱۱۴۳ و ۱۱۴۴ و ۱۱۴۵ و ۱۱۴۶ و ۱۱۴۷ و ۱۱۴۸ و ۱۱۴۹ و ۱۱۵۰ و ۱۱۵۱ و ۱۱۵۲ و ۱۱۵۳ و ۱۱۵۴ و ۱۱۵۵ و ۱۱۵۶ و ۱۱۵۷ و ۱۱۵۸ و ۱۱۵۹ و ۱۱۶۰ و ۱۱۶۱ و ۱۱۶۲ و ۱۱۶۳ و ۱۱۶۴ و ۱۱۶۵ و ۱۱۶۶ و ۱۱۶۷ و ۱۱۶۸ و ۱۱۶۹ و ۱۱۷۰ و ۱۱۷۱ و ۱۱۷۲ و ۱۱۷۳ و ۱۱۷۴ و ۱۱۷۵ و ۱۱۷۶ و ۱۱۷۷ و ۱۱۷۸ و ۱۱۷۹ و ۱۱۸۰ و ۱۱۸۱ و ۱۱۸۲ و ۱۱۸۳ و ۱۱۸۴ و ۱۱۸۵ و ۱۱۸۶ و ۱۱۸۷ و ۱۱۸۸ و ۱۱۸۹ و ۱۱۹۰ و ۱۱۹۱ و ۱۱۹۲ و ۱۱۹۳ و ۱۱۹۴ و ۱۱۹۵ و ۱۱۹۶ و ۱۱۹۷ و ۱۱۹۸ و ۱۱۹۹ و ۱۲۰۰ و ۱۲۰۱ و ۱۲۰۲ و ۱۲۰۳ و ۱۲۰۴ و ۱۲۰۵ و ۱۲۰۶ و ۱۲۰۷ و ۱۲۰۸ و ۱۲۰۹ و ۱۲۱۰ و ۱۲۱۱ و ۱۲۱۲ و ۱۲۱۳ و ۱۲۱۴ و ۱۲۱۵ و ۱۲۱۶ و ۱۲۱۷ و ۱۲۱۸ و ۱۲۱۹ و ۱۲۲۰ و ۱۲۲۱ و ۱۲۲۲ و ۱۲۲۳ و ۱۲۲۴ و ۱۲۲۵ و ۱۲۲۶ و ۱۲۲۷ و ۱۲۲۸ و ۱۲۲۹ و ۱۲۳۰ و ۱۲۳۱ و ۱۲۳۲ و ۱۲۳۳ و ۱۲۳۴ و ۱۲۳۵ و ۱۲۳۶ و ۱۲۳۷ و ۱۲۳۸ و ۱۲۳۹ و ۱۲۴۰ و ۱۲۴۱ و ۱۲۴۲ و ۱۲۴۳ و ۱۲۴۴ و ۱۲۴۵ و ۱۲۴۶ و ۱۲۴۷ و ۱۲۴۸ و ۱۲۴۹ و ۱۲۵۰ و ۱۲۵۱ و ۱۲۵۲ و ۱۲۵۳ و ۱۲۵۴ و ۱۲۵۵ و ۱۲۵۶ و ۱۲۵۷ و ۱۲۵۸ و ۱۲۵۹ و ۱۲۶۰ و ۱۲۶۱ و ۱۲۶۲ و ۱۲۶۳ و ۱۲۶۴ و ۱۲۶۵ و ۱۲۶۶ و ۱۲۶۷ و ۱۲۶۸ و ۱۲۶۹ و ۱۲۷۰ و ۱۲۷۱ و ۱۲۷۲ و ۱۲۷۳ و ۱۲۷۴ و ۱۲۷۵ و ۱۲۷۶ و ۱۲۷۷ و ۱۲۷۸ و ۱۲۷۹ و ۱۲۸۰ و ۱۲۸۱ و ۱۲۸۲ و ۱۲۸۳ و ۱۲۸۴ و ۱۲۸۵ و ۱۲۸۶ و ۱۲۸۷ و ۱۲۸۸ و ۱۲۸۹ و ۱۲۹۰ و ۱۲۹۱ و ۱۲۹۲ و ۱۲۹۳ و ۱۲۹۴ و ۱۲۹۵ و ۱۲۹۶ و ۱۲۹۷ و ۱۲۹۸ و ۱۲۹۹ و ۱۳۰۰ و ۱۳۰۱ و ۱۳۰۲ و ۱۳۰۳ و ۱۳۰۴ و ۱۳۰۵ و ۱۳۰۶ و ۱۳۰۷ و ۱۳۰۸ و ۱۳۰۹ و ۱۳۱۰ و ۱۳۱۱ و ۱۳۱۲ و ۱۳۱۳ و ۱۳۱۴ و ۱۳۱۵ و ۱۳۱۶ و ۱۳۱۷ و ۱۳۱۸ و ۱۳۱۹ و ۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ و ۱۳۲۲ و ۱۳۲۳ و ۱۳۲۴ و ۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ و ۱۳۲۷ و ۱۳۲۸ و ۱۳۲۹ و ۱۳۳۰ و ۱۳۳۱ و ۱۳۳۲ و ۱۳۳۳ و ۱۳۳۴ و ۱۳۳۵ و ۱۳۳۶ و ۱۳۳۷ و ۱۳۳۸ و ۱۳۳۹ و ۱۳۴۰ و ۱۳۴۱ و ۱۳۴۲ و ۱۳۴۳ و ۱۳۴۴ و ۱۳۴۵ و ۱۳۴۶ و ۱۳۴۷ و ۱۳۴۸ و ۱۳۴۹ و ۱۳۵۰ و ۱۳۵۱ و ۱۳۵۲ و ۱۳۵۳ و ۱۳۵۴ و ۱۳۵۵ و ۱۳۵۶ و ۱۳۵۷ و ۱۳۵۸ و ۱۳۵۹ و ۱۳۶۰ و ۱۳۶۱ و ۱۳۶۲ و ۱۳۶۳ و ۱۳۶۴ و ۱۳۶۵ و ۱۳۶۶ و ۱۳۶۷ و ۱۳۶۸ و ۱۳۶۹ و ۱۳۷۰ و ۱۳۷۱ و ۱۳۷۲ و ۱۳۷۳ و ۱۳۷۴ و ۱۳۷۵ و ۱۳۷۶ و ۱۳۷۷ و ۱۳۷۸ و ۱۳۷۹ و ۱۳۸۰ و ۱۳۸۱ و ۱۳۸۲ و ۱۳۸۳ و ۱۳۸۴ و ۱۳۸۵ و

ابتدائی تہیج -

مجھے مبتلا فرمادیا ہے اس پر صبر کا میں
تجھی سے سوال کرتا ہوں۔

اس کے بعد آپ کی مقدس روح عالم بالا کو پرواز کر گئی۔ اور آپ مسلمانوں کی
قبرستان حیدرہ آلیقیم میں مدفون ہوئے۔ بوقت شہادت آپ کی عمر شریف اسی یا
بیاسی برس کی تھی۔ ۸ ذوالحجہ ۳۵۳ ھ ہجرت کے دن آپ کی شہادت ہوئی۔

(اکمال فی اسماہ الرجال ص ۳۲۰ و احیاء العلوم ج ۲ ص ۴۰۱)

۵۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | جب عبدالرحمن بن عثم غازی نے آپ
کی مقدس پیشانی اور چہرہ اور پر شہید زخم لگا۔ تو آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ
ادا ہوئے کہ۔

قَدْ تَرَكْتُ بِرِوَيْتِ الْكَلْبَةِ - کبہ کے رب کی قسم! میں تو کامیاب ہو گیا۔

حضرت محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ آپ نے اپنے صاحبزادوں کو جمع
کر کے کچھ وصیتیں فرمائیں۔ پھر اس کے بعد لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کے سوا
کوئی دوسرا لفظ آپ کی زبان مبارک سے نہیں نکلا۔ اور کلمہ پڑھتے ہوئے آپ کی روح
اقدس عالم قدس کو رملہ ہو گئی (إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ)

بوقت شہادت آپ کی عمر شریف تیسھ سال کی تھی۔ آپ کے صاحبزادگان نے آپ
کو غسل دیا اور بڑے صاحبزادہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی
۱۷ رمضان سنہ ۳۵۳ ھ جمعہ کے رات میں آپ زخمی ہوئے اور دو دن زندہ رہ کر جام شہادت
سے میراب ہو گئے۔ اور بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ ۱۹ رمضان جمعہ کی رات میں آپ زخمی
ہوئے اور ۲۱ رمضان شب یکشنبہ میں آپ کی وفات ہوئی وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

(اکمال فی اسماہ الرجال ص ۳۲۰ و احیاء العلوم ج ۲ ص ۴۰۱ و تاریخ الخلفاء وغیرہ)

۶۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ | حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے بوقت چنانکتی
بہت بے سبزی ویسے قرار دی ظاہر ہوئی۔ تو

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بھائی جان! آپ اس قدر گھبرا کیوں بے ہیں؟
آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و حضرت علی و حضرت فاطمہ و حضرت خدیجہ و حضرت
عزہ و حضرت جعفر و رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بہت جلد ملاقات کرنے والے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ۔

”اے میرے بھائی! میں اس وقت اللہ تعالیٰ کے ایک ایسے امر میں داخل ہو

رہا ہوں کہ میں کبھی اس میں داخل نہیں ہوا تھا۔ اور میں اس وقت اللہ تعالیٰ

کی ایسی مخلوق کو دیکھ رہا ہوں کہ ان کے مثل کو کبھی میں نے دیکھا نہیں تھا۔“

یہ الفاظ زبان مبارک سے نکلے۔ ۱۵ ربیع الاول ۳۵۳ ھ کو آپ نے وفات پائی
(تاریخ الخلفاء للسيوطی ص ۱۳۱)

۷۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ | کربلا میں اپنی شہادت سے تھوڑی دیر

پہلے اپنے اصحاب کے مجمع میں ایک

خطبہ پڑھا۔ جس میں حمد و صلوة کے بعد آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ۔

يَقِينًا مَجْهُدٌ بِرُوحِ حَاضِرٍ أَتَرُجَاهُ - جس کو تم
لوگ دیکھ رہے ہو۔ بلاشبہ دنیا بدل گئی اور
اجنبی ہو گئی۔ دنیا کی شرعی باتوں نے پیٹھ پھیر لی
اور دنیا کپڑے سمیٹ کر بھاگ نکلی۔ اور دنیا
نہیں باقی رہ گئی مگر اتنی ہی جیسے کہ برتن میں
تھوڑا سا پاپا ہو پائی۔ بس میری زندگی کا سانس
سامان مضر حلا گاہ جیسا گیا ہے کیا تم لوگ
دیکھ نہیں رہے ہو کہ حق پر عمل نہیں کر رہا اور
باطل سے باز نہیں آ رہا۔

قَدْ تَرَكْتُ مِنَ الْآمِرِ مَا تَرَوْنَ
وَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ تَغَيَّرَتْ
وَتَمَنَّكَرَتْ وَادْبَارَ مَعْرُودِهَا
وَالشَّمْسُ حَتَّى تَوْبِيْقِ مِثْلُهَا
إِلَّا كَصُبَا بَيْتِ الْإِسَاءِ وَحَسْبِي
مِنْ عَيْشِي كَالْمَرْحَى الْوَيْسِلِ
أَلَا تَرَوْنَ الْحَقَّ لَا يَمُوتُ بِهِ وَالدَّابَّالِ
لَا يُتَنَافَى عَنْهُ لِيَرْغَبَ الْمُؤْمِنُ فِيهِ

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا فِي دُورِ الْأَرْضِ وَالْأَنْصَارِ وَالْحَيَاةِ الْمَوْتِ
لَا تَسْعَادُ وَالْحَيَاةِ الْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ الْمَوْتِ
الْأَجْمَعِينَ۔
کو خدا سے ملاقات کی رغبت بڑی چاہیے اور میں
تو موت کو بہت بڑی سعادت اور ظالموں کے
ساتھ زندگی گزارنے کو بہت بڑا جرم سمجھتا ہوں

اس خطبہ کے بعد فرمایا: اے آپ کی شہادت ہو گئی۔ اے آپ نے کلمۃ الحق کا اعلان کرتے
ہوئے۔ ۱۰۔ اے محمدؐ کو کہ میں تمام شہادتوں میں فرمایا (احیاء العلوم ج ۳ ص ۵۵۵)

۸۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | رجب ۱۰۰ھ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ

تو آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ مجھے بٹھاؤ تو لوگوں نے مسند کے سہارے آپ کو بٹھایا۔ اور آپ یہ
نک سُبْحَانَ اللَّهِ۔ سُبْحَانَ اللَّهِ پڑھتے رہے۔ اندازاً زار رو رہے۔ پھر یہ دعا مانگی

يَا مَنِّي اَرْحَمُ الرَّحِمِينَ۔ اے میرے رب! گناہگار اور سخت دل بڑھے
پر رحم فرما۔ گناہوں کو صاف فرما دے اور لغزشوں

وَعَدَّ يَحْمِلُكَ عَلَى مَنْ لَكَ۔ اپنے علم کے ساتھ اس شخص
سے برتاؤ فرما جس نے تیرے سوا کسی

يَذُجْ عَلَيْكَ وَكَوَيْتُ۔ سے کوئی امید نہیں رکھی نہ تیرے سوا کسی
دوسرے پر کوئی بھروسہ کیا۔

پھر فرمایا کہ مجھے غسل دینے کے بعد شاہی خزانہ سے وہ مال نکالنا جس میں حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک لباس اور آپ کے مقدس بالوں اور ناخنوں کا تراشہ محفوظ ہے

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک لباس میرے بدن پر کفن کے پیچھے رکھ دینا اور
پھر مجھ کو قبر میں لانا کہ مجھے ارحم الراحمین کے سپرد کر دینا۔
محمد بن عقبہ کا بیان ہے کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وقت وفات

آپؐ پہنچا تو آپ نے بڑی حسرت کے ساتھ یہ فرمایا کہ۔

يَا لَيْتَنِي كُنْتُ دَجَلًا مِّنْ قُرَيْشٍ۔ اے کاش میں قریش کا ایک مرد ہوتا جو
مہینہ کی حکومت کرتا۔ ذی طوی میں رہ جاتا۔ اور سلطنت
ہذا الاُمیر شیخنا۔ کے معاملہ میں کسی چیز کا میں دلی نہ بنا ہوتا۔

اس کے بعد آپ کی روح عالم بالا کو پرواز کر گئی۔ وفات کے وقت آپ کا فرزند زید
دشمن میں موجود نہیں تھا۔ اس لیے ضحاک بن قیس نے آپ کے کفن و دفن کا انتظام کیا اور اسی
نے آپ کی ناز جنازہ پڑھائی۔ (اکمال ص ۱۱۱ و احیاء العلوم ج ۳ ص ۵۵۵ و اسد الغابہ ج ۳ ص ۳۸۵ تا ۳۸۷)

۹۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت معاذ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب
مرض الموت میں سخت علیل ہوئے تو یہ دعا
بار بار مانگنے لگے کہ۔

اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میں دنیا اور لمبی عمر سے اس لیے محبت نہیں کرتا
تھا کہ بہت زیادہ نہریں بنواؤں۔ اور بہت سے باغ لگاؤں بلکہ میں تو
اس لیے لمبی عمر کا طلبگار تھا کہ میں (روزہ رکھ کر) سخت پیاس کی مشقت
برداشت کروں۔ اور مصیبت بھگتا رہوں۔ اور ذکر کے حلقوں میں علماء کی
مجلسوں کے اندر مجھوں میں بیٹھا کروں۔

پھر جب ان پر جانگھن کا عالم طاری ہوا۔ اور نزع کے عالم میں ان پر شدید کرب و
بے چینی نمودار ہوئی۔ تو ان کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے کہ۔

رَبِّ مَا أَخْنَقْتَنِي۔ اے میرے رب! تیری طرح تو کسی نے بھی میرا
خَنَقْتُ قَوْعِيَّتِي۔ گلا نہیں گھونٹا تھا۔ لیکن میں تیری عزت کی
إِنِّي تَعَلَّمْتُ أَنَّ قَلْبِي۔ تم کھا کر کہتا ہوں کہ تجھے خوب معلوم ہے
يُحِبُّكَ۔ کہ میرا دل تجھ سے محبت رکھتا ہے۔

۱۲۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یا اللہ! تو جانتا ہے کہ مجھے کسی قوم سے جنگ کرنے کی اتنی تمنا نہیں ہے
جتنی کفار قریش سے لڑنے کی تمنا ہے۔ جہنوں نے تیرے رسول کو جھٹلایا۔ اللہ
ان کو دہلن سے نکالا۔ اے اللہ! میرا تو یہی خیال ہے کہ اب تو نے ہمارے
اور کفار قریش کے درمیان جنگ کا خاتمہ کر دیا ہے۔ لیکن اگر ابھی کفار قریش
سے کوئی جنگ باقی رہ گئی، تو جب تو مجھے زندہ رکھ دے تا کہ میں تیری راہ میں ان
کافروں سے جنگ کر دوں اور اگر اب ان لوگوں سے کوئی جنگ باقی نہ رہ گئی ہو
تو میرے اس زخم کو پھاڑ دے اور اسی زخم میں تو مجھے شہادت کی موت عطا
فرما دے۔

خدا کی شان کہ آپ کی دعا ختم ہوتے ہی بالکل چانک آپ کا زخم پھٹ گیا۔ اور
 خون بہنے لگا۔ (بخاری ج ۲ ص ۵۱ باب مرجع النبی من الاحباب)

عین وفات کے وقت ان کے سر پر انے حضور نور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما تھے
 مگر ان کے علم میں انہوں نے آخری بار جمال نبوت کا دیدار کیا۔ اہد نہایت جوش میں محبت اللہ
 بجز عقیدت سے والہانہ انداز میں یہ کہا کہ ۔

اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اے اللہ کے رسول! میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور آپ نے تبلیغ رسالت کا حق پورا پورا ادا فرمادیا۔ (معارف النبوة ج ۲ ص ۱۸۱)

عَلَّا نَنْتَفِعَ بِالْآيَةِ
مُحَمَّدًا وَصَحْبَهُ
کلی تم تمام دوستوں یعنی حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اور آپ کے تمام صحابہ سے ملاقات کریں گے۔
(احیاء العلوم ج ۳ ص ۲۰۹)

۱۱۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | جو ایک مشہور بزرگ مرتبہ ممبائی ہیں
اپنی وفات کے وقت رونے لگے۔ تو لوگوں نے اس رونے کا سبب پوچھا کہ کیا چیز
آپ کو رول رہی ہے؟ تو فرمایا کہ۔

ہم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ وصیت فرمائی تھی کہ دنیا میں زندگی بسر کرنے کے لیے تم لوگ بس اتنا ہی سامان اپنے پاس رکھنا۔ جتنا کہ ایک سوار مسافر اپنے ساتھ تو شہر رکھتا ہے۔ مگر ہم نے آپ کی وصیت پر عمل نہیں کیا۔ اور اس سے زیادہ سامان رکھ لیا۔ اسی پر افسوس کہ کے رو رہا ہوں۔ یہ فرمایا اور زار زار روتے ہوئے ان کی وفات ہو گئی۔ وفات کے بعد لوگوں نے ان کے کل سامان کا جائزہ لیا تو ان کے کل ترکہ کی قیمت دس یا پندرہ درہم ہوئی (اصیاء العظماء ص ۱۴۰)

اس کے بعد فوراً ہی آپ کی وفات ہو گئی۔ آپ کا سال وفات ۳۷ھ ہے بوقت وفات آپ کی عمر شریف ۲۷ برس کی تھی (اکمال منہ ۵۵۵ داسد الفاج ۲ ص ۱۲۹)

۱۳۔ حضرت مسکور بن مخزوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ صحابی ہیں۔ ان پر غوف الہی کا اتنا غلبہ ہوتا تھا کہ کسی آیت کو سنتے تو ان کی آنکھیں نکلی جاتی تھیں۔ اور کئی کئی دنوں تک بے ہوش ہو جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ قبیۃ خشم کا ایک تاری کیا اور ان کے سامنے یہ آیت پڑھ دی کہ
لَا تُخْشَرُ الْمُشَقِّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَنُذْرًا ۚ وَلَنُؤْتِي الْمُتَّقِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وَذُرًا ۚ
یعنی اس دن کو یاد کرو۔ جبکہ ہم متقیوں کو جہنم بنا کر جہنم کے دربار میں جمع کریں گے اور مجرموں کو ہانک کر جہنم میں پیاسا بے جاؤں گے۔ تو اس آیت کو سن کر آپ نے کہا کہ اس آیت کو پھر پڑھ چنانچہ قاری نے دوبارہ اس آیت کو پڑھ کر آپ نے ایک زوردار چیخ ماری۔ اور فوراً ہی آپ کی مدح اقدس عالم بالا کو پہنچا کر گئی۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۱۲۹)

۱۴۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ | نہایت ہی عقل مند صحابی ہیں انہوں نے مصر کو فائق اعظم کے دور خلافت میں فتح کیا۔ اور رسول وہاں کے گورنر بنے انکی دانائی اور بہادری کے واقعات سے تاریخ کے صفحات بھرے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنی وفات کے وقت بے قرار ہو کر اپنے بیٹوں کے صندوقوں کی طرف حفاظت کے ساتھ دیکھا جو اشرافیوں سے بھری ہوئی تھیں۔ اور فرمایا کہ۔

”کون ہے جو ان صندوقوں کو لے گا؟ کاش ان صندوقوں میں اشرافیوں کی جگہ ہاں دونوں کی میٹگیاں بھری ہوتیں۔“

اتنا کہا اور فوراً ہی آپ کی روح پرواز کر گئی۔ آخری سانس تک آپ کے ہوش و حواس قائم رہے۔ اور آپ گفتگو کرتے رہے (ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۱۲۹)

۱۵۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | تھائی منہ نے عقبہ کے بھائی شیبہ کافر سے

دست بدست جنگ کی۔ شیبہ نے حضرت عبیدہ کو اس طرح زخمی کر دیا۔ کہ وہ زخموں کی تاب نہ لا کر زمین پر بیٹھ گئے۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جھپٹے اور آگے بڑھ کر شیبہ کافر کو قتل کر دیا۔ اور حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے کاندھے پر اٹھا کر بارگاہ رسالت میں لائے۔ ان کی پٹلی چور چور ہو گئی تھی۔ اور علی کا گودا بہر رہا تھا۔ اس حالت میں انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا میں شہادت سے محروم رہا؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ تم شہادت سے سرفراز ہو گئے۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! اگر آج میرے اور آپ کے چچا ابو طالب زندہ ہوتے تو وہ مان لیتے کہ ان کے اس شعر کا مصداق میں ہوں کہ

وَنُتِلُّمُذَّحِي حَتَّىٰ نُصَرِّغَ حَوْلَهُ

وَنَذْهَلُ عَنْ آيَاتِهِ نَاوَالُ الْخَلَائِلِ

یعنی ہم محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو اسی وقت دشمنوں کے حوالے کریں گے۔ جب ہم لڑا کر ان کے گرد بچھاڑ دیئے جائیں گے اور ہم اپنے بیٹوں اور بیویوں کو بھول جائیں گے۔

آپ نے یہ کہا۔ اور فوراً ہی آپ کا وصال ہو گیا۔ (ابودلفوج ص ۱۲۱ و زندقانی علی الموابج ص ۱۲۱)

۱۶۔ حضرت سعد بن الربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ | منہ کا بیان ہے کہ جنگ آمد کے

میدان میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے میں حضرت سعد بن الربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش کی تلاش میں نکلا۔ تو میں نے ان کو مسکات کے عالم میں پایا۔ تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ۔

تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میرا سلام کہہ دینا۔ اور اپنی قوم
و انصار سے بعد سلام میرا یہ پیغام سنا دینا کہ جب تک تم میں سے ایک آدمی
بھی زندہ ہے۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک کفار پہنچ گئے۔ تو
خدا کے دربار میں تمہارا کوئی مندہ بھی قابل قبول نہ ہوگا۔

آپ نے یہ کہا اور ان کی روض پر حاضر کر گئی۔ حضرت زید بن ثابت نے بارگاہ رسالت
میں آکر ان کا سلام عرض کیا۔ اور انصار کو ان کا پیغام سنا دیا۔ (زندہ قاتی ج ۲ ص ۱۵۸)

۱۷۔ حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی
سی فوج کا افسر بنا کر "ادھاس" کی طرف روانہ فرما دیا۔ جہاں دہید بن البعتر کا قریبی ہزار
کی فوج لے کر ان کے مقابلہ کے لیے میدان میں نکل پڑا۔ اور دہید بن البعتر کے بیٹے نے
حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک تیر مارا جو ان کے گھٹنے پر لگا۔ اور یہ زخمی ہو کر
زمین پر بیٹھ گئے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوڑ کر آئے۔ اور کہا کہ بچا جان!
مجھے جلد بتائیے کہ آپ کو کس نے تیر مارا ہے! تو حضرت ابو عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشارے
سے بتایا کہ وہ شخص میرا قاتل ہے۔ تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے چچا کے
قاتل پر جوش میں بھرے ہوئے دوڑ پڑے تو وہ بھاگنے لگا۔ مگر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی
اللہ تعالیٰ عنہ اس کو براہِ دوڑ تھامے رہے۔ یہاں تک کہ اس کو قتل کر دیا۔ پھر اپنے چچا حضرت
ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آکر یہ خوشخبری سنائی کہ چچا جان! خدا نے آپ کے
قاتل کو میرے ہاتھ سے ہلاک کر دیا۔ پھر حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے چچا حضرت
ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زانو سے وہ تیر کھینچ کر نکالا۔ تو وہ چونکہ زخم میں
ہوا تھا اس لیے زخم سے بجائے خون کے پانی بہنے لگا۔ اور وہ نڈھال ہونے لگے۔ پھر
انہوں نے اپنے بیٹے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی جگہ اپنی فوج کا افسر

بنایا۔ اور یہ وصیت فرمائی کہ:-

تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر میرا سلام
عرض کرنا۔ اور میرے لیے دعا کی درخواست کرنا۔

یہ وصیت کی اور اس کے بعد ہی فوراً ان کی وفات ہو گئی۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جب جنگ سے فارغ ہو کر میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا
اور اپنے مرحوم چچا کا سلام اور پیغام عرض کیا۔ تو حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا۔
پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا اونچا اٹھایا کہ میں نے آپ کی دونوں منگوں کی سفیدی دیکھ
لی۔ اور آپ نے اس طرح دعا مانگی کہ:-

یا اللہ! تو ابو عامر کی قیامت کے دن بہت سے انسانوں سے زیادہ بلند
مرتبہ بنا دے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا یہ کرم دیکھ کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے لیے بھی دعا فرما دیجئے۔ تو حضرت
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی کہ:-

یا اللہ! تو عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ اشعری) کے گناہوں کو بخش دے
اور اس کو قیامت کے دن حورِ مدائنی جگہ میں داخل فرما۔

(بخاری ج ۲ ص ۲۱۹ غزوہ ادھاس)

۱۸۔ حضرت ذوالجہادین رضی اللہ تعالیٰ عنہ | غزوہ تبوک ۳ھ میں حضرت ذوالجہادین
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا نہ کسی صحابی
کی شہادت ہوئی۔ نہ وفات ہوئی۔ حضرت ذوالجہادین ایک فریب ہا جرت سے اور اصحاب
صغیر سے تھے۔ یہ غزوہ تبوک میں شامل ہوئے۔ اور ان کو کھلا گیا بوقت وفات ان کے
پاس حضرت اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ تمہا ہوں نے بڑی حسرت سے یہ کہا کہ:-

یا رسول اللہ! میرا مقصد تو شہادت ہی ہے۔ اور حضور نے میرے لیے دعا فرمادی ہے کہ اے اللہ! میں نے اس کے خون کو کھار پر حرام کر دیا ہے۔ تو کیا میں شہادت سے محروم رہوں گا؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جہاد کے لیے نکلے ہو تو اگر بخار میں بھی مرد گے جب بھی تم شہید ہی ہو گے۔

اس کے بعد ہی بخاریں حضرت ذوالجہاد بنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ان کی لاش کو لمبے میں سلایا۔ اور خود ہی قبر کو کچی اینٹوں سے بند فرمایا۔ اور پھر یہ دعا مانگی۔ کہ اے اللہ! میں ذوالجہاد بنی رضی عنہ ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا۔ (مدارج النبوة ج ۲ صفحہ ۳۵۵ و ۳۵۶)۔

نوٹ:- حضرت ذوالجہاد بنی کا مفصل حال ہماری کتاب سیرۃ المصطفیٰ میں پڑھ لیجیے۔

۱۹۔ حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ ایک حبشی تھے جو خیبر کے کسی یہودی کی بکیاں پر آیا کرتے تھے۔ جب حضور

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں فوج لے کر داخل ہوئے۔ تو یہ بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور کہا کہ آپ کس دین کی دعوت دیتے ہیں؟ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے سامنے اسلام کی دعوت پیش فرمائی۔ تو انہوں نے عرض کیا کہ اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو مجھے خداوند تعالیٰ کی طرف سے کیا اجر و ثواب ملے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم کو جنت اور اس کی نعمتیں ملیں گی۔ انہوں نے فرمایا کہ پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔ اس کے بعد یہ خوش نصیب حبشی ہتھیار بہن کر مجاہدین اسلام کی صف میں کھڑا ہو گیا۔ اور انتہائی جوش و خروش کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گیا۔ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی شہادت کی خبر ملی تو فرمایا کہ اس شخص نے بہت ہی کم مل کیا۔ اور بہت زیادہ اجر دیا گیا۔

پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی لاش کو خیبر میں لانے کا حکم دیا۔ اور ان

کی لاشوں کے سر ہانے کھڑے ہو کر آپ نے یہ بشارت سنائی کہ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے کالے چہرے کو حسین بنا دیا۔ اور اس کے بدن کو خوشبودار بنا دیا۔ اور دو حوریں اس کو جنت میں ملیں۔ اس شخص نے ایمان اور جہاد کے سوا کوئی دوسرا عمل خیر نہیں کیا۔ نہ ایک وقت کی نماز پڑھی، نہ ایک روزہ رکھا، نہ حج و زکوٰۃ کا موقع پایا۔ مگر ایمان و جہاد کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے اس کو اتنا بلند مرتبہ عطا فرمایا۔

(مدارج النبوة جلد ۲ صفحہ ۲۴۷)

۲۰۔ حضرت سعید بن جبیر تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | آپ بہت ہی جلیل القدر تابعی ہیں۔ بلکہ بعض محدثین نے آپ کو

خیرات البین (تمام تابعین میں بہترین) لکھا ہے۔ آپ بصرہ کے ظالم گورنر حجاج بن یوسف ثقفی کو اس کی خلاف شرع باتوں پر روک ٹوک کرتے رہتے تھے۔ اس لیے اس ظالم نے آپ کو قتل کر دیا۔ آپ کی شہادت کا واقعہ بڑا ہی عجیب و غریب ہے۔ حجاج نے پوچھا کہ سعید بن جبیر! بولو میں کس طریقے سے تمہیں قتل کروں؟ آپ نے فرمایا کہ جس طرح تو مجھے قتل کرے گا میں قیامت کے دن اسی طریقے سے تمہیں قتل کروں گا۔ حجاج نے کہا کہ تم مجھ سے معافی مانگ لو میں تمہارے چھوڑ دوں گا آپ نے فرمایا کہ میں خدا کے سوا کسی دوسرے سے معافی نہیں مانگ سکتا حجاج نے جھلک کر کہا کہ اے جلاو! ان کو قتل کر دے۔ آپ یہ سن کر ہنسنے لگے حجاج نے تعجب سے پوچھا کہ آپ اس وقت کس بات پر ہنس پڑے؟ آپ نے فرمایا کہ خدا کے مدد و تہادی حرات پر مجھے تعجب ہے۔ اور ہنسی آگئی آپ جلاو! کے سامنے قبلہ رہ کر کھڑے ہو گئے اور انی و زحمت و جہد ی یلکدی فطر السوائی والادھی عینا و ما انا صا لک شکی۔

پڑھنے لگے۔ حجاج نے کہا کہ اے جلاو! ان کا منہ قبلہ سے پھیر دے۔ تو آپ نے پڑھا اِنَّمَا اَنْتَ اَنْتَ وَ اَنْتَ وَ جہ و انتھو۔ حجاج نے کہا کہ اے جلاو! ان کو منہ کے بل زمین پر لٹا کر قتل کر ڈال۔ جب جلاو نے آپ کو منہ کے بل بحالت سجدہ لٹایا۔ تو آپ نے یرت تلاوت فرمائی

مِنْهَا خَلَقَ الْفَرَسَ وَالْغَنَاقَ وَالْجَمَادِ الْاُخْرَىٰ جَبَّاهُ خَيْرٌ
اَعْلِيَا تَرَأَىٰ لَاحِقًا اَللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اِنَّ مَحْمُودًا
عِنْدَهُ وَصُوْلَةً. پڑھا۔ اور یہ دعا مانگی کہ۔

دیا اللہ! میرے قتل کے بعد حجاج کو کسی مسلمان پر تاب نہ دے۔

آپ کی یہ دعا مقبول ہو گئی کہ آپ کی شہادت کے بعد صرف پندرہ سات حجاج زندہ
رہا۔ اور کسی مسلمان کو قتل نہ کر سکا۔ اس کے پیٹ میں کینسر ہو گیا تھا۔ طیب بدرودا گشت
کی بوٹی کو دھاگے میں باندھ کر اس کی حلق میں ڈالتا تھا۔ اور وہ اس کو گھونٹ جاتا تھا۔ پھر
اس کو نکالتا تھا۔ تودہ بوٹی خون میں لپٹی ہوئی نکلتی تھی۔ اور ان پندرہ ساتوں میں حجاج
کبھی سو نہیں سکا کیونکہ آنکھ لگتے ہی وہ یہ خواب دیکھتا کہ حضرت سید بن جبیر اس کی
ٹانگ پکڑ کر گھسیٹ رہے ہیں۔ بس آنکھ کھل جاتی۔

یہ بھی منقول ہے کہ قتل کے بعد حضرت سید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بدن سے
اس قدر زیادہ خون نکلا کہ جلاج اور حاضرین حیران رہ گئے۔ جب طیب سے پوچھا گیا
تو اس نے بتایا کہ قتل ہونے والوں کا خون خوف سے سوکھ جاتا ہے مگر حضرت سید بن
جبیر جو حکم بالکل ہی بے خوف تھے۔ اس لیے ان کا خون بالکل خشک نہیں ہوا۔ اور اس
قدر زیادہ خون نکلا کہ سارا دربار خون سے بھر گیا۔

(اکمال فی اسما دارالجال ۵۹۵ و طبقات شروانی و تہذیب التہذیب)

۲۱۔ حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ | آپ نہایت ہی اہل علم و عمل بزرگ تابعی
اور بنو امیہ کے خلفاء کی فہرست میں

ہ خلیفہ عادل کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ روزانہ یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ!
میری موت کو مجھ پر آسان کر دے۔ چنانچہ ان کی بیوی فاطمہ بنت عبد الملک کا بیان ہے کہ
ان کی وفات کے وقت میں ان کے خیمہ سے نکل کر مکان میں بیٹھ گئی تو میں نے ان کو یہ

یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا کہ
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا اَمْرَ الْاَوَّلِيْنَ وَلَا الْاٰخِرِيْنَ وَلَتَجْعَلُوْا لِّلَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ عُلُوًّا اِلٰى الَّذِيْنَ لَا يَدْرُوْنَ وَلَا فَتًى ۚ
اَلَا تَتَّقُوْنَ الَّذِيْنَ يَلْبِسُوْنَ

(پ۔ ۲۰۔ حذیقت۔ آیت۔ ۲۸)

اس کے بعد وہ بالکل ہی پرسکون ہو گئے۔ نہ کچھ رونے۔ نہ کوئی حرکت کی۔ تو میں نے
لوٹری سے کہا کہ دیکھ تو خلیفہ کا کیا حال ہے؟ وہ دوڑ کر گئی تو آپ وفات پا چکے تھے اور
بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عین وفات کے وقت آپ نے فرمایا کہ مجھے بخدا۔ جب لوگوں
نے انہیں بٹھایا تو بیٹھ کر انہوں نے یہ کہا کہ۔

یا اللہ! تو نے مجھے کچھ باتوں کا حکم فرمایا تو میں نے کوتاہی کی اور تو نے مجھے
کچھ باتوں سے منع فرمایا تو میں نے نافرمانی کی۔ تین مرتبہ یہی کہا۔ پھر کہ طیب پڑھا
اور نظر جھاکر دیکھا۔ تو لوگوں نے کہا کہ آپ کیا دیکھ رہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا
کہ میں کچھ بنزدک لوگوں کو دیکھ رہا ہوں جو نہ انسان ہیں نہ جن۔ یہ کہا اور
ان کی روح پرواز کر گئی۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۱۵۱)

اور عبید بن حسان کہتے ہیں کہ جب عمر بن عبد العزیز کی وفات کا وقت بالکل ہی
قریب آن پہنچا تو انہوں نے ہر شخص کو گھر میں سے نکل جانے کا حکم دیا۔ تو مسلمہ اور ان کی
بیوی فاطمہ دروازے پر بیٹھ گئیں۔ تو انہوں نے سنا کہ آپ بلند آواز سے کہہ رہے ہیں کہ

مرحبا۔ خوشی! مید ہے ان چہروں کے لیے جو نہ آدمی ہیں۔ نہ جن۔ پھر یہ

آیت پڑھی
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا اَمْرَ الْاَوَّلِيْنَ وَلَا الْاٰخِرِيْنَ وَلَتَجْعَلُوْا لِّلَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ عُلُوًّا اِلٰى الَّذِيْنَ لَا يَدْرُوْنَ وَلَا فَتًى ۚ
اَلَا تَتَّقُوْنَ الَّذِيْنَ يَلْبِسُوْنَ

پھر لوگوں نے گھر میں داخل ہو کر دیکھا تو آپ وفات پا چکے تھے (تاریخ الخلفاء ۱۱)

۲۲۔ حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ | آپ نے بوقت وفات اپنے شاگرد خاص یعنی بنی یحییٰ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ سنو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَخْلَقَ رَاجِلِیْ وَ اَمَاتَ رَاجِلِیْ۔

یعنی اس خدا کے لیے حمد ہے جس نے میں کو بھی خوشی دے کر بنایا اور
کبھی غم دے کر دیا۔ ہم اسی کے حکم سے زندہ رہے۔ اور اسی کے حکم
پر جان قربان کرتے ہیں۔

یاد رکھو کہ میں کسی مسلمان کو شریعت کا ایک مسئلہ بتا کر اس کے اعمال کی
اصلاح کر دیتا یا کسی عالم سے ایک مسئلہ پوچھ کر اپنے اعمال کی اصلاح
کر لینا ایک سوچ اور ایک سوجھ بوجھ سے بہتر سمجھتا ہوں۔

اس کے بعد آپ کی آواز بالکل دبی پڑ گئی۔ اور پھر آپ کا وصال ہو گیا آپ کا سال
پیدائش ۱۹۷ھ اور وفات کا سال ۲۴۱ھ ہے اور قبر شریف جنت البقیع مدینہ منورہ میں
ہے۔ (اکمال و طبقات شروانی۔ دبستان المحدثین)

۲۳۔ حضرت امام یوسف علیہ الرحمۃ | آپ حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے جلیل
القدر شاگرد، اور خلیفہ ہارون رشید عباسی

کی حکومت کے قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) رہے، آپ کے فضائل و مناقب بہت
زیادہ ہیں۔ عین وفات کے وقت آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے کہ۔

کاش میں اپنی اسی غریبی کی حالت میں مرتاجو شروع میں میری حالت تھی

اور میں قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کا عہدہ قبول نہ کرتا۔ الہی! تو خوب

جانتا ہے کہ میں نے کبھی جان بوجھ کر کوئی حرام کام نہیں کیا۔ اور نہ کبھی

کوئی درہم حرام کا کھایا۔

عین وفات کے وقت یہ کہہ کر آپ کی وفات ہو گئی۔ اس کے بعد آپ کی آواز نہ سنی گئی

وفات سے پہلے آپ نے یہ وصیت فرمائی کہ میرے مال میں سے چار لاکھ درہم کم کر دے اور
مدینہ منورہ اور کوفہ بغداد کے محتاجوں کو دے دیا جائے۔

(شذرات الذہب لابن عماد سیرۃ النعمان وغیرہ)

۲۴۔ حضرت ابراہیم نخعی علیہ الرحمۃ | یہ حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے دادا
استاذ اور کوفہ کے استاذ الفقہاء ہیں عبادت

ریاضت اور خوف الہی میں بھی ان کا مقام بہت بلند ہے۔ یہ اپنی وفات کے وقت
رونے لگے تو کسی نے رونے کا سبب پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ:-

میں اللہ تعالیٰ کے قاصد کا انتظار کر رہا ہوں کہ وہ مجھے جنت کی خوشخبری
سناتا ہے یا جہنم کی وعید سناتا ہے۔

یہ کلمات زبان مبارک سے نکلے۔ اور آپ کا وصال ہو گیا (ایضاح العلوم ج ۴ ص ۴۰)

۲۵۔ حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ | آپ بہت ہی عظیم الشان محدث اور
محدث امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے

بہت ہی محبوب اور محب شاگرد و رشید ہیں۔ عبادت و ریاضت اور زہد و تقویٰ میں بھی آپ
کا مرتبہ بہت اعلیٰ ہے۔ ان کو ان کے والد کی میراث سے بہت کثیر دولت ملی تھی۔ اور
ہمیشہ بہت ناز و نعمت کی زندگی بسر کی تھی۔ اور بہت ہی نفاست پسند میر کی مرتعہ۔

وقت وفات انہوں نے اپنے غلام مدفوعہ سے کہا کہ تم مجھے بستے اٹھا کر زمین پر

رکھ دو اور میرے سر پر خاک ڈال دو۔ تو مدفوعہ رو پڑا۔ اپنے فرمایا کہ تم مدیکوں رہے

جو تو مدفوعہ عرض کیا کہ اسے میرے مولا! میں نے تمام عمر آپ کی ناز و نعمت میں زندگی بسر

کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اللہ موت کے وقت آپ کو مسکین پھرنے کی طرح مرنے کا خیال

رکھتے ہیں۔ تو آپ نے جواب دیا کہ میں نے غلامی و رعایا کی تھی کہ اسے اٹھا تو مجھے

افسوس کی زندگی اور فقر و کسب کا کھٹکا ملا۔ پھر اپنے فرمایا کہ تم صرف ایک مرتبہ مجھ کو

کلمہ طیبہ کی تلقین کرنا۔ اور پھر جب تک میں کوئی دوسری بات نہ بولوں دوبارہ مجھے تلقین نہ کرنا۔ چنانچہ نصر نے آپ کی ہدایت پر عمل کیا۔ پھر حضرت عبداللہ ہی بنا کہ نے آئینہ کھولی اور ہنسے۔ اور یہ آیت تلاوت کی لیسٹل **هَذَا أَقْبَلُ عَنِ الْعِلْمِ** یعنی ان جیسوں نعمتوں کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔ پھر ایک دم ان کا طائر روح عالم بالا کو پرواز کر گیا۔ (احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۵۹)

۲۶۔ حضرت محمد بن منکدر علیہ الرحمۃ
 آپ بڑے بڑے دنیا پیہ محدثین کے شاگرد اور
 مشہور ائمہ حدیث کے مقتدی اور استاد ہیں
 عبادت کی کثرت اور زہد و تقویٰ میں بھی آپ اپنے ناسنے کے بہت ہی مشہور و ممتاز عابد و زاہد
 ہیں۔ بوقت وفات جانکنی کے عالم میں آپ بلبلا کر رونے لگے۔ جب لوگوں نے پوچھا کہ اس
 وقت آپ کے رونے کی کیا وجہ ہے! تو آپ نے آنسو پونپختے ہوئے بھرائی آواز میں فرمایا کہ:-
 میں اپنے کسی گناہ یا اور کسی وجہ سے نہیں رورہا ہوں بلکہ صرف اس خیال
 سے مجھے رلائی آگئی۔ کہ میں نے بہت سی باتوں کو معمولی اور سیر سمجھا تھا حالانکہ
 وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی باتیں تھیں۔ تو میں ڈنڈا ہوں کہ کہیں
 ان باتوں پر میری پکڑ نہ ہو جائے۔ اتنا کہنا اور خدا ہی ان کی وفات ہو گئی
 (ایضاد العلوم جلد ۲ ص ۲۹۹)

۲۷۔ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ | آپ کی علمی جلالت شان محتاج بیان نہیں آپ کے فضائل و کمالات کے ذکر جمیل سے تاریخ کے صفحات مالا مال ہیں۔ مفصل احوال جاری کتاب "ادبیار جال الحدیث" میں پڑھے۔ امام مزنی کا بیان ہے کہ میں حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کے مرض الموت میں ان کی عیادت کے لیے حاضر ہوا اذین نے دریافت کیا کہ اے ابو عبد اللہ! آپ کا کیا حال ہے؟ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے مزنی! سنو میرا اس وقت یہ حال ہے کہ۔

میری پیاری بیٹی! تم کیوں ڈرتی ہو؟ کیا تم اس لیے روتی ہو کہ تمہارے باپ کو
عذاب دیا جائے گا، اسے نور نظر؟ تم کو کیا خبر میں نے اپنے مکان کے اس ایک
کونے میں ۲۴ ہزار مرتبہ قرآن مجید ختم کیا ہے۔ (تہذیب التہذیب و نودہ)

بیٹا ابراہیم! تمہارے آپ نے زندگی بھر کوئی بے حیائی کا کام نہیں کیا ہے اور تیس برس سے مسلسل میں ایک ختم مودانہ قرآن مجید پڑھتا رہا ہوں۔ خبردار۔ اس بلا غانے پر ہرگز تم گناہ کا کام مت کرنا کیونکہ اس بلا غانے پر میں نے بارہ ہزار ختم قرآن مجید پڑھا ہے۔

یہ تقریر ختم کرتے ہی جمادی الاولیٰ ۱۲۹۶ھ میں آپ کا وصال ہو گیا (دودی علی السبیل)۔
۲۹۔ حضرت عمر بن حسین جمعی علیہ الرحمۃ یہ محدث کبیر ہیں۔ اور مدینہ منورہ کے قاضی ہے کہ بہت ہی عبادت گزار تھے۔ اور ایک ختم مودانہ قرآن مجید پڑھا کرتے تھے ان کی وفات کے وقت جو لوگ حاضر تھے ان کا بیان ہے کہ نزوح روح کے وقت ان کی زبان سے یہ آیت نکل گئی لَيْسَ هَذَا أَفْلَحَ غَيْرُ الْغَيْبِ لَوْ هَ ان جیسی نعمتوں کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے جیسے ہی اس آیت کا انہوں نے پڑھا فوراً ہی آپ کا طاہر روح نفس معنوی سے پرداز کر گیا۔ (رحمۃ اللہ تعالیٰ)۔ (تہذیب التہذیب)

۳۰۔ حضرت زرارہ بن ابی اوفی علیہ الرحمۃ آپ بعمر کے رہنے والے تاجری اور قاضی بھی تھے۔ اور قبیلہ بنی قریظہ کی مسجد میں لوجہ اللہ امامت بھی فرماتے تھے۔ حضرت بہز بن حکیم محدث کا بیان ہے کہ ایک دن افریقا میں آپ نے قَادَا فَيَقْرَأُ فِي النَّاسِ حُورٍ قَدْ لَاحَ يَوْمَ شَيْخٍ يَوْمَ عَرَفَةَ (پ ۲۹۔ المذنب۔ آیت ۱۹) کی آیت تلاوت کی۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ جس دن صوم پھر نکا جائے گا وہ دن بہت سخت ہو گا۔ یہ آیت پڑھتے ہیں آپ روتے اور کہتے ہوئے زمین پر گر پڑے۔ اور آپ کی روح پرواز کر گئی۔ بہز بن حکیم محدث کہتے ہیں کہ میں بھی ان کی مجلس مبارک کو مسجد سے ان کے گھر تک اٹھا کر لے جانے والوں میں شامل تھا یہ واقعہ ۲۸۵ھ میں ہوا (ایضاد العلوم ج ۲ ص ۱۱۱) و ترمذی شریف

۳۱۔ حضرت ابو زرہ علیہ الرحمۃ آپ علم حدیث کے مشہور امام، اور اس فن میں حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ہم مرتبہ مانے گئے ہیں۔ ایک بار حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ میرے علم میں صحیح حدیثوں کی تعداد سات لاکھ ہے۔ اور ابو زرہ جو انی ہی میں چھ لاکھ حدیثوں کے حافظ ہو چکے تھے آپ کے مرض الموت میں سکرات موت اور جانکنی کے عالم میں بہت سے محدثین حاضر تھے۔ لوگوں کو خیال آیا کہ آپ کو کلمہ طیبہ کی تلقین کرنی چاہیے۔ مگر حضرت ابو زرہ کی جلالت شان کے آگے کسی کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ آخر سب لوگوں نے سوچ کر یہ راہ نکالی کہ تلقین والی حدیث کا تذکرہ کرنا چاہیے تاکہ ان کو کلمہ یاد آجائے۔ چنانچہ محمد بن مسلم محدث نے ابتدا کی اور سند پڑھی کہ حَدَّثَنَا الْقَعْنَانُ بْنُ مَعْلُكٍ عَنْ عَبْدِ النُّعْمَانِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ أَتَانَا بِرُحْمٍ رَمَاهُ عَنْهُ انْزِلَانُ بَنِي كِنَانٍ عَنْ أَبِي اسْمَاءَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - اتَّخَذَ اللَّهُ لَهُ دَنَاتٍ هَوَّكُمُ - پوری حدیث یوں ہے کہ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ - یعنی جس کی زبان سے مرتے وقت آخری کلام لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہو۔ نکلے وہ جنت میں داخل ہو گا۔ ۲۲۷ حدیث میں آپ کا وصال ہوا۔ (تذکرہ الحفاظ۔ و تہذیب التہذیب وغیرہ)

۳۲۔ حضرت بیہم بن جمیل علیہ الرحمۃ یہ حدیث میں حضرت امام مالک وغیرہ محدثین کرام کے نامور شاگردوں میں ہیں۔ نہایت متقی اور اعلیٰ درجے کے عابد زاهد تھے۔ حضرت سیفان بن محمد مصیعی کا بیان ہے کہ میں بیہم بن جمیل کی وفات کے وقت حاضر تھا۔ وہ سکرات موت میں تھے اور قبلہ رو لیٹے ہوئے تھے۔ لوگوں نے ان کو پاد اڑھا دی تھی۔ اور دم نکلنے کے انتظار میں تھے۔ اسی

مالت میں ان کی باندی نے ان کا پاؤں ہاتھ سے دبایا۔ تو آپ نے فرمایا کہ۔
میری باندی! تم ان پیروں کو خوب اچھی طرح دباؤ۔ اللہ تعالیٰ ہاں شاہ ہے
کہ میرے یہ دو فوجی پاؤں زندگی بھر میں کبھی کسی گناہ کی طرف نہیں چلے ہیں۔
آپ کی زبان مبارک سے یہ کلمات ادا ہوئے۔ اور فوراً ہی آپ کی روح پرواز
کر گئی۔ **سلاطین حرمین آپ کی وفات ہوئی (تہذیب التہذیب)۔**

۳۳۔ حضرت بشر بن حارث علیہ الرحمۃ | یہ وہی مشہور صاحب ولایت و باکرامت
بزرگ ہیں جو عام طہ پر بد بشر مانی کے
نام سے مشہور ہیں۔ یہ اتنے بلند مرتبہ محدث اور مفتی اعظم ہیں کہ حضرت امام احمد بن حنبل ان
کی درس گاہ کے ایک طالب علم ہیں۔ آخری عمر میں درس حدیث اور مجالس فتویٰ ختم کر کے
گوشہ نشین ہو گئے۔ اور ہر وقت عبادت و ریاضت میں مشغول رہنے لگے۔ برکت و نفات
جانکنی کے عالم میں ان پر بہت زیادہ مشقت اور بے قراری ظاہر ہوئی۔ تو کسی نے پوچھا کہ
کیوں! کیا بات ہے! کیا آپ کو زندگی سے محبت ہے! اور موت ناگوار ہے تو آپ
نے فرمایا کہ۔

بھائی! اللہ تعالیٰ کے دربار میں جانا بہت دشوار معاملہ ہے اسے آسان
نہ سمجھو۔ میں اسی لیے بے قراری میں بیچ و تاب کھا رہا ہوں کہ یہ بہت ہی
سنگین اور کٹھن مرحلہ ہے۔

یہ کہا اور ان کا وصال ہو گیا۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۱۱)

۳۴۔ حضرت خلیفہ عبد الملک بن مروان علیہ الرحمۃ | یہ خلفاء بنو امیہ میں بڑے کردار
کا بادشاہ گزرا ہے۔ بہت
زیادہ صاحب علم اور خلیفہ ہونے سے پہلے بہت عبادت گزار بھی تھا۔ جب اس کی وفات
کا زمانہ قریب آیا۔ تو اس نے ایک غسال کو دمشق کے صواڑے پر دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ

پر کپڑا پیٹ کر ایک سروہ کر نہلانے جا رہا تھا۔ تو خلیفہ عبد الملک نے کہا کہ کاش میں بھی
ایک غسال ہوتا۔ اور اپنے ہاتھ ہی کی کٹائی روزانہ کھاتا۔ اور میں حکومت دنیا کے کسی معابد
کا والی نہ بنتا۔ جب صوفی ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ کو خلیفہ عبد الملک کے اس غفلت کی خبر پہنچی
تو انہوں نے فرمایا کہ الحمد للہ کہ جب ان بادشاہوں کی موت کا وقت آتا ہے تو یہ لوگ
ہمارے حال کی تمنا کرتے ہیں۔ اور جب ہم لوگوں کی موت کا وقت آتا ہے تو ہم لوگ
ان بادشاہوں کے حال کی تمنا نہیں کرتے۔

عین جانکنی کے عالم میں کسی نے خلیفہ عبد الملک بن مروان سے پوچھا کہ اس
وقت آپ اپنے آپ کو کیسا پارہے ہیں؟ تو اس نے کہا کہ میں اپنے کو بالکل دیسا ہی
پارہا ہوں جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ۔
وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فَرَادَىٰ كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرَكْتُمْ مَآخِذَكُمْ وَرَأَوْا آيَاتِنَا
فَعَبَّوْا بِهَا بِحُجْرٍ رَّيًّا فَلَمَّا رَأَوْا آيَاتِنَا كُفُّوا رُءُوسَهُمْ فَأَنبَتُوا بَنَاتِهِمْ فَوَيْلٌ لِّمَن يَسْمُكُهُمْ
فَوَيْلٌ لِّمَن يَسْمُكُهُمْ فَهِيَ كَالْأَصْفِ حَقَقَتْ لُحُوفُهُمْ حُجُرَاتِ الْوُجُوهِ فَأَنفَرُوا فِيهَا
فَوَيْلٌ لِّمَن يَسْمُكُهُمْ فَهِيَ كَالْأَصْفِ حَقَقَتْ لُحُوفُهُمْ حُجُرَاتِ الْوُجُوهِ فَأَنفَرُوا فِيهَا

(پ۔ ۷۰۔ الانعام آیت ۹۴)

یہ آیت اس نے تلاوت کی اور فوراً ہی اس کا دم نکل گیا۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۱۱)
۳۵۔ حضرت خلیفہ ہارون رشید علیہ الرحمۃ | خلفائے بنو امیہ میں خلیفہ ہارون
رشید جس شان شوکت اور رتبہ و
دربار کا بادشاہ گزرا ہے۔ تاریخ داں حضرت پرورشیدہ نہیں ہیں مدہ موت کے وقت
اپنے کفن کو الٹ پٹ کر بار بار دیکھتا تھا اور یہ آیت پڑھتا تھا کہ۔
مَا مَعْنَىٰ عَتَقَ مَالِيَهُ هَذِهِ حَقِيقَةُ سُلْطَانِيَّةٍ
میری بادشاہی ہلاک ہو گئی۔
اسی آیت کو پڑھتے پڑھتے اس کی جان نکل گئی (احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۱۱)

۳۶۔ حضرت خلیفہ مامون رشید علیہ الرحمۃ | خلیفہ مامون رشید بہت ہی علم والا۔ اور نہایت ہی رعب و دبدبہ والا اور بہادر تھا۔ اس نے موت کے وقت راکھ بچائی۔ اور اسی پرچت لیٹ کر لوٹا تھا۔ اور گڑگڑا کر یہ دعا مانگتا تھا کہ۔

يَا مَنْ لَا يَزُولُ مُلْكُهُ اَرْحَمُ عَلٰی اَمْ وَهْ ذَاتِ اِسْمٍ كِي بَادِشَاهِي كَبِيْ رَا اِلٰهِيْ هُوْ كِي
مَنْ كَذَرَ اِلٰهِيْ مُلْكُهُ ۔ اس شخص پر دم فرما جس کی بادشاہی نائل ہوگئی۔
یہی دعا لگتے ہوئے اس کی روح برسرِ اکر گئی (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۹ و تاریخ الخلفاء ص ۲۱۴)
۳۷۔ حضرت خلیفہ معتمد باللہ علیہ الرحمۃ | یہ عباسی خلفاء میں بڑا سنگدل اور ظالم حکمران تھا۔ اپنی موت کے وقت نہایت افسوس کے ساتھ بستر پر بٹپٹا اور لوٹتا تھا۔ اور یہی لگتا رہتا تھا کہ ہائے افسوس۔
لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ عُمْرِيْ هَكَذَا اَقْبَلْتُ اَكْرَمُ لِحُجَّتِيْ مِثْلَ عِمْرَانِ كَمَا مِثْلُ عِمْرَانِ كَمَا مِثْلُ عِمْرَانِ
مَا فَعَلْتُ ۔ میں بادشاہی نہ کرتا۔

یہی کلمات اس کی زبان پر تھے کہ اس کا انتقال ہو گیا۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۹)

۳۸۔ حضرت خلیفہ منقصر باللہ علیہ الرحمۃ | یہ نزع کے عالم میں بے قرار ہو کر بستر پر لوٹنے لگا۔ تو خوشامدی لوگوں نے کہا کہ امیر المومنین آپ پر کوئی حرج نہیں۔ آپ تو بہت اچھے ہیں۔ تو یہ منکر خلیفہ منقصر باللہ نے کہا کہ۔

کوئی حرج تو نہیں مگر یہ کیا کم ہے کہ دنیا جاتی رہی۔ اور آخرت میرے سامنے کھڑی ہے۔ ہائے میں نے اپنے باپ کو قتل کر کے جلدی خلافت پر قبضہ جمایا۔ تو مجھ سے بھی جلد ہی خلافت چھین لی گئی۔

یہی الفاظ اس کی زبان پر تھے کہ اس کا دم نکل گیا۔ اس کی بادشاہی صرف چھ مہینے

رہی۔ ابن طیفور ترکی طبیب نے نہ ہر آلود نشتر سے اس کی قصہ کھولی یہ بھی اس کی موت کا سبب بنا۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۹ و تاریخ الخلفاء ص ۲۱۴)

۳۹۔ حضرت عامر بن عبد القیس علیہ الرحمۃ | یہ بہت ہی مشہور عابد و زاہد بلکہ صاحبِ کرامت بلند مرتبہ اولیاء میں سے ہیں۔ یہ اپنی وفات کے وقت بے قرار ہو کر زار زار رونے لگے۔ جب رونے کا سبب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ۔

میں موت کے طر یا دنیا کی محبت میں تھیں رد رہا ہوں۔ بلکہ میں اس خیال سے رد رہا ہوں کہ میں اب مر رہا ہوں۔ تو اب گرمیوں کے روزوں میں دوپہر کی پیاس، اور جاڑوں کی لمبی راتوں میں قیام اللیل (فنا فی تہجد) کی لذت مجھے کہاں؟ اور کیسے نصیب ہوا کرے گی؟ ہائے رہے یہ روح پرور اور جاں نخبش لذتیں!

یہی کہتے کہتے ان کی روح پرواز کر گئی۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۹)

۴۰۔ حضرت بستی سقطی علیہ الرحمۃ | یہ سلسلہ قادریہ میں حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اور حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کے پیرو ہیں۔ بزرگ ترین اولیاء میں آپ کا شمار ہے۔ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ بیان فرماتے ہیں کہ میں ان کے مرض وفات میں ان کی عیادت کے لیے گیا اور مال و مخرج پوچھا۔ تو انہوں نے نہایت ہی پردرد و دلہی میں یہ شعر پڑھا کہ۔

يَمُوتُ اَهْلُ كُوَيْلِيْ كُلِّيْنِيْ مَاتِيْ

وَالْمَدِيْنَةُ مَاتِيْ مَاتِيْ كُلِّيْنِيْ

میں کس طرح اپنے طبیب سے اپنی بیماری کی شکایت کروں؟ جب کہ میری بیماری

میرے طبیب ہی کی طرف سے مجھے پہنچی ہے۔

پھر میں نے پکھا چھلنا شروع کر دیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ کچھ کی ہو اس شخص کو کیسے لگے گی جو شیشی اپنی کی گرمی سے جل رہا ہو! اس کے بعد ہی آپ کا وصال ہو گیا۔

(احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۱۱)

۴۱۔ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ | بحیرۃ المحدثات کا بیان ہے کہ میں حضرت وقت جب کہ وہ سکرات کے عالم میں تھے۔ حاضر ہوا۔ تو وہ تلاوت کر رہے تھے۔ جمعہ کا دن تھا۔ جب وہ تلاوت ختم کر چکے تو میں نے عرض کی کہ اس وقت میں بھی آپ تلاوت کر رہے ہیں! تو انہوں نے فرمایا کہ۔

مجھ سے زیادہ تلاوت کا مقدار دوسرا کون ہو گا؟ دیکھ نہیں رہے ہو؟ کہ میری زندگی کا نامہ اعمال پیشا جا رہا ہے۔

پھر کہی نے آپ سے کلمہ پڑھنے کے لیے کہا تو تڑپ کر آپ نے فرمایا کہ میں اس کلمہ کو تو زندگی میں تو کبھی بھولا ہی نہیں ہوں۔ جو تم مجھے اس وقت یاد دل رہے ہو۔

ابوالعباس بن مطاع کہتے ہیں کہ میں نزع کے عالم میں حضرت جنید بغدادی کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کا تو انہوں نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد جواب دیا۔ اور فرمایا کہ مجھے معذور سمجھو۔ میں اس وقت وظیفہ میں مشغول تھا۔ پھر اپنا چہرہ انہوں نے قبلہ کی طرف کر لیا۔ اور نعوذ بکبر لگایا۔ اور روح نکل گئی۔

(احیاء العلوم جلد ۲ ص ۱۱۱ تا ۱۱۲)

۴۲۔ حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ | آپ کا نام بہت مشہور اور مقاد ہے وفات کے وقت لوگوں نے پوچھا کہ اس وقت آپ کو کس چیز کی خواہش و تمناء ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ۔

میں میرزا ایک ہی خواہش اور بہت بڑی تمناء ہی ہے کہ مرنے سے پہلے ایک ہی لحظہ کے لیے مجھے خداوند قدوس کی معرفت حاصل ہو جائے۔

یہ فرمانے کے بعد فوراً ہی آپ کی روح پاک عالم آخرت کو روانہ ہو گئی۔ اور لوگ ان کا منہ تکتے رہ گئے (احیاء العلوم جلد ۲ ص ۱۱۲)

۴۳۔ حضرت مشاد دینوری علیہ الرحمۃ | یہ سلسلہ چشتیہ کے مشہور اکابر اولیاء میں سے ہیں۔ ایک شخص سے منقول ہے کہ میں حضرت مشاد دینوری علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر تھا تو ایک درویش آئے اور سلام کر کے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی ایسی صاف ستھری جگہ ہے؟ جہاں ایک انسان کے لیے مرنا آسان ہو تو لوگوں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا جہاں پانی کا چشمہ تھا۔ تو اس درویش نے وضو کیا اور کچھ نماز میں پڑھتا رہا۔ پھر پاؤں پھیلا کر لیٹ گیا۔ اور اس کی وفات ہو گئی۔ بعض مشائخ حضرت مشاد دینوری کے پاس عالم سکرات میں آئے اور دعائیں کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ نعمت دے۔ وہ نعمت دے۔ تو آپ نے ہنس کر فرمایا کہ۔ آپ لوگ میرے لیے کیا کیا دعائیں مانگ رہے ہیں۔ تیس برس سے برابر میرے سامنے جنت پیش کی جا رہی ہے۔ مگر میں نے تو ایک مرتبہ نگاہ اٹھا کر اس کو دیکھا بھی نہیں ہے۔

آپ نے یہ فرمایا۔ اور آپ کی وفات ہو گئی۔ (احیاء العلوم جلد ۲ ص ۱۱۲)

۴۴۔ حضرت ابوعلی رودباری علیہ الرحمۃ | ان کی بہن کا بیان ہے کہ میں نزع کے عالم میں ان کے سر کو اپنی گود میں لیے ہوئے بیٹھی تھی کہ ایک دم انہوں نے آنکھ کھول دی اور فرمایا کہ۔

دیکھو یہ آسمان کے دروازے کھلے ہیں۔ اور یہ جنت کے پھانک مزیں

کیسے ہوئے ہیں۔ اور یہ (کوثر و سلسیل) کے برتن رکھے ہوئے ہیں
احمد قذافی فرما رہا ہے کہ اسے بوعلی! ہم نے تمہیں بڑے مراتب
پر پہنچا دیا ہے۔ حالانکہ تم اس کے طلب گار نہیں تھے۔
پھر آپ یہ شعر بار بار پڑھنے لگے۔

يَحْيَاكَ لَا تَنْظُرْتُ إِلَى سِوَاكَ
يَعْنِيَنَّ مُؤَدَّ حَتَّى أَرَاكَ

تیرے حق کی قسم میں نے تیرے سوا کسی کو محبت کی نظر سے دیکھا ہی نہیں
ہے۔ یہاں تک کہ میں کبھی دیکھ لوں۔

یہی فرماتے ہوئے انہوں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور ان کی پاک باز روح عالم
قدس کو رعبانہ ہو گئی۔ (ایجاد العلوم ج ۴ ص ۱۱۱)

۴۵۔ حضرت ابوسلیمان دارانی علیہ الرحمۃ | مشہور اولیاء کبار میں سے ہیں ان کی
وفات کے وقت بہت سے لوگ حاضر
تھے۔ تو ان کی بے یمنی دے قراری کو دیکھ کر کسی نے کہا اَبَشْرُ قَاتِلِكَ تَقْدَرُ عَلَى
رَبِّ غَفْوَةٍ وَحَنِيفَةٍ آپ خوشخبری حاصل کیجئے کہ آپ اس رب کے دبار میں جا رہے
ہیں۔ جو غفور رحیم ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگ یہ کیوں نہیں کہتے کہ۔ اِخْذِ ذِيَانَكَ
تَقْدَرُ عَلَى رَبِّكَ يَا حَنِيفٌ وَتُعَاقِبُكَ يَا كَبِيرٌ آپ ڈر پے کہ آپ اس
رب کے دبار میں جا رہے ہیں۔ جو چھوٹے گناہوں کا حساب لے گا۔ اور بڑے گناہوں
پر سزا دے گا۔ آپ نے یہ فرمایا۔ اور آپ کی وفات ہو گئی۔ اور پھر آپ کی کوئی آواز
نہیں سنی گئی۔ (ایجاد العلوم جلد ۴ ص ۱۱۱)

۴۶۔ حضرت احمد بن عبد الملک علیہ الرحمۃ | حضرت ستم مرتضیٰ فرماتے ہیں کہ میں
احمد بن عبد الملک کے پاس ان کی

نزع روح کی حالت میں گیا۔ اور دعائیں کرنے لگا کہ یا اللہ! ان پر سکرات موت
کو آسان فرما دے۔ کیونکہ یہ تو ایسے تھے۔ یہ تو ایسے تھے۔ چند تو یہی کلمات میں نے
کہے تو انہوں نے تڑپ کر کہا کہ یہ بولنے والا کون ہے؛ تو میں نے کہا کہ میں ستم ہوں۔
تو انہوں نے فرمایا کہ ملک الموت مجھ سے فرما رہے ہیں کہ میں ہر سخی مومن کے ساتھ نزع
روح میں نرمی برتنا ہوں۔ یہ فرما کر پھر ایک دم وہ بجھ گئے یعنی ان کی وفات ہو گئی۔
(ایجاد العلوم جلد ۴ ص ۱۱۱)

۴۷۔ حضرت احمد بن محمد بن خضر بن علیہ الرحمۃ | آپ بہت بلند درجے کے ولی کامل ہیں
آپ کی وفات کے وقت کسی نے ان
سے کوئی مسئلہ پوچھا تو وہ رو پڑے۔ اور کہنے لگے کہ۔

اے میرے پیارے بیٹے! میں ایک دروازہ جس کو پختاؤں تو اس سے
کھٹکھٹاتا رہا ہوں وہ آج اس وقت کھل رہا ہے۔ لیکن میں کچھ نہیں جانتا
کہ وہ دروازہ سعادت کے ساتھ کھلے گا۔ یا شقاوت کے ساتھ کھلے
گا۔ تو ایسی حالت میں میرے لیے کسی مسئلہ کے جواب کا بھلا کہاں
موقع ہے۔

آپ نے یہ فرمایا اور بالکل خاموش ہو گئے۔ جب لوگوں نے انہیں محنت سے دیکھا
تو وہ وفات پا چکے تھے۔ (ایجاد العلوم جلد ۴ ص ۱۱۱)

۴۸۔ ایک عاشق صادق علیہ الرحمۃ | سنت کے امام جناب امجد علیہ الرحمۃ کا بیان ہے
کہ میں نے ایک سنسان جگہ میں ایک پتھر پر
یہ شعر لکھا ہوا دیکھا کہ۔

أَيَا مَفْشَرِ الْعُشَّاقِ يَا لَلْهِ حَبِطَ رُفَا
إِذَا عَلَى عِشْقٍ يَا لَلْفَنَى كَيْفَ يَنْفَعُ

اے عاشقوں کی جماعت! تم لوگ مجھے فرد۔ میں تم لوگوں کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ حبِ عشق کسی جوان پر اتار پڑے تو وہ کیا کرے۔

اُمّی کہتے ہیں کہ میں نے اس شرکے نیچے یہ شعر لکھ دیا کہ۔

يَذَارِي هَوَاكَ شَوْرٌ يَكُونُ سِرًّا

وَيُخَشَمُ فِي كُلِّ الْمَوَدِّ وَيَخْضَعُ

اپنے عشق کے ساتھ نرمی برتے۔ پھر اپنے راز کو چھپائے رکھے۔ اور تمام کاموں میں عاجزی و انکاری رکھے۔ اُمّی کہتے ہیں کہ میں دوسرے دن وہاں گیا۔ تو دیکھا کہ ایک دوسرا شاعر اس پتھر پر لکھا ہوا ہے کہ

وَكَيْفَ يَذَارِي وَالْهَوَى قَاتِلُ الْفَتَى

وَفِي كُلِّ يَوْمٍ قَلْبُهُ يَنْقَطِعُ

عاشق کیسے نرمی برتے! حالتِ تیر ہے کہ عشقِ جوان کو قتل کیے جا رہا ہے اور روزانہ اس کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا ہے۔

اُمّی کہتے ہیں کہ میں نے اس شرکے نیچے یہ شعر لکھ دیا کہ۔

إِذَا الْكَرِيحُ صَبَّرًا لَيْكُنَّ سِرًّا

فَكَيْسَ لَهُ مَيِّئٌ سَوَى الْمَوَدِّ يَنْفَعُ

جب عاشق اپنے راز کو چھپانے کے لیے مہر نہیں پاتا۔ تو اس کو موت کے سوا کوئی دوسری چیز کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔

اُمّی کہتے ہیں کہ پتھر میں تیسرے دن وہاں گیا۔ تو کیا دیکھا ہوں کہ ایک جوان کی لاش وہاں پڑی ہوئی ہے۔ ادھر دوسرا پتھر اس پتھر پر لکھے ہوئے ہیں کہ۔

سَمِعْنَا أَنْطَعْنَا شَوْرًا مَتَا فَبِكُونَا

وَلَمَّا شِئْنَا إِلَيْكَ يَكُونُ مَا يَجْعَلُ

سَمِعْنَا أَنْطَعْنَا شَوْرًا مَتَا فَبِكُونَا

وَلَمَّا شِئْنَا إِلَيْكَ يَكُونُ مَا يَجْعَلُ

ہم نے سن لیا۔ اور آپ کی بات مان لی۔ پھر ہم مر گئے تو ہمارا اسلام اسی شخص کو پہنچا دو۔ جو وصال سے ہمیں روکتا تھا۔

نعمت والوں کو ان کی نعمت مبارک ہو۔ اور عاشق مسکین کو عشق کا کڑا گھونٹ مبارک ہو۔ جس کو وہ گھونٹ گھونٹ پی رہا ہے۔

۴۹۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ | آپ حضرت خواجہ معین الدین اجیری رحمۃ اللہ علیہ کے

بڑے بندرتہ خلیفہ ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہر وقت غرق رہا کرتے تھے۔ ایک دن قتال نے شیخ احمد جام علیہ الرحمۃ کا یہ شعر پڑھ دیا کہ۔

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را ہر زمان از غیب جانے دیگر است

تسلیم و رضا کے خنجر سے قتل کیے ہوئے شخص کو ہر زمانے میں غیب سے ایک دوسری جان متی رہی ہے

آپ یہ شعر سن کر تین شب و روز حیرت کے عالم میں رہے۔ اور کچھ بھی نہیں بولے

اور پانچویں رات آپ کا دماغ ہو گیا۔ خواجہ پیر حسن دہلوی نے اسی زمین میں چار مصرع

کہہ کر اس کی تعین کی ہے۔ جن میں اس واقعہ کو نظم کیا ہے۔

جانِ براک بیتِ دادہ است آن بزرگ آریں گہرِ زکاتے دیگر است

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را ہر زمان از غیب جانے دیگر است

اس ایک شعر پر ان بزرگ نے جان دیدی ہاں یہ گہر کسی دوسری کان سے نکلا ہوا ہے

تسلیم و رضا کے خنجر سے قتل کیے ہوئے شخص کو ہر زمانے میں غیب سے ایک دوسری جان متی رہی ہے

(اجارا لایا شیخ متقی ص ۱۲۱)

۵۰۔ حجاج بن یوسف ثقفی ظالم | یہ ظالم طواغیت کا انتہائی سگ و دوغزار

اپن تھار سے قتل کیا۔ اور جو لوگ اس کے قتل کے ملے۔ ان کو آؤں کی

ہی نہیں سکا۔ بہت سے صحابہ اور تابعین کو اس نے قتل کیا یا قید و بند رکھا۔ حضرت
خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ساری امتیں اپنے اپنے منافقوں
کو قیامت کے دن لے کر آئیں۔ اور ہم اپنے ایک منافق حجاج بن یوسف ثقفی کو
پیش کر دیں تو ہمارا ہی پتہ بھاری رہے گا۔ یہ حجاج بن یوسف جب کینر کی خبیث
بیماری میں مرنے لگا تو اس کی زبان پر یہ دعا جاری ہو گئی۔ یہی دعا مانگتے مانگتے اس
کام نکل گیا۔ اس کی دعا یہ تھی کہ۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي فَإِنَّ النَّاسَ لَم يَعْلَمُوا بِإِسْئَامِي
يَقُولُونَ إِنَّكَ لَا تَغْفِرُ لِي۔
میرے اللہ! تو مجھے بخش دے
کیونکہ سب لوگ یہ کہتے ہیں کہ تو مجھے
نہیں بخشے گا۔

خليفة عادل حضرت عمر بن عبد العزيز رحمۃ اللہ علیہ کو حجاج بن یوسف ثقفی کی زبان
سہرتے وقت کی یہ دعا بہت اچھی لگی۔ اور ان کو حجاج کی موت پر رشک ہونے
لگا۔ اور جب حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے حجاج کی اس دعا کا
ذکر کیا۔ تو آپ نے تعجب سے فرمایا کہ کیا واقعی حجاج نے یہ دعا مانگی تھی؟ تو لوگوں نے
کہا کہ جی ہاں۔ اس نے یہ دعا مانگی تھی۔ تو آپ نے فرمایا کہ شاید خدا اس کو بخش
دے۔ (احیاء العلوم جلد ۲ ص ۴۹)۔

(۲)

جنازہ یا قبر کو دیکھ کر کس نے کیا کہا؟

جنازہ یا قبر دیکھ کر موت کی یاد آ جاتی ہے۔ اس خوفناک اور بھیاںک منظر کو
دیکھ کر بزرگوں نے کیا فرمایا؟ اس بارے میں ہم چند حوالے نقل کرتے ہیں تاکہ لوگوں
کو اس سے عبرت حاصل ہو اور لوگ اپنی زندگی میں قبر کا سامان کر لیں۔

۱۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم | حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے قبروں کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ۔

۱۱. الْقَبْرِ دَوْصَةٌ مِنْ دِيَارِ حَبِيبٍ قَبْرِ حَبِيبٍ مِنْ دِيَارِ حَبِيبٍ
الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٍ مِنْ حُفْرِ النَّارِ
قبر حبیبت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے
یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے
اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے
(مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۵۸)

۲۔ کچھ لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے تو لوگوں نے اس میت کو اچھا بتایا۔ تر حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ وَجِبَتْ (واجب ہو گئی) پھر ایک دوسرا جنازہ گزرا
تو لوگوں نے اس میت کو برا بتایا۔ تر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ وَجِبَتْ
(واجب ہو گئی) تر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ کیا چیز واجب ہو گئی؟
یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا کہ ایک جنازہ کی میت کو تم لوگوں نے اچھا بتایا۔ تو اس

کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ اور دوسرے جنازے کی میت کو تم لوگوں نے بڑا بتایا تو اس کے لیے جہنم واجب ہو گئی۔ کیونکہ تم (مومنین صالحین) نے زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔ تو جس میت کو تم لوگوں نے چھو بتایا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا ٹھہرا اور جس میت کو تم لوگوں نے برا بتایا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بُرا قرار پایا۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۳۵)

۳۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک جنازہ کو دیکھ کر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ **مُسْتَرْجِعٌ اَوْ مُسْتَرْجِعٌ** (وہ آرام پانے والا ہے۔ یا لوگوں کو اس سے آرام مل گیا ہے) تو لوگوں نے عرض کیا کہ اس کا کیا مطلب ہے! تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مومن بندہ (جو نیک ہو) وہ تو وفات پا کر دنیا کی ایذاؤں اور مصیبتوں سے آرام پا کر اللہ تعالیٰ کی رحمت میں پہنچ جاتا ہے۔ اور بدکار بندہ (جب مر جاتا ہے) تو اس سے تمام بندے تمام شہر یہاں تک کہ تمام درخت اور تمام چوپائے آرام پا جاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۳۶)

۶۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ

ہوئے تو اس قدر دوتے تھے کہ آنسوؤں سے ان کی داڑھی تر ہو جایا کرتی تھی۔ تو کسی نے کہا (اے امیر المومنین) آپ جنت و دوزخ کا ذکر کرتے ہیں تو نہیں روتے اور قبر کے پاس کیوں روتے ہیں! تو آپ نے فرمایا کہ یقین رکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔ اگر اس سے نجات مل گئی تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے زیادہ آسان ہوں گی۔ اور اگر اس سے نجات نہ ملی تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے زیادہ سخت ہوں گی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ قبر سے بڑھ کر خوفناک منظر کبھی میں نے دیکھا ہی نہیں (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۳۶)

۲۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | کسی نے امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی

قبرستان میں کیوں بہت دیر دیر تک ٹھہرے رہتے ہیں! تو آپ نے فرمایا کہ میں قبر والوں کو بہتر یہی پڑوسی پاتا ہوں۔ میں قبر والوں کو چھوڑ دیتی ہوں۔ کیونکہ وہ زبانوں کو ہمیشہ دیر کوئی اور بدکلامی سے روکے رہتے ہیں۔ اور آخرت کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے کبھی ایسا خوفناک منظر نہیں دیکھا جو قبر سے بڑھ کر خوفناک ہے (احیاء العلوم للفرالی ج ۴ ص ۱۲۷)

۴۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت ابوالدرداء صحابی رضی اللہ تعالیٰ

تو لوگوں نے اس کے بارے میں آپ سے دریافت کیا کہ آپ قبرستانوں میں اکثر اوقات کیوں بیٹھے رہا کرتے ہیں! تو آپ نے فرمایا کہ میں ایسی قوم کے پاس بیٹھتا ہوں۔ جو مجھے آخرت کی یاد دلاتے ہیں۔ اور جب میں ان لوگوں سے غائب ہو جاتا ہوں۔ تو یہ لوگ میری غیبت نہیں کرتے۔ (احیاء العلوم جلد ۴ ص ۱۲۸)

۵۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ

جایا کرتے۔ اور فرماتے کہ اے قبر والو! کیا بات ہے کہ میں تم لوگوں کو پکارتا ہوں۔ تو تم لوگ کوئی جواب نہیں دیتے ہو! پھر آپ فرماتے کہ افسوس! کہ میرے اور تمہارے درمیان ایسا حجاب ہو گیا ہے۔ لیکن آئندہ میں بھی تمہارے ہی جیسا ہو جانے والا ہوں۔ آپ یہی کلمات فرماتے رہتے یہاں تک کہ صبح صادق نمودار ہو جاتی تو آپ غائب فرمائیے مسجد میں تشریف لے جاتے۔ (احیاء العلوم جلد ۴ ص ۱۲۸)

۶۔ حضرت یزید رقاشی علیہ الرحمۃ مشہور و بالکمال محدث حضرت یزید رقاشی علیہ الرحمۃ قبروں کے پاس جا کر فرمایا کرتے کہ اے قبر کے گڑھے میں دفن ہو جانے والو۔ اور اے تنہائی میں رہنے والو۔ اور اے زمین کے اندرونی حصہ میں انیسیت رکھنے والو! کاش مجھے خبر ہو جاتی کہ میں تمہارے کون سے اعمال پر خوشخبری ماحصل کروں؟ اور میں تم میں سے کون سے بھائی پر شک کروں یہ فرما کر پھر آپ اس قدر روتے کہ آنسوؤں سے آپ کا عمامہ بھیگ جاتا۔ اور آپ جب بھی کسی قبر کو دیکھ لیتے۔ تو اتنے زور زور سے رونے کی آواز نکالتے تھے جیسے بیل چیخا کرتا ہے۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۱۱۳)

۷۔ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ مشہور محدث اور فقیہ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ جو حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر اور کوذ کے باشندہ تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ جو مسلمان بکثرت قبروں کا تذکرہ کرتا رہے گا۔ وہ اپنی قبر کو جنت کا باغ پائے گا۔ اور جو قبروں کے ذکر اور ان کی یاد سے غافل رہے گا۔ وہ اپنی قبر کو جہنم کا گڑھا پائے گا۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۱۱۳)

۸۔ حضرت ربیع بن خثیم علیہ الرحمۃ آپ نہایت بلند مرتبہ محدث اور مشہور ولی کامل ہیں۔ آپ نے اپنے گھر کے اندر ایک قبر بنا رکھی تھی۔ تو جب بھی آپ محسوس فرماتے کہ غفلت کی وجہ سے میرا دل کچھ سخت پڑ گیا ہے۔ تو آپ اس قبر میں داخل ہو کر لیٹ جاتے اور جب تک خدا کو منظور ہوتا اس میں لیٹے رہتے۔ پھر کہتے کہ اے میرے رب! مجھے واپس لوٹا دے تاکہ میں کوئی نیک عمل کروں۔ پھر خود ہی اپنے نفس کو جواب دیتے کہ اے ربیع! ہم نے تجھے واپس لوٹا دیا۔ اب تو کوئی نیک عمل کر۔ (ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۱۱۳)

۹۔ حضرت صالح مری علیہ الرحمۃ آپ بہت ہی جلیل القدر محدث اور نامور محدثین کے شاگرد ہیں۔ اور بڑے بڑے بالکمال محدثین ان کی درس گاہ حدیث کے طائب علم ہیں۔ عبادت و ریاضت اور زہد و تقویٰ میں بھی ان کا مقام بہت بلند ہے۔ ان کا عجیب عالم تھا کہ اگر آپ کبھی کسی قبر کو دیکھ لیتے تھے۔ تو دو دن تک مبہوت و حیران رہتے۔ کھانا پینا چھوڑ دیتے اور بالکل خاموش رہا کرتے تھے۔ آپ کی ایک بڑی خاص کرامت یہ تھی کہ آپ قبرستان کے مردوں کی گفتگو سن لیتے تھے۔ اور خود بھی مردوں سے گفتگو اور سوال و جواب کرتے تھے۔ خلیفہ نے آپ کی وفات کا سال ۱۷۰ھ لکھا ہے۔ اور امام بخاری علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ آپ نے ۱۷۰ھ میں وفات پائی۔ (نووی۔ تہذیب التہذیب و طبقات شعرائی)

۱۰۔ حضرت عمر بن ذر علیہ الرحمۃ یہ بھی بزرگان سلف میں بڑے پائے کے بزرگ ہیں۔ منقول ہے کہ ان کا ایک پڑوسی جو بہت ہی بدکار، اور نہایت ہی گنہگار تھا۔ اس کا انتقال ہو گیا تو اس کے فسق و بدکاری کی وجہ سے تمام اہل محلہ نے اس کے جنازہ کا بائیکاٹ کر دیا۔ اور گھنٹوں اس کا جنازہ پڑا رہا۔ کوئی اس کو اٹھانے کے لیے نہیں آیا۔ جب حضرت عمر بن ذر علیہ الرحمۃ کو اس کی خبر ملی۔ تو آپ نے آکر اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اس کو دفن کیا۔ پھر اس کو قبر پر کچھ دیر ٹھہر کر فرمایا کہ اے ابو نضال! خداوند کریم تجھ پر رحمت فرمائے۔ تو عمر بھر عقیدہ توحید و رسالت پر قائم رہا۔ اور ہمیشہ تو خداوند قدوس کو سجدہ کرتا رہا۔ آج لوگوں نے تجھے بدکار و گنہگار کہہ کر تیرے جنازہ کا بائیکاٹ کر دیا۔ افسوس۔ آج ہم میں کون ایسا ہے جو گنہگار نہیں ہے۔ پھر آپ نے اس گنہگار میت کے لیے دیر تک دعا مانگتے ہوئے فرمائی اور روتے رہے۔

۱۱۔ ایک عابد کبیر علیہ الرحمۃ منقول ہے کہ ایک شرابی اور بڑا ہی پاپی بدکار بھرہ کے اطراف میں رہتا تھا۔ اس کا انتقال ہوا تو چونکہ پورا گاؤں اس سے ناراض و بیزار تھا۔ کوئی شخص اس کا جنازہ اٹھانے اور نماز جنازہ پڑھنے کے لیے تیار نہیں ہوا۔ مجبوراً اس کی بیوی نے دو مزدوروں سے جنازہ اٹھوا کر قبرستان تک پہنچایا۔ اور گاؤں کا ایک آدمی قبرستان تک نہیں آیا۔ اس گاؤں کے قریب ایک پہاڑ پر ایک بہت بڑے بزرگ زاہد و عابد جلالت میں مشغول رہا کرتے تھے۔ اویزہ بزرگ تمام گاؤں والوں کے پیروم و مرشد تھے۔ اہل بزرگ نے پہاڑ کے اوپر سے دیکھا کہ ایک عورت جنازہ کے پاس ہے اور کوئی نماز جنازہ پڑھنے والا نہیں ہے۔ تو یہ بزرگ جو کبھی پہاڑ سے نہیں اترتے تھے۔ پہاڑ سے اتر پڑے جب گاؤں والوں کو معلوم ہوا کہ ہم سے پیروم و مرشد اس بدکار کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے پہاڑ سے اتر پڑے ہیں۔ تو سارا گاؤں قبرستان میں پہنچ گیا پھر اہل بزرگ اور تمام گاؤں والوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھ کر اس کو دفن کیا۔

پھر اہل بزرگ نے فرمایا کہ میں سوہا تھا۔ تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک عورت جنازہ لیے بیٹھی ہے اور کوئی نماز جنازہ پڑھانے والا نہیں ہے۔ تو خواب ہی میں کسی نے مجھ سے کہا کہ تم پہاڑ سے اتر کر اس کے جنازہ کی نماز پڑھاؤ۔ کیونکہ اس میت کی مغفرت ہو چکی ہے۔ اس خواب کو سنکر سب لوگ تعجب سے سر دھننے لگے۔ پھر اہل بزرگ نے اس عورت سے اس کے شوہر کا حال پوچھا۔ تو اس عورت نے بتایا کہ لوگ سچ کہتے ہیں کہ میرا شوہر بہت بدکار اور بڑا گنہگار تھا۔ واقعی وہ دن بھر شراب خانہ ہی میں رہتا تھا۔ پھر بزرگ نے دریافت کیا کہ تم نے اس کا کوئی نیک عمل بھی دیکھا ہے؟ تو عورت نے کہا کہ ہاں وہ گنہگار ہونے کے باوجود تین اچھی باتوں کا بہت پابند تھا۔ ایک تو یہ کہ وہ رات بھر شراب خانہ میں شراب پیتا تھا۔ مگر جب صبح کو اس کا نشہ اتر جاتا تھا تو وہ

غسل دو وضو کر کے کپڑے بدلتا تھا اور نماز فجر جماعت سے پڑھا کرتا تھا۔ پھر وہ شراب خانہ میں جا کر فسق و فجور میں پڑ جاتا تھا۔ دوسری اچھی بات یہ تھی کہ وہ ہمیشہ ایک یا دو یتیم بچوں کو اپنے گھر میں رکھتا تھا۔ اور ان یتیموں کے ساتھ اپنے بچوں سے بڑھ کر اچھا سلوک کیا کرتا تھا۔ تیسری اچھی بات یہ ہے کہ رات میں جب کبھی بھی اس کا نشہ اترتا تھا تو وہ اکیلا زار نارودتا تھا۔ اور یہی کہتا تھا کہ اے میرے رب! تو جہنم کے کون سے گوشہ میں مجھ خبیث کو ڈالے گا۔ یہ سنکر وہ بزرگ اس کی مغفرت کا راز سمجھ گئے۔ پھر وہ اس میت کے لیے دعائیں کرتے ہوئے پہاڑ پر چڑھ گئے۔ (احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۳۱)

۱۲۔ حضرت فاطمہ بنت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں جو عام طور پر "فاطمہ صغریٰ" کے لقب سے مشہور ہیں۔ جب ان کے شوہر حسن بن امام حسن کا وصال ہو گیا۔ تو انہوں نے ان کے جنازہ کو دیکھ کر یہ شعر پڑھا کہ سہ

وَكَا نُوَارِجًا تُقَرُّ أَمْسُوَارِ رِقَّةً
لَقَدْ عَقَلْتُمْ ذَلِكَ الرَّزَايَا وَجَدْتُمْ

یہ لوگ امید تھے پھر شام کو مصیبت بن گئے۔ تو یہ مصیبتیں بہت زیادہ اور بڑی شاندار ہو گئیں۔ پھر انہوں نے اپنے شوہر کی قبر کے پاس ایک خیمہ گاڑا۔ اور مسلسل ایک سال تک وہ اسی خیمہ میں رہیں۔ سال بھر کے بعد خیمہ اکھاڑ کر جب وہ اپنے مکان پر جانے لگیں تو مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع کے ایک جانب سے ایک غیبی آواز آئی کہ اَلَا هَلْ وَجَدْتُمْ اَمَّا فَقَدْ وَا۔ (خبردار کیا ان لوگوں نے اس چیز کو پایا؟ جس کو کھو دیا تھا) تو دوسرے کنارے سے یہ آواز آئی کہ بَلْ يَنْتَسُوْنَ اَمَّا فَقَدْ كَسُوْا۔ (نہیں۔ بلکہ نا امید ہو گئے لہذا پلٹ کر اپنے گھر چلے گئے)۔ ان دونوں آوازوں کو سب لوگوں نے سنا مگر تعازو دینے والوں کو کسی نے نہیں دیکھا۔ (مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۱۵۲ و احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۳۱)

۱۳۔ فرزدق شاعر علیہ الرحمۃ | یہ بہت ہی مشہور شاعر ہے جو اہل بیت کا بہت ہی محب و مداح تھا۔ جب اس کی بیوی کا انتقال ہوا تو

بہرہ کے تمام شرفاء و رؤسا ہمنامہ میں شامل ہوئے۔ قبرستان میں حضرت خواجہ حسن بھری رحمۃ اللہ علیہ نے فرزدق سے پوچھا۔ کہ کون فرزدق! تم نے اس دن کے لیے کون سی تیاری کر رکھی ہے؟ تو فرزدق نے جواب دیا کہ میری بس یہی تیاری ہے کہ ساتھ برس سے کلمہ طیبہ پڑھتا رہا ہوں۔ پھر فرزدق اپنی بیوی کی قبر کے پاس دردناک بلجے میں یہ اشعار پڑھنے لگا۔

أَخَذْتُ وَرَاءَ الْقَبْرِ إِن كُنْتُ لَمَّا فِتْنِي

أَشَدَّ مِنَ الْقَبْرِ لَيْتَهَا بَنَاءً وَاضِيْعًا

اے اللہ! اگر تو نے مجھے صاف نہ کر دیا تو قبر کے علاوہ قبر سے زیادہ تنگ جگہ اور بھڑکنے والی آگ کا مجھے خوف ہے۔

لَا أَجْلِدُنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَائِدًا

عَيْنِيكَ وَنَوَاقِي كُيُوفِي الْقَرْزِدَا

قیامت کے دن جب ایک بہت ہی سخت مزاج کیھننے والا اور ہانکنے والا فرزدق کو لے چلے گا۔

لَقَدْ خَابَ مِنْ أَوْلَادِ آدَمَ مَنْ مَثَلِي

إِلَى النَّارِ مَغْلُوبَ الْوَلَدَةِ آدَمَ كَا

اولاد آدم میں سے جو شخص جہنم کی طرف گردن میں طوق پہنے ہوئے روسیہا ہو کر جائے گا وہ بہت ہی نامراد ہوگا۔ (احیاء العلوم جلد ۲ ص ۲۱)

(۳)

اولاد کی موت پر کس نے کیا کہا

اولاد کی موت بڑا دل موزر روح فرسا، اور صبر آزمایا حادثہ ہوا کرتا ہے۔ اس سانحہ پر بزرگوں کے چند اقوال پڑھیے اور عبرت حاصل کیجیے۔ واللہ تعالیٰ ہو الموفق
۱۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم | حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی کا فرزند وفات

پا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ کیا تم نے میرے بندے کے فرزند کو وفات دے دی؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ جی ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا تم نے اس کے دل کے پھل کو چھین لیا؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ جی ہاں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس وقت میرے بندے نے کیا کہا؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ تیرے بندے نے تیری حمد کی اور اللہ پڑھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس گھر کا نام "بیت الحمد" (حمد کا گھر) رکھ دو (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۵۱ بحوالہ ترمذی)

۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے وقت آپ کے ہمراہ گئے تو صاحبزادہ کی جانحی کا منظر دیکھ کر آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ تو عبدالرحمن بن عوف نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ روبرو ہیں؟ تو آپ نے فرمایا۔ اے عوف کے بیٹے! میرا یہ آنسو بہانا شفقت ہے۔ پھر دوبارہ حضور کے آنسو بہنے

سے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اِنَّ الْعَالَمِينَ لَذُلٌّ عَلَيْهِمْ تَلْذَمُهُمْ وَالْقَلْبُ يَحْزَنُ وَلَا تَقُولُوا لِمَا كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ وَيَتَذَكَّرُ اَنَّا بِيَدِنَا حَقُّكَ يَا اَبْرَاهِيْمُ كَمْ كُنتُمْ تُعْبَدُونَ. یعنی آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل ٹپکین ہے اور ہم وہی بات کہتے ہیں جس سے ہمارا بے ساسی ہو اور بلاشبہ اسے ابراہیم! ہم تمہاری بدائی پر ٹپکین ہیں (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۵ بحوالہ بخاری و مسلم)

۳۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرزند کی وفات کے وقت آپ ان کے مکان پر تشریف لے گئے۔ اور آپ کے ہمراہ سعد بن عبادہ و معاذ بن جبل و ابی بن کعب و زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ بھی تھے۔ تو پھر اس وقت آپ کی گود میں دیا گیا جب کہ وہ جاکنی کے عالم میں تڑپ رہا تھا۔ تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ تو حضرت سعد نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ کیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ یہ شفقت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دل میں ڈال دی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں بندوں پر رحم فرماتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۵ بحوالہ بخاری و مسلم)

۴۔ ایک صحابی ہمیشہ اپنے بچے کو لے کر بارگاہ رسالت میں آیا کرتے تھے ایک بار وہ تنہا آئے تو حضور نے پوچھا کہ تمہارا بچہ کو کیا ہوا؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ تو مر گیا۔ یا رسول اللہ! تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اس کو پسند نہیں کرتے کہ تم جنت کے جس پھانگ پر بھی جاؤ گے تو وہ تمہارا بچہ تمہارا انتظار کر رہا ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۵)

۷۔ حضرت داؤد علیہ السلام | حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک فرزند وفات پا گیا اسے داؤد! تم اس بچے کو پکانے کے لیے کتنا لہو دے سکتے تھے؟ تو آپ نے عرض کیا کہ زمین بھر کر سونا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسے داؤد! تم کو اتنا بڑا ثواب ملے گا۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۴)

۳۔ حضرت محمد بن سلیمان علیہ الرحمۃ | یہ ایک مشہور و نامور تابعی محدث ہیں انہوں نے اپنے فرزند کی قبر پر اس طرح دعا مانگی کہ یا اللہ! میں اس فرزند کے بارے میں تجھ سے کچھ امیدیں رکھتا ہوں اور کچھ تیرا خوف بھی رکھتا ہوں۔ تو اے اللہ! تو میری امیدوں کو پورا فرما دے اور مجھے خوف سے اپنے امن میں رکھ لے۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۴)

۴۔ حضرت ابوسرمان علیہ الرحمۃ | آپ نے اپنے بیٹے کی قبر پر یوں دعا مانگی کہ اے اللہ! میرے بیٹے پر کچھ میرے حقوق تھے۔ اور کچھ تیرے حقوق تھے۔ تو میں نے اپنے تمام حقوق کو معاف کر دیا ہے۔ لہذا تو بھی اپنے حقوق کو معاف فرما دے۔ کیونکہ تو مجھ سے بہت زیادہ غنی اور بہت زیادہ کریم ہے۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۴)

۵۔ حضرت عمر بن ذر علیہ الرحمۃ | آپ نے اپنے فرزند کو قبر میں اتار کر یوں دعا کی کہ اے ذہب بن عمر! خدا تجھ پر رحمت کرے مجھے اس کی امید ہے اور خدا تجھ کو عذاب سے بچائے مجھے اس کا اندیشہ ہے کاش مجھے خبر ہو جاتی کہ تو نے خدا سے کیا کہا۔ اور خدا نے تجھ سے کیا فرمایا۔ اے اللہ! میرا بیٹا تو نے اس سے مجھے فائدہ مند فرمایا تھا۔ اور تو نے اس کی روزی اور عمر پوری کر دی۔ اور یقیناً تو نے کوئی ظلم نہیں کیا ہے۔ اے اللہ! میں نے اس پر اپنی اور تیری اطاعت لازم کر دی تھی اور اے اللہ! تو نے میری مصیبت پر اجر کا قطرہ فرمایا ہے تو مجھے اجر عطا فرما اور اس کو عذاب سے بچا لے۔ اس دعا پر حاضرین کدقت طاری ہو گئی اور سب لوگ رونے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے خدا! میرے بھائی کوئی حاس بائی نہیں رہ گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہونے لگے کسی انسان کی کوئی ضرورت بھی نہیں ہے۔ اے بیٹا! اب ہم تجھے چھوڑ کر جا رہے ہیں اور اگر ہم یہاں ٹھہریں

بھی تو اس سے تجھے کوئی فائدہ نہ پہنچے گا۔

نوٹ :- حضرت عمرؓ کے باپ کا نام بھی ذر تھا۔ اور ان کے بیٹے کا نام بھی ذر تھا۔

(احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۵۱)

۶۔ بصرہ کی ایک صابریہ عورت | بصرہ کی ایک عورت کو دیکھ کر ایک شخص نے کہا کہ تیرے چہرے پر عجیب رونق ہے۔ شاید تجھے کوئی غم نہیں پہنچا ہے۔ تو عورت نے کہا کہ غم تو مجھے ایسا پہنچا ہے کہ شاید بہت ہی کم لوگوں کو ایسا غم پہنچا ہوگا۔

سنو! میرے دو بچے نہایت ہی خوبصورت تھے جو ہر وقت میرے سامنے کھلتے رہتے تھے۔ بقرعید کے دن میرے شوہر نے ایک بکری کی قربانی کی جس کو میرے بڑے لڑکے نے دیکھ لیا تھا۔ تو اس نے میرے چھوٹے لڑکے سے کہا کہ آؤ میں تجھے دکھلا دوں کہ کس طرح میرے باپ نے بکری ذبح کی تھی۔ یہ کہا اور چھری لے کر اس نے اپنے چھوٹے بھائی کو ذبح کر دیا۔ پھر وہ ڈر سے پہاڑ پر چڑھ گیا اور اس کو بھیڑیا کھا گیا۔ پھر میرا شوہر اس بچے کی تلاش میں پہاڑ پر چڑھا تو وہ پیاس سے مر گیا۔ اسے شخص ایک ہی دن دونوں بیٹے اور شوہر کی موت کا غم بھر پور پڑ گیا۔ اب میں دنیا میں اکیس رہ گئی ہوں۔ گمنا شد تھا نے مجھے صبر کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ میں نے کبھی اس اپنی مصیبت گریو بکا کر کے نہ غم منایا نہ کوئی ناشکری کا لفظ زبانی سے نکالا۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۵۱)

(۴)

اموات کے لیے کس نے کیا خواب دیکھا؟

مومن کے اچھے اچھے خوابوں کی بہت وقعت و اہمیت ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

لَمْ يَتَّقِ مِنَ النَّبَؤَةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُسْرَى لَهُ۔
نوت میں سے بشارت کے سوا کچھ باقی نہیں رہ گیا ہے۔ تو صحابہ نے کہا کہ بشارت کیا ہیں تو ارشاد فرمایا کہ اچھے اچھے خواب خود مسلمان اس کو اپنے لیے دیکھے یا کوئی دوسرا اس کے لیے دیکھے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۹ بحوالہ بخاری)

تو اموات کے بارے میں بزرگوں نے جو اچھے اچھے خواب دیکھے ہیں۔ ان میں سے چند خوابوں کو ہم یہاں نقل کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو ان خوابوں سے عبرت حاصل ہو۔ وَاللَّهُ تَعَالَى هُوَ الْمُؤْتَفَى۔

۱۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی وفات کے بعد لوگوں نے

عذاب میں دیکھا اور پوچھا کہ اے میرا مہربان! آپ اپنی لہالہ کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ اس لہالہ نے مجھے طاقت کی جھون میں گرایا ہے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اس راہ سے تو اللہ تعالیٰ کو بخیر رسول اللہ

پڑھا تھا۔ تھامی زبان نے مجھے جنت میں داخل کر دیا۔ (ایجاد العلوم ج ۴ ص ۴۳)

۲۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ | مجھے بڑی تمنا تھی کہ کاش میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کبھی خواب میں دیکھ لیتا۔ تو ایک سال کے بعد میں نے ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتے ہوئے میرے سامنے تشریف لائے۔ تو میں نے پوچھا کہ اے امیر المؤمنین آپ کا کیا حال ہے؟ تو فرمایا کہ میں نے ابھی ابھی حساب سے فرصت پائی ہے۔ اور اگر میں نے اپنے رب کو رؤف و رحیم نہ پایا ہوتا تو میرے قدم ڈگمگا جاتے۔ (ایجاد العلوم ج ۴ ص ۴۳)

۳۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ اپنی زندگی میں میرے والد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ خواب دیکھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواب میں تشریف لائے۔ تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کی امت کی طرف سے مجھے بڑی تکلیفیں پہنچی ہیں۔ تو حضور نے فرمایا کہ آپ یوں دعا کیجئے کہ یا اللہ! تو مجھے ان لوگوں سے بہتر لوگ عطا فرما اور ان لوگوں کو مجھ سے برتر آدمی عطا فرما۔ چنانچہ اس خواب کے بعد ہی عبد الرحمن بن عوف نے آپ کو شہید کر دیا۔ (ایجاد العلوم ج ۴ ص ۴۳)

۴۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما | آپ ایک دن انا اللہ بیدار ہوئے۔ اور فرمایا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے۔ کیونکہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک شیشی میں خون لیے فرما رہے ہیں۔ کہ یہ میرے فرزند حضرت امام حسین کا خون اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے۔ جس کو میں خداوند قدوس کے دربار میں پیش کرنے کے لیے جا رہا ہوں۔

چنانچہ اس کے بعد چودھویں دن یہ خبر آگئی کہ کربلا میں حضرت امام حسین اور ان کے ساتھی شہید کر دیئے گئے۔ (ایجاد العلوم ج ۴ ص ۴۳)

۵۔ حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ | حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تشریف فرما دیکھا۔ تو میں نے سلام کیا اور حضرت ابو بکر و حضرت عمر کے درمیان میں بیٹھ گیا۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ حضرت علی و حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لایا گیا۔ اھ ایک گھریں دونوں کو داخل کر کے دروازہ بند کر دیا گیا۔ پھر بہت جلد حضرت علی گھریں سے یہ کہتے ہوئے نکلے کہ رب کعبہ کی قسم۔ میرا فیصلہ ہو گیا۔ پھر حضرت معاویہ یہ کہتے ہوئے نکلے کہ رب کعبہ کی قسم میری مغفرت ہو گئی اس کے بعد میں نیند سے بیدار ہو گیا۔ (ایجاد العلوم ج ۴ ص ۴۳)

۶۔ حضرت اویس قرنی علیہ الرحمۃ | ابو یعقوب قاری و قتی نے بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ ایک بہت لمبے آدمی ہیں جن کا رنگ گندمی ہے۔ اور بہت سے لوگ ان کے پیچھے پیچھے چل رہے ہیں۔ کسی نے بتایا کہ یہ اویس قرنی ہیں۔ تو میں نے ان کے سامنے آکر عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی وصیت فرمائیے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ تم خدا کی محبت کے وقت اس کی رحمت کا دھیان رکھو۔ اور گناہ کرتے وقت اس کے عذاب کو یاد رکھو۔ اور تم کسی حال میں بھی خدا سے اپنی امید واری کو مت کاٹو۔ (ایجاد العلوم جلد ۴ ص ۴۳)

۷۔ حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ | آپ کو خواب میں دیکھا۔ تو دریافت کیا کہ اے امام۔ آپ کے ساتھ لدا کا کیا معاملہ ہوا؟ لدا کہ وہ اللہ ہی کی عظمت ہو گئی۔ جنگ نے کہا کہ لانا آپ کا اہل دینی مددوں کو لانا پر عظمت ہوئی ہوگی! آپ نے جواب

دیا کہ نہیں۔ مجھے تو ارحم الراحمین نے صرف اتنی بات پر بخش دیا کہ میرے مہمانین میرے
ہاٹے میں ایسی افزائش اور تہمتیں پھیلایا کرتے تھے۔ جو مجھ میں نہیں تھیں۔ اور میں
ہمیشہ ان کی ایندھن پر مبر کیا کرتا تھا۔ (اولیاء رجال الحدیث ص ۴)

۸۔ حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ | بغداد کے مشہور بزرگ حضرت معروف
کرنی نے اپنے ایک رفیق سے کہا کہ تم
مجھے امام ابو یوسف کی وفات کی خبر دینا۔ رفیق کا بیان ہے کہ میں بغداد کے ایک دروازے
پر پہنچا۔ تو امام ابو یوسف کا جنازہ جا رہا تھا۔ میں نے سوچا کہ اگر حضرت معروف کرنی کو
خبر دینے جاتا ہوں۔ تو نماز جنازہ فوت ہو جائے گی۔ اسی لیے میں نماز جنازہ پڑھ کر ان کے
پاس گیا۔ اور ان کو خبر سنائی تو ان کو بے حد صدمہ ہوا۔ بار بار انا اللہ پڑھتے رہے
اور افسوس کرتے رہے کہ ہائے میں ان کی نماز جنازہ میں شریک نہ ہو سکا۔ پھر فرمایا کہ
میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں۔ وہاں دیکھتا ہوں کہ ایک
محل تیار ہے اور لوگ کہہ رہے ہیں کہ یہ محل امام ابو یوسف کے لیے بنا ہے۔ ان کی اچھی
تعلیم اور تعلیم دین کے شوق کے صلہ میں۔ اور انہوں نے لوگوں کی ایندھن پر صبر کیا
اس کے اجر میں خدا نے ان کو یہ بلند مرتبہ عطا فرمایا ہے۔

۱۵۔ ربیع الاول ۱۸۲ھ میں ان کی وفات ہوئی گوزار شریف بغداد میں ہے۔

(اولیاء رجال الحدیث و احیاء العلوم ج ۴)

۹۔ حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ | حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ کی وفات کے بعد
لوگوں نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا
کہ کون سے محل پر آپ کی مغفرت ہو گئی۔ تو آپ نے فرمایا کہ میرا تو ایک ہی کہ اللہ تعالیٰ
کو پسند آگیا۔ اور اسی پر میری مغفرت ہو گئی۔ اور وہ کہہ رہے ہیں جو حضرت عثمان
غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر جنازہ کو دیکھ کر پڑھاکرتے تھے کہ۔ یتیمان الذی لا یتؤد۔

دیا کہ ہے وہ ذات جو ہمیشہ سے ہے اور اس کے لیے کبھی موت نہیں ہے۔

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۳)

۱۰۔ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ | حضرت ربیع بن سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے
حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کو ان کی وفات کے
بعد خواب میں دیکھا۔ تو ان کا حال پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ ارحم الراحمین نے مجھے سونے
کی کرسی پر بٹھا کر میرے اوپر تازہ چمکدار موتیوں کو نثار فرمایا۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۳)

۱۱۔ حضرت خواجہ حسن بھری علیہ الرحمۃ | آپ کے شاگردوں میں سے ایک نے اس
رات میں خواب دیکھا جس رات میں خواجہ
حسن بھری علیہ الرحمۃ کا وصال ہوا کہ ایک شادی یہ اعلان کر رہا ہے کہ۔ ۱۰۰۰ اللہ اصفیٰ
اودہ و کونہا و آل ابتر اھینہ و آل عمران علی العلیین و اصفیٰ الحسن البھری
علی اھل زمانہ | (کریفنا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور حضرت نوح اور حضرت ابراہیم
کی اولاد اور حضرت عمران کی اولاد کو سارے جہان والوں پر فضیلت میں برگزیدہ
بنالیا ہے اور حضرت حسن بھری کو ان کے نامنے والوں پر فضیلت میں برگزیدہ بنالیا
ہے۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۳)۔

۱۲۔ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ | استاد ائمہ شیعہ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ
کی وفات ہو گئی۔ تو لوگوں نے آپ کو
خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ آپ کا کیا انجام ہوا؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک قدم
پل صراط پر اور دو ساق قدم جنت میں رکھا۔ اور حضرت ابی ہنیہ سے یہ بھی منقول ہے
کہ میں نے خواب میں حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ کو دیکھا کہ وہ جہنم میں ایک مدت
سے دوسرے مدت پسند کرتے ہوتے رہے ہیں۔ اللہ یہ عزت پڑھتے ہیں کہ یہ لیل طیلہ
لکھتے ہیں لیل طیلہ۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۳)۔

پھر میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے کچھ وصیت فرمائیے۔ تو فرمایا کہ تم دنیا کے لوگوں سے جان پہچان اور میل ملاپ کم رکھو اور قبیحہ بن عقبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ خدا نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو انہوں نے یہ تین اشعار پڑھے کہ۔

كَفَلْتُ إِلَى رَبِّي كَفَاءً فَقَالَ لِيْ!

هَيْتَا لِرَضَائِيْ عَنْكَ يَا بَنِي سَعْدَةَ

میں نے اپنے رب کا آسنے سائے دیدار کیا۔ تو اس نے مجھ سے فرمایا کہ اے سعید کے فرزند! میری رضا و خوشنودی تجھے مبارک ہو۔

كَدُّ كُنْتَتْ قَوَّامًا إِذَا أَظْلَمَ الدُّجَى

بَعْبَرَةٍ مُّشْتَاكِ دَقْلِبٍ عَيْنِيْ!

بے شک اندھیری راتوں میں تم بہت زیادہ قیام اللیل کرتے تھے مشتاق کے آنسو اور عاشق کے دل کے ساتھ

كَدُّ نَتَتْ قَاخْتَرَاتِيْ كَضِيْرَ اَرْدَتْهَ

وَرَدُّ نِيْ قَاخْتَرَاتِيْ هَيْتَكَ غَيْرَ مَبْعِيْدٍ

تو تم جو ناسا عمل پا جو اپنے لیے چن لو۔ اور تم میری زیارت کرتے رہو۔ کیونکہ میں تم سے دور نہیں ہوں۔ (احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۲۲ وغیرہ)

۱۳۔ حضرت عبدالواحد بن زید علیہ الرحمۃ | آپ کبار اولیاء میں سے ہیں۔ آپ نے

ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اٹھتے بیٹھے۔ اور اپنے ہر سکون و حرکت میں لگا تار دود شریف ہی پڑھتا رہتا ہے۔ دوسری کوئی دعا میں نے اس کی زبان سے سنی ہی نہیں۔ میں نے اس سے اس کا ساز پوچھا۔ تو اس نے بتایا کہ میں پہلی بار اپنے والد کو ہمراہ لے کر حج

کے لیے گیا تو واپسی پر ایک منزل میں مجھے غیند آگئی۔ تو میں نے خوب دیکھا کہ کوئی مجھ سے کہہ رہا ہے کہ اٹھ تیرا باپ مر گیا۔ اور اس کا چہرہ بالکل ہی کالا ہو گیا ہے۔ تو میں گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔ اور اپنے باپ کے سر سے چادر ہٹائی۔ تو واقعی وہ مردہ پڑے ہوئے تھے۔ اور ان کا چہرہ کالا ہو گیا تھا۔ تو میں بے حد ڈرا۔ اور نہایت ہی رنجیدہ و تنگی ہو گیا۔ اور اسی غم و غم میں میری آنکھ لگ گئی تو میں نے دیکھا کہ چار جشی رہے کے چار ستون لیے ہوئے میرے باپ کے سرانے کھڑے ہیں۔ اپنا ک یہ نظر آیا کہ ایک نہایت ہی خوبصورت آدمی بن لباس میں آگیا۔ اور مجھ سے کہا کہ اٹھ تیرے باپ کا چہرہ گورا دی خوب روشنی ہو گیا۔ تو میں نے دریافت کیا کہ آپ پر میرے ماں باپ قربان۔ آپ کون ہیں تو فرمایا کہ میں تمہارا بنی ہوں میں فوراً ہی جاگ گیا اور اپنے باپ کے سر سے چادر ہٹ کر دیکھا تو واقعی میرے باپ کا چہرہ خوب روشن اور رنگ نہایت گورا ہو گیا تھا۔ اس واقعہ کے بعد سے کبھی اور کسی حال میں بھی میں نے درود شریف کا پڑھنا نہیں چھوڑا۔ (احیاء العلوم ج ۲ صفحہ ۲۳)

۱۴۔ حضرت ابراہیم حربی علیہ الرحمۃ | حضرت ابراہیم بن اسماعیل حربی علیہ الرحمۃ ایک بلند مرتبہ عالم دین اور بزرگ ترین اولیاء

میں سے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے خلیفہ ہارون رشید کی بیوی زبیدہ خاتون کو خواب میں دیکھا۔ اور پوچھا کہ کو تم پر کیا گزری؟ تو اس نے کہا کہ میری مغفرت ہو گئی تو میں نے کہا کہ شاید ان اغراجات کی وجہ سے جو تم نے مکہ مکرمہ کے راستے میں نہر نکالنے پر غصہ کیے ہیں۔ تمہاری بخشش ہو گئی؟ تو کہا کہ ان اغراجات کا مالک تو ان مال کے مالکوں کو مل گیا جس کی رقیں شاہی خانہ میں تھیں جس سے میرا لے لہر ہال تھی میری مغفرت تیر میری میت کی بعلت ہوئی۔ امدہ میں منقول ہے کہ زبیدہ خاتون نے خواب میں بتایا کہ میں ان چار کھانک کے بعد صبح کھڑی ہوئی۔ جس کی زندگی میں بطور

وَقِيلَ رُوزَانًا يُرْطَا كَرْتِي تَحِي. اور وہ یہ ہیں۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أُنْفِي بِهَا عُمُرِي. لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَخْلُ بِهَا قَلْبِي. لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَخْلُو بِهَا وَحْدِي. لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أُنْفِي بِهَا رِقِي. (دُخَاءُ الْعُلُومِ ج ۴ ص ۳۳)

۱۵۔ حضرت ایوب سخیانی علیہ الرحمۃ | بہت ہی بلند مرتبہ محدث ہیں۔ آپ نے ایک بہت ہی گنہگار آدمی کے جنازہ کو دیکھا تو گھر کے اندر چلے گئے تاکہ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھانی پڑے۔ تو کسی نے اس گنہگار کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تم پر کیا گزری؟ تو اس نے کہا کہ میرے رب نے جو غفور و رحیم ہے۔ مجھے بخش دیا۔ اور تم ایوب محدث کو قرآن مجید کی یہ آیت سنا دینا کہ تَوَاتَرْتُمْ تَعْمَلُونَ خَزَائِنَ رَحْمَةِ رَبِّي إِذْ لَا مُسَكِّنُ مَخْشِيَةِ الْإِثْقَانِ۔ یعنی اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہو جاتے تو اس وقت تم فرح ہو جانے کے ڈر سے بھیل ہو جاتے (احیاء العلوم ج ۴ ص ۳۳)

۱۶۔ حضرت داؤد طائی علیہ الرحمۃ | یہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے عبادت گزار بزرگ ہیں۔ جس رات میں ان کی وفات ہوئی بہت سے مشائخ نے اس رات میں یہ خواب دیکھا کہ جنت میں خوب زینت کی جگہ ہے۔ اندھ ہر طرف نور ہے نور پھیلا ہوا ہے۔ تو مشائخ نے خواب ہی میں پوچھا کہ یہ کون سی رات ہے؟ تو آواز آئی کہ اس رات میں حضرت داؤد طائی علیہ الرحمۃ کی وفات ہو گئی ہے۔ ہر طرف فرشتوں کا ہجوم، یہ کرائش اور جمل بھل ان کی روح کی آمد آمد کے لیے ہے (احیاء العلوم ج ۴ ص ۳۳)

۱۷۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ | یہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے بڑے محب اور محبوب شاگرد اور رئیس الفقہاء استاد المحدثین ہیں۔ علامہ ابن راشد کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عبد اللہ بن مبارک

کا خواب میں دیدار ہوا تو میں نے کہا کہ آپ تو وفات پا گئے ہیں؛ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔ پھر میں نے عرض کیا کہ آپ کے ساتھ کیا معاملہ گزرا؟ تو فرمایا کہ میری مغفرت ہو گئی۔ پھر میں نے حضرت سیفان ثوری کا حال دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ واہ واہ! وہ تو مَعْمَرُ الْكَذِبِ اَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَتْ أُولَئِكَ رَفِيقًا وہ تو ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر خدا کا انعام ہے۔ یعنی انبیاء اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہیں۔ اور یہ لوگ بہترین ساتھی ہیں۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۳۳)

۱۸۔ حضرت مہتمم دورقی علیہ الرحمۃ | بعض مشائخ نے حضرت مہتمم دورقی علیہ الرحمۃ کو خواب میں دیکھا۔ یہ اپنے دور کے مشہور و ممتاز اولیاء میں سے ہیں۔ لوگوں نے خواب ہی میں پوچھا کہ آپ کہاں ہیں؟ اور کس حال میں ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پہلے جنت میں بھیج دیا۔ پھر مجھے بلا کر پوچھا کہ تمہیں جنت کی کوئی چیز اچھی لگی؟ تو میں نے عرض کیا۔ نہیں۔ تو ارشاد فرمایا کہ اگر تمہیں جنت کی کوئی چیز پسند آگئی ہو تو میں تم کو جنت ہی کے سپرد کر دیتا اور تم کو میرا وصال نصیب نہ ہوتا۔ (احیاء العلوم جلد ۴ ص ۳۳)

۱۹۔ حضرت ورقا بن بشر حضرمی علیہ الرحمۃ | ابو بکر بن ابی عمر محدث کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ورقا بن بشر حضرمی علیہ الرحمۃ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا۔ اور پوچھا کہ خدا کے ساتھ ان کا معاملہ کیا؟ اور کیا رہا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ بڑی مشقتوں کے بعد میری نجات ہو گئی۔ تو میں نے دریافت کیا کہ کون سے عمل کو آپ نے سب سے افضل پایا؟ تو انہوں نے کہا کہ ”دون رات خدا کے خوف سے رونے۔“

۲۰۔ حضرت یحییٰ بن معین علیہ الرحمۃ | یہ امام جرح و تعدیل اور حدیثوں کو پرکھنے کے بادشاہ ہیں۔ جیش بن بشر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت یحییٰ بن معین کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا۔ اوپر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا اور کیا معاملہ فرمایا؟ تو جواب دیا کہ میری مغفرت ہو گئی۔ اور دو مرتبہ مجھ کو اپنے دیدار سے مشرف فرمایا۔ اور یہ بھی منقول ہے کہ ان کی وفات کے بعد بغداد کے ایک بزرگ نے یہ خواب دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لے جا رہے ہیں۔ اور دریافت کرنے پر فرمایا کہ یحییٰ بن معین کی نماز جنازہ میں جا رہا ہوں۔ یہ وہ شخص تھا کہ میری حدیثوں سے جھوٹ کو دفع کیا کرتا تھا۔ (تہذیب التہذیب وغیرہ)

۲۱۔ حضرت ابوبکر کتانی علیہ الرحمۃ | شاخ صوفیہ میں یہ بہت ہی نامور بزرگ ہیں یہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک جوان کو دیکھا کہ کبھی اتنا خوبصورت و جوان میری نظروں کے سامنے نہیں آیا تھا۔ تو میں نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو اس نے کہا کہ میرا نام "تقویٰ" ہے تو میں نے کہا کہ تم کہاں رہتے ہو؟ تو اس نے کہا کہ ہر ٹھکانے میں۔ پھر وہ مڑا تو ایک بد شکل اور بہت کالی و صفت نظر آئی۔ تو میں نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو اس نے کہا کہ "بدکاری" تو میں نے کہا کہ تم کہاں رہتی ہو؟ تو اس نے کہا کہ ہر خوشی منانے والے اترنے والے کے دل میں۔ ابوبکر کتانی کہتے ہیں کہ خواب دیکھ کر میں جاگ گیا۔ اور میں نے خدا سے یہ ہمد کر لیا کہ اب زندگی بھر میں سوائے اختیاری ہنسی کے کبھی نہیں ہنسون گا۔

(ایجاد العلوم جلد ۴ ص ۴۲)

۲۲۔ حضرت ابوسعید خدری علیہ الرحمۃ | یہ اکابر اولیاء میں سے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں ابلیس کو دیکھا تو اس کو

مارنے کے لیے اپنی لاشیں اٹھائی۔ مگر وہ بالکل عجز و نہی نہیں ہوا۔ تو اس وقت ایک غیبی آواز میں نے سنی کہ اے ابوسعید خدری! یہ ابلیس ہے۔ یہ لاشیں ڈھکے سے نہیں ڈھتا ہے۔ یہ تو بس اس شخص سے کا پتا اور لذت تارہتا ہے۔ جس کے قلب میں ایمان کا نور ہوتا ہے۔ اور ابوسعید خدری نے یہ بھی فرمایا کہ میں دمشق میں تھا تو میں نے یہ خواب دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کاندھوں پر ٹیک لگائے تشریف لائے۔ اور میں اس وقت کوئی راگ گارہا تھا۔ اور سینہ کوٹ رہا تھا۔ تو حضور نے فرمایا کہ اے ابوسعید! اس کا شر اس کے خیر سے بڑھ کر ہے۔ (ایجاد العلوم جلد ۴ ص ۴۲)

۲۳۔ حضرت احمد بن ابی الحواری علیہ الرحمۃ | یہ بڑے پائے کے اولیاء کاملین میں سے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں اپنی ایک لونڈی کو دیکھا جس کا چہرہ چمک رہا تھا۔ تو میں نے اس سے پوچھا کہ تمہارے چہرے پر اتنی چمک کیسے پیدا ہو گئی؟ تو اس نے کہا کہ آپ کو یاد نہیں ایک رات آپ خوف خدا سے زرا اندر رو رہے تھے۔ اور آپ کے آنسو بہہ رہے تھے تو کمال محبت سے میں نے آپ کے آنسوؤں کو اپنے چہرے پر مل لیا تھا۔ یہ چمک اسی آنسو کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ (ایجاد العلوم جلد ۴ ص ۴۲)

۲۴۔ حضرت یحییٰ بن سعید قطان علیہ الرحمۃ | زبیر بن نعیم بانی کا بیان ہے کہ بن سعید قطان محدث کے بدن پر ایک کرتا ہے جس پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کِتَابٌ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ بَرَاءَةٌ لِّیَعْنِیْ بَنِی سَعْدٍ وَالْقَطَّانِ مِنَ النَّبَرِ یعنی خدا کی طرف سے یہ لکھی ہوئی تحریر ہے کہ یحییٰ بن سعید قطان کے لیے جہنم سے نجات ہے (تہذیب التہذیب)

۲۵۔ حضرت خطیب بغدادی علیہ الرحمۃ | حضرت خطیب بغدادی کی عظمت اور ان کی جلالت شان کا کیا کہنا! دیکھو ہماری کتاب اولیاء رب العالمین (الحدیث) ان کی وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور مال دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اَنَا فِي رَوْحٍ ذَرِيَّتِي فِي جَنَّةٍ كَعِيقٍ یعنی میں امام وسعت اور خوشبودار نعمتوں کی جنت میں ہوں (بستان المحدثین)

۲۶۔ حضرت منصور بن اسماعیل علیہ الرحمۃ | آپ کا بیان ہے کہ میں نے عبد اللہ بن ہارون سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو انہوں نے کہا کہ جن جن گناہوں کا میں نے اقرار کر لیا۔ ان سب گناہوں کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیا لیکن ایک گناہ کا شرم کی وجہ سے میں اقرار نہیں کر سکا۔ تو خداوند کیم نے مجھے پسینہ کی حالت میں کھڑا رکھا۔ یہاں تک کہ میرے چہرے کا گوشت گل کر گر پڑا۔ تو میں نے پوچھا کہ وہ کون سا گناہ تھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ ایک خوبصورت لڑکے کو دیکھا۔ تو وہ مجھ کو بہت اچھا لگا تھا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے شرم کے باعث اپنے اس گناہ کا اقرار نہیں کیا۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۲۱)

۲۷۔ حضرت ابو جعفر صید لاتی علیہ الرحمۃ | آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں اس طرح دیکھا کہ حضور فقراء کی ایک مجلس میں تشریف فرما ہیں۔ تو میں بھی اس مجلس میں بیٹھ گیا پھر آسمان پھٹا اور دو فرشتے اترے۔ ایک کے ہاتھ میں نور اور دوسرے کے ہاتھ میں ایک طشت تھا۔ پہلے ان فرشتوں نے حضور کا ہاتھ دھویا۔ پھر آپ کے حکم سے دوسرے لوگوں کا ہاتھ دھویا جب میری باری آئی تو ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا کہ یہ ان لوگوں میں سے نہیں تو دوسرے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ آپ کی حدیث شریف نہیں ہے کہ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ آخِرَتِهِ (آدمی اسی

کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت رکھے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیوں نہیں۔ تو میں نے کہا کہ میں تو حضور سے اللہ ان فقراء سے محبت رکھتا ہوں۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اس کا بھی ہاتھ دھلاؤ۔ یہ بھی انہی لوگوں میں سے ہے (ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۲۲)

۲۸۔ حضرت عبد اللہ بن عون خزاز علیہ الرحمۃ | حضرت محمد بن فضال نے فرمایا کہ میں خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے شرف ہوا۔ تو مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ عبد اللہ بن عون کی ہمیشہ زیارت کرتے رہو۔ کیونکہ وہ محبوب الہی ہے (تہذیب التہذیب)

۲۹۔ حضرت صالح بن مبشر علیہ الرحمۃ | آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سلی علیہ الرحمۃ کو خواب میں دیکھا۔ تو ان سے کہا کہ دنیا میں تو آپ بہت تنگیں رہا کرتے تھے۔ اب کیا حال ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ یہاں آکر مجھے بڑی راحت اور دائمی خوش نصیب ہوئی ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ آپ کس درجے میں ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ مَعَ السَّخِيَّةِ اَوْ اَعْلَىٰ مِنْهَا اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِيْنَ وَالْمُرْتَدِّينَ (یعنی میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں جن پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ یعنی نبیوں اور صدیقوں اور مرتدوں اور شہیدوں اور صالحین کے ساتھ حضرت عطاء سلی بلند مرتبہ محدث اور بہت نامور اولیاء کرام میں سے ہیں۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۲۳ و ص ۲۴)

۳۰۔ حضرت زید بن عمار علیہ الرحمۃ | آپ نے فرمایا کہ میں نے امام احمدی (محدث) مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیا جس سے کہ میں خدا کا مقرب بن جاؤں۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے علماء کرام اور تنگیں رہنے والوں سے بڑھ کر کسی کا حدیث نہیں دیکھی زید بن عمار بہت غریب و نادار اور بہت ہی بوڑھے تھے وہ ہر وقت خوف خدا سے رویا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ روتے روتے وہ تائب ہوا کرتے تھے (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۲۴)

⑤

غلبہ خوف میں کس نے کیا کہا؟

یہ شریعت کا مسئلہ ہے کہ اَلْیَاسُ مِنْ دَحْمَةِ الْکَلْبِ کُفْرٌ۔ یعنی خدا کی رحمت سے بالکل ہی ناامید ہو جانا۔ اور اپنی مغفرت سے یا کوس ہو جانا کفر ہے۔ اور وَکَذَ الْاِیْمَانُ مِنْ عَقُوْبَةِ کُفْرٍ یعنی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف اور نڈر ہو جانا بھی کفر ہے ایمان والے کا نشان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مغفرت کی امید بھی رکھے۔ اور اس کے عذاب سے ڈرتا۔ بھی رہے۔ بزرگان سلف کا یہ طریقہ رہا ہے کہ بعض پر امید کا غلبہ اور بعض پر خوف کا غلبہ رہا ہے۔ ہم یہاں چند بزرگوں کے واقعات درج کرتے ہیں۔ جن پر خوفِ خداوندی غالب رہا ہے۔ اور وہ غلبہ خوف میں ڈرے بڑے عہدِ نبوت خیر و برکت آئینِ مملکت برستے سہما آپ بھی ان کو پڑھ کر عبرت حاصل کیجئے۔

۱۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ | امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر خوفِ الہی کا بے حد غلبہ تھا۔ کسی چڑیا کو دیکھتے تو آپ فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں تیری ہی طرح ایک پرندہ ہوتا۔ اور انسان نہ ہوتا تاکہ میں قیامت کے دن اعمال کے حساب سے بچ جاتا۔

(احیاء العلوم جلد ۴ ص ۱۵۹)

۲۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ | امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اس قدر خدا کا خوف غالب تھا کہ آپ قرآن مجید کی آیت سنکر بے ہوش ہو جاتے۔ اور کئی کئی دنوں تک ان پریشانی کا دھند پڑتا رہتا تھا۔ یہاں تک

کہ لوگ ان کی عیادت (بیمار پر سی) آئے یہ بایا کرتے تھے۔

اور ایک دن آپ نے ایک تنگ ہاتھ میں لے کر فرمایا کہ کاش میں بجائے عمر ہونے کے یہ تنگ ہوتا۔ کبھی فرماتے کہ کاش میں کوئی قابل ذکر شخصیت نہ ہوتا۔ کبھی یہ کہتے کہ کاش عمر کی مال عمر کو نہ جنتی۔ اور منقول ہے کہ آپ کے چہرے میں آنسوؤں کے بھرت بہنے کی وجہ سے دو کالی یگر میں بن گئی تھیں۔ ایک مرتبہ خود ہی آپ نے سورۃ اخلاص کی تلاوت کی۔ اور جب قَدْ اَتَا الْقَوْمَ الْیَاسُ کی آیت پر پہنچے۔ یعنی جب نامہ اعمال کھولے جائیں گے تو اس کو پڑھتے ہی ان پر اس قدر خوف الہی طاری ہو گیا کہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ ایک دن آپ گدھے پر سوار ہو کر کہیں جا رہے تھے۔ اور کوئی آدمی اپنے گھر میں سورۃ الطہ پڑھ رہا تھا۔ جب آپ نے رَأٰ عَذَابَ ذٰلِکَ لَکُمْ اِیْقَامٌ۔ کی آیت سنی تو گدھے آتر کر ایک دیوار سے ٹیک لگا کر دیر تک بیٹھ رہے۔ پھر گھر آ کر ایک مہینہ بیمار رہے۔ اور لوگ آپ کی عیادت کے لیے آتے جاتے رہے۔ مگر کسی کتاب کی بیماری کا سبب معلوم نہ ہو سکا۔ (احیاء العلوم جلد ۴ ص ۱۶۰)

۳۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ایک دن امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما کر غار پڑھ کر بے قراری کے ساتھ ہاتھ

مٹتے ہوئے مسجد کے باہر نکلے۔ اور فرمایا کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کو جس حال میں دیکھا ہے۔ آج میں کسی آدمی میں ان کی مشابہت کا اثر نہیں دیکھ رہا ہوں۔ ہمارے کہہ رات بھر جاگ کر غاروں میں قرآن مجید پڑھا کرتے تھے۔ صبح کو ان کے بال پرانے اور چہرہ زرد دکھائی دیتا تھا۔ اور وہ ڈنگا تے ہوئے چلا کرتے تھے۔ اور ان کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہا کرتی تھیں۔ اور آج لوگوں کا یہ حال ہے کہ ہر طرف لوگ غفلت اور بے غمی کے ساتھ ادھر ادھر بھر رہے ہیں۔ کسی کے چہرے پر خوفِ خداوندی کا اثر نظر ہی نہیں آتا۔ آپ نے جس دن یہ فرمایا اس کے بعد پھر کسی نے کبھی آپ کو ہتے ہوئے

نہیں دیکھا پہلے تک کہ جبار عنین بن عجم خارجی نے آپ کو شہید کر دیا۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۱۶)

۴۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ | فاتح شام رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بکثرت فرمایا کرتے تھے کہ میری تو یہی تمنا ہے کہ میں بجائے ابو عبیدہ ہونے کے ایک مینڈھا
ہوتا۔ جس کو لوگ ذبح کر کے پکاتے۔ اور اس کا گوشت کھا کر اس کا ثوبہ پنی لیتے۔

(ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۱۶)

۵۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ
ہوئے غلبہ خوف میں فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں آدمی نہ ہوتا۔ بلکہ میں ماکھ ہوتا جو ہواؤں
میں اڑا دیا جاتا۔ تو بہت اچھا ہوتا تاکہ میں قیامت کے دن حساب اعمال سے بچ
جاتا۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۱۶)

۶۔ حضرت مسور بن عزمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | آپ ایک مشہور صحابی ہیں آپ پر خوف
کی کتاب نہیں رکھتے تھے۔ اگر کبھی کوئی آیت سنی لیتے تو پہنچ مار کر بے ہوش ہو جاتے
تھے۔ اور کئی دن بے ہوش ہا کرتے تھے۔ ایک دن قبیلہ غنم کا ایک قادی آیا اور اس
نے یہ آیت تلاوت کر دی۔ یَوْمَ نَخْشِرُ الْمُشْكَفِينَ لَئِيَّا الرَّحْمٰنِ وَقَدْ آتٰهُمُ الْغَيْظُ
وَاللَّيْلُ جَعَلَتْهُمْ يَوْمَئِذٍ هَسَاسًا مَّيْمَنًا بَاسًا مَّيْمَنًا بَاسًا مَّيْمَنًا بَاسًا مَّيْمَنًا بَاسًا مَّيْمَنًا
کو ہانوں کی صوبت میں رحمن کے دبار میں جمع کریں گے۔ اور مجرموں کو ہانک کر جہنم
کی طرف پیا سائے جائیں گے۔ آیت سنا کر آپ نے فرمایا کہ میں تو متقی لوگوں میں سے نہیں
ہوں۔ بلکہ میں تو عمر میں سے ہوں۔

اے قادی! اس آیت کو پھر پڑھ۔ چنانچہ قادی نے اس آیت کو دوبارہ پڑھا تو

آپ نے زور سے ایک پیچ ماری۔ اور فوراً آپ کی فطرت ہو گئی۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۱۶)
۷۔ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ | دھوکہ کرتے تو خوف خداوندی
سے آپ کا چہرہ پیلا پڑ جاتا۔ تو گھر والوں نے پوچھا کہ آپ کی یہ کیا عادت ہو گئی ہے؟
کہ ہمیشہ دھوکہ کے بعد آپ اس قدر ڈرتے ہیں کہ چہرہ پیلا پڑ جاتا ہے۔ اور آپ کا پیچ
گھٹتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ میں کس کے سامنے غازیں کھڑا
ہونے والا ہوں؟ (ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۱۶)

۸۔ حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ | آپ نے ایک آدمی کو زور سے تہقہ لگا کر
ہٹتے ہوئے دیکھا۔ تو آپ نے اس سے فرمایا
کہ اے جوان! کیا تو پہل صراط پر گزر چکا ہے؟ تو اس نے کہا کہ جی نہیں۔ پھر پوچھا کہ کیا
تجھے معلوم ہو چکا ہے کہ تو جنتی ہے یا جہنمی؟ تو اس نے جواب دیا کہ جی نہیں۔ تو آپ نے فرمایا
کہ پھر یہ ہنسی کیس؟ اور کس بنا پر ہے؟ تو اس جوان پر یہ اثر ہوا کہ پھر وہ زندگی بھر کبھی
نہیں ہنسا۔ (ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۱۶)

۹۔ حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمۃ | آپ کا بیان ہے کہ میں نے طواف کعبہ کے
دوران ایک بڑی کو دیکھا کہ وہ کعبہ مغنہ کے
پردوں سے چٹتی ہوئی رو رہی ہے اور کہہ رہی ہے کہ یا رب! بہت سی شہوتوں کی لذتیں
جاتی رہیں۔ اور ان کی منرائیں میرے سر پر رہ گئیں۔ اے میرے رب کیا جہنم کے سوا
مجھے نرا دینے کی اور کوئی دوسری صوبت نہیں ہے؟ وہ لڑکی ساری رات صبح تک اپنی
جگہ پر بیٹھی رو تی اور دعائیں مانگتی رہی۔ حضرت مالک بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے اس
لڑکی کا حال اور اس کی دعاؤں کو سنا کہ اپنا سر پکڑ لیا۔ اور میری پیچ نکل گئی اور میں نے
کہا کہ مالک بن دینار کی ماں مالک بن دینار کو روئے (یعنی مالک بن دینار مر جائے)
(ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۱۶)

۱۰۔ حضرت حاتم اصم علیہ الرحمۃ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اچھے مکان پر ناز نہ کرو۔ جنت سے زیادہ اچھا مکان اللہ کوں ہوگا! مگر

اس مکان میں حضرت آدم کا کیا انجام ہوا! اور عبادت کی کثرت پر غور نہ کرو۔ ابلیس سے بڑا کوں عابد ہوگا! مگر اس کو کیا ملا! اور ظلم کی زیادتی پر گھنڈ نہ کرو۔ دیکھو یحییٰ بن ماریہ اور اس کو خدا کا اسم اعظم معلوم تھا۔ مگر اس کا کیا انجام ہوا! کہ وہ کافر ہو گیا۔ اور اس کی زبان لٹک کر سینے پر آگئی۔ اور نیکوں کی صحبت سے بھی فریب نہ کھاؤ۔ دیکھو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ابولہب اور ابوطالب نے دیکھا۔ صحبت بھی اٹھائی۔ قرابت بھی تھی مگر ان دونوں کو کچھ نفع نہیں پہنچا (احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۷۱)

۱۱۔ حضرت سرری سقطی و عطاء سلمیٰ علیہما الرحمۃ حضرت سرری سقطی فرماتے ہیں کہ میں روزانہ اپنی ناک کو بغیر دیکھتا ہوں۔ کہ کہیں گناہوں کی وجہ سے میرا منہ کالا تو نہیں ہو گیا ہے! حضرت عطاسی بھی جنت کی دعا نہیں مانگتے تھے۔ بلکہ ہمیشہ گناہ معاف ہونے کی دعائیں مانگا کرتے تھے۔ مرض الموت میں ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس چیز کی خواہش ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ جہنم کا خوف میرے دل میں کوئی خواہش پیدا ہونے ہی نہیں دیتا۔ اور لوگوں کا بیان ہے کہ چالیس برس تک حضرت عطاسی نے نہ آسمان کی طرف دیکھا۔ نہ کبھی ہنسے۔ ایک مرتبہ بلا ارادہ آسمان کی طرف دیکھ لیا۔ تو خوف سے کانپ کر گر پڑے۔ اور ان کی آنت اتر آئی۔ اور یہ بھی مشہور ہے کہ وہ راتوں کو اٹھ کر خدا کے خوف سے اپنے بدن کو ٹٹولا کرتے تھے کہ کہیں میں سح تو نہیں ہو گیا ہوں۔

(احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۷۱)

۱۲۔ حضرت صالح مری علیہ الرحمۃ آپ کا بیان ہے کہ میں نے ایک عابد کے سامنے یہ آیت پڑھ دی کہ یَوْمَ تَقُوبُ دُجُوهُمُ

فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَ (دہ ۲ ص ۱۷۱) (آیت ۶۶) جس دن ان کے چہرے جہنم میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے۔ اور وہ یہ کہتے ہوں گے کہ کاش ہم لوگوں نے اللہ و رسول کی اطاعت کر لی ہوتی! یہ آیت سن کر وہ بے ہوش ہو گئے۔ پھر ہوش میں آئے تو انہوں نے کہا کہ اسے صالح! کچھ اللہ زیادہ پڑیے۔ کیوں کہ میں اپنے دل میں غم کی کیفیت محسوس کرتا ہوں۔ تو میں نے یہ پڑھ دیا کہ تَلَكُمَا آذَانَا اَنْ يَخْرُجَا مِنْكُمَا اَعْيُنًا وَذُنَا (پہ ۱ ص ۱۷۱) جب جہنمی جہنم سے نکلنے کا ارادہ کریں گے۔ تو دوبارہ اس میں ڈال دیئے جائیں گے! اس آیت کو سن کر وہ عابد زمین پر گر پڑے۔ اور اسی دم ان کی روح پرواز کر گئی۔ (احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۷۱) یہی صالح مری کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابن السمک، جو نامہ محدث اللہ بالکمال و اعظمو عابد تھے۔ ہمارے یہاں آئے اور مجھ سے کہا کہ آپ اپنے یہاں کے عابدوں کے عجائب مجھے دکھائیے تو میں ان کو محلہ کے ایک چھپرے میں لے گیا۔ تو وہاں ایک آدمی نوکری بنا رہا تھا۔ تو میں نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھ دی کہ۔

اِذَا لَا قُلُلٌ فِيْ اَسْمَانِهِمْ وَالتَّكْوِيْنِ اِلٰهِي الْحَمْدُ خُفَّتْ فِي النَّارِ يُخْرِجُونَ (دہ ۲ ص ۱۷۱) جب ان دہ جہنمیوں کی گردن میں طوق اور زنجیروں ہوں گی۔ وہ لوگ گھیسے جائیں گے۔ کھوٹے ہوئے پانی میں۔ پھر آگ میں جلائے جائیں گے۔

تو آیت سن کر اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور بے ہوش ہو گیا۔ پھر اس کو اس کے مال پر چھوڑ کر ہم ایک دوسرے عابد کے سامنے گئے۔ تو اس کے سامنے بھی میں نے یہی آیت پڑھ دی۔ تو وہ بھی چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے۔ پھر ہم لوگ تیسرے عابد کے پاس گئے۔ تو میں نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھ دی۔ یہ اس کے لیے بے حیرت حیرت کرنے والی آیت خاتم مقامات و

خَفَاتٌ وَجَنَّةٌ

ہونے سے ڈرے۔ اور میں نے جو مذاب

(پ ۱۲۔ ابراہیم۔ آیت ۱۲) کاکم سنبلا ہے اس سے خوف کرے۔

تو وہ بھی بیچ پڑے اور ان کے تھنوں سے اتنا خون بہا کہ وہ خون میں لت پت ہو گئے۔ یہاں تک کہ ان کی روع نکل گئی۔ اسی طرح میں نے ابن مسمار کو چھ عابدوں کے پاس پھرایا۔ اور جس کے سامنے میں نے کت پڑھ دی وہ بے ہوش ہو گیا۔ پھر میں ساتویں عابد کے پاس ان کو لے کر چلا۔ تو ایک عورت نے چھپر کے اندر سے ہم لوگوں کو پایا۔ جب ہم چھپر کے اندر داخل ہوئے تو ایک بوڑھا عابد اپنے مضبوط پر بیٹھا ہوا تھا۔ ہم لوگوں نے سلام کیا تو اس کو ہمارے سلام کی خبر نہیں ہوئی تو میں نے زور سے چلا کر کہا کہ اِنَّ يٰلٰتَخْلُقُ خَدًا مِّثْلًا مَّا۔ (یعنی کل قیامت میں ایک مقام پر تمام مخلوق کو کھڑا ہونا پڑے گا) تو اس بوڑھے نے کہا کہ کس کے سامنے! پھر وہ منہ کھولے اور آنکھ پھاڑے بہوت بنا رہا۔ اور اوفہ۔ اوفہ کہتا رہا۔ یہاں تک کہ اس کی بیوی نے ناساں ہو کر ہم کو اپنے گھر سے نکال دیا۔ پھر میں نے ایک دن ساتویں عابدوں کا حال معلوم کیا۔ تو پتہ چلا کہ تین تو ہوش میں آ گئے۔ اور تین وفات پا گئے۔ اور ساتواں جو بوڑھا تھا تین دن تک اس طرح بہوت و حیران رہا کہ اسے فرض نمازوں کی بھی خبر نہیں ہوتی تھی۔ (احیاء العلوم جلد ۴ ص ۱۱۱)

۱۳۔ حضرت طاؤس علیہ الرحمۃ | آپ بہت بڑا مہر شیخ الحدیث تھے۔ اور بادشاہ اور گورنروں کو نصیحت کرنے میں مطلق

خوف نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ ان کے رد و رد و کلام حق علی الاعلان کہہ دیا کرتے تھے۔ اور اس قدر بائیں تھے کہ کوئی آپ کا جواب دینے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ مگر خوف خداوندی کا وہ عالم تھا کہ ہر تر پر بیٹھتے تو صائب کی طرح کروٹ بدلتے رہتے پھر بستر لیٹ کر رکھ دیتے۔ اور فرمایا کرتے کہ جہنم کے ذکر نے خدا سے ڈرنے والوں

کی فیند ہی اڑا دی ہے پھر تہجد پڑھ کر مسجد میں چلے جاتے۔ اور غار خرواد کے اپنے مصلیٰ پر قبلہ رو بیٹھے رہا کرتے تھے۔ (احیاء العلوم جلد ۴ ص ۱۱۲)

۱۴۔ حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ | غلیظہ عادل حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ کی لونڈی فیند سے بیدار ہوئی

اور کہا کہ اے امیر المومنین! میں نے ابھی ابھی ایک خواب دیکھا ہے۔ تو آپ نے کہا کہ بیان کرو۔ تو لونڈی نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ جہنم بھڑک رہا ہے۔ اور اس کی پشت پر پل صراط قائم کیا گیا ہے۔ تو نبی امیر کا غلیظہ عبد الملک لایا گیا۔ وہ پل صراط پر چند قدم چلا اور جہنم میں گر گیا۔ آپ نے چونک کر پوچھا کہ پھر کیا ہوا! تو لونڈی نے کہا کہ پھر ولید بن عبد الملک لایا گیا۔ تو وہ بھی چند قدم چل کر جہنم میں گر گیا۔ آپ نے چونک کر سوال کیا کہ پھر کیا ہوا! تو لونڈی بولی کہ پھر غلیظہ سلمان بن عبد الملک لایا گیا۔ تو وہ بھی تھوڑی دیر پل صراط پر چل کر جہنم میں اوندھا ہو کر گر پڑا۔ آپ نے فرمایا کہ آگے کا مال جلد بیان کرو تو لونڈی نے کہا کہ اے امیر المومنین! پھر آپ لائے گئے۔ یہ سنتے ہی حضرت عمر بن عبد العزیز بیچ مار کر بے ہوش ہو گئے۔ تو لونڈی کان میں کہنے لگی کہ اے امیر المومنین! میں نے دیکھا کہ آپ پل صراط سے پار ہو کر نجات پا گئے۔ قسم کھا کھا کہ کہنے لگی کہ آپ سہاٹی کے ساتھ پل صراط سے پار ہو گئے۔ مگر حضرت عمر بن عبد العزیز برابر پاؤں ٹپک ٹپک کر بیچ بدلتے اور بدلتے چلاتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ (احیاء العلوم جلد ۴ ص ۱۱۲)

۱۵۔ حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ | ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے! تو آپ نے فرمایا کہ

ایک قوم کشتی پر سمندر میں سوار ہوئی۔ اور جب کشتی بیچ سمندر میں پہنچی تو کشتی ٹوٹ گئی۔ اور ہر آدمی ایک تختہ سے چٹا ہوا پہننے لگا۔ تو تاؤ کہ اس قوم کا کیا حال ہوگا۔

تو اس نے کہا کہ یہ لوگ بے مدخوف ناک مال میں انتہائی مبہوت و پلٹن ہوں گے
تو حضرت نے فرمایا کہ میرا حال اس تو م سے بھی زیادہ خوف ناک و حیران کن ہے۔

(ایجاد العلوم ج ۲ ص ۱۲۲)

اللہ اکبر۔ یہ ہے علم و عمل کے پہاڑوں اور آسمان ولایت کے چمکتے تاروں
کا حال کہ یہ مقدس بندگان خدا اپنے علم و عمل کی عظمت کے باوجود کس مال میں رہتے
تھے۔ اور خوف خداوندی کے جذبات سے مغلوب ہو کر کیا کیا؟ اور کیسے کیسے دل ہلا
دینے والے کلمات بولا کرتے تھے؟ ہم بے علم و بے عمل غافل انسانوں کے لیے ان مقدس
بندگان کا حال بہت ہی عبرت انگیز و نصیحت آموز ہے۔ واللہ تعالیٰ کھوا الموفق

یا الہی! جب ہمیں حساب حرم میں

ان تسم ریزہ ہوتوں کی دعا کا ساتھ ہو

یا الہی! جب حساب خندہ بے جا ملائے

چشم گریان شفیع مرتبی کا ساتھ ہو

یا الہی! زنگ لائیں جب مری بے پاکیاں

ان کی چمچی۔ چمچی نظروں کی جیہ کا ساتھ ہو

(۶)

قبر آدمیوں سے کیا کہتی ہے

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قبر میں مردہ رکھ دیا جاتا ہے تو
قبر اس مردہ سے کہتی ہے کہ اے ابن آدم! تو کس فریب میں پڑا ہوا۔ کیا تجھے نہیں معلوم
کہ میں فتنہ کا گھر ہوں۔ میں تاریکی کا گھر ہوں۔ میں تنہائی کا گھر ہوں۔ میں کیڑوں کا گھر
ہوں۔ تو کس گمنام میں تھا جب تو لوگوں کو دھکا دیتا ہوا۔ میرے اوپر سے گزرتا تھا۔ تو
اگر مردہ نیک و صالح ہوتا ہے۔ تو ایک نرشتہ اس کی طرف سے قبر کو جواب دیتا ہے کہ
اے قبر! یہ تو زمین پر لوگوں کو اچھی اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا۔ اور بری بری باتوں سے
لوگوں کو منع کیا کرتا تھا۔ یہ سنگ قبر کہتی ہے کہ یہ اگر ایسا ہی تھا تو اب میں اس کے
پاس ہریالی لاؤں گی۔ اور اس کا بدن فدا ہو کر دوبارہ مجھ سے نکلے گا۔ اور اس کی روح
اللہ تعالیٰ کے دربار رحمت تک رسائی حاصل کرے گی (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۱۲۲)

عبید بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میت سے وقت دفن قبر
کہتی ہے کہ میں تاریکی کا گھر ہوں۔ میں تنہائی کا گھر ہوں۔ میں بے کسی کا گھر ہوں۔ اگر تو اپنی
زندگی میں اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار تھا۔ تو آج میں تیرے لیے رحمت ہی جاؤں گی اور اگر
تو اللہ تعالیٰ کا نافرمان تھا تو میں تیرے لیے عذاب ہی باؤں گی۔ میں وہ جگہ ہوں کہ خدا
کے فرمان بردار بندے مجھ میں داخل ہونے کے بعد مسرور ہو کر نکلتے ہیں اور خدا کے نافرمان
بندے مجھ میں داخل ہو کر غمزدہ و غمزدہ ہو کر نکلتے ہیں (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۱۲۳)

محمد بن یسوع علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ جب قبر میں میت کو عذاب ہونے لگتا ہے تو

دوسرے مرد سے اس سے کہتے ہیں کہ اے شخص! کیا تو نے ہم لوگوں کا حال دیکھ کر کچھ بھی عبرت نہیں ماصل کی۔ ہمارے تو اعمال ختم ہو چکے تھے۔ لیکن تو زندہ تھا۔ اور تجھ کو کافی جہلت ملی۔ لیکن تو نے اپنے اعمال کی کچھ بھی اصلاح نہیں کی۔ اے ظاہری دنیا پر فریب کھانے والے! تو نے ان لوگوں سے عبرت نہیں پکڑی جو تجھ سے پہلے ظاہری دنیا پر فریب کھا کر زمین کے اندر چلے گئے۔ حالانکہ تو ہمیشہ دیکھا کرتا تھا کہ سب کے اقرباء و احباب لوگوں کو اس منزل تک پہنچایا کرتے تھے۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۲۳) ۴۔ حضرت کعب بن عیاد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ مرفہ جب قبر میں وحشتوں کا منظر دیکھتا ہے۔ تو بہت گھبراتا ہے۔ اس وقت اس کے اعمالِ صالحہ یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، جہاد، صدقہ وغیرہ اس کی وحشت اور گھبراہٹ کو دور کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ قبر میں جب عذاب کے فرشتے میت کے پاؤں کی طرف سے آتے ہیں تو نازا کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ کہ ہٹو تم کچھ نہیں کر سکتے۔ اس نے نمازوں میں بہت لمبا لمبا قیام کیا تھا۔ پھر عذاب کے فرشتے میت کے سر کی جانب سے آتے ہیں۔ تو روزه کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ ہٹو۔ تمہیں اس طرف سے کوئی راستہ نہیں ملے گا۔ اس نے دنیا میں روزہ رکھ کر خدا کے لیے بہت زیادہ پیاس برداشت کی تھی۔ پھر عذاب کے فرشتے میت کے دائیں بائیں سے آنا چاہتے ہیں۔ تو حج و جہاد راستہ روک لیتے ہیں۔ کہ اس نے خدا کے لیے اپنے دن کو بڑی تھکن میں ڈالا تھا۔ پھر عذاب کے فرشتے میت کے دونوں ہاتھوں کی طرف سے آنے لگتے ہیں۔ تو صدقہ روک لیتا ہے کہ اس نے ہاتھوں سے صدقہ دیا تھا۔ پھر عذاب کے فرشتے چلے جاتے ہیں۔ اور رحمت کے فرشتے آ جاتے ہیں۔ اور اس کی قبر جہاں تک اس کی نظر جاتی ہے چوڑی کر دی جاتی ہے۔ اور اس کی قبر میں ایک قدیل جلا دی جاتی ہے۔ جس سے قیامت تک قبر میں روشنی رہے گی۔

(۷)

قبر میں عذاب کس کس طرح ہوگا؟

عذاب قبر حق ہے۔ جو قرآن مجید اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔ لہذا اس پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔ عذاب قبر کیونکر؟ اور کس کس طرح ہوتا ہے؟ اس بارے میں چند حدیثیں پڑھ لیجئے۔

۱۔ حدیث۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک نجر پر سوار ہو کر بنی نجر کے باغ میں گزرے۔ اور ہم لوگ ہمراہ تھے۔ تو ناگہان نجر اس طرح بدک گیا کہ حضور کو گمراہی کے قریب ہو گیا۔ اچانک وہاں چھ یا پانچ قبریں نظر آئیں، تو حضور نے پوچھا کہ ان قبر والوں کو کوئی جانتا ہے؟ تو ایک صحابی نے کہا کہ جی ہاں مجھے معلوم ہے یہ ان مشرکین کی قبریں ہیں جو شرک کی حالت میں مر گئے ہیں۔ تو حضور نے فرمایا کہ ان قبر والوں کی جماعت اپنی قبروں کے اندر عذاب میں مبتلا ہے۔ اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ تم لوگ مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے۔ تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ تم لوگوں کو وہ عذاب سندسے جو میں سن رہا ہوں۔ پھر حضور ہم لوگوں کی طرف اپنا چہرہ انور کر کے متوجہ ہوئے۔ اور فرمایا کہ سب لوگ جہنم کے عذاب سے پناہ مانگو۔ تو ہم لوگوں نے کہا کہ ہم جہنم سے خدا کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ تم سب لوگ قبر کے عذاب سے پناہ مانگو۔ تو سب نے کہا کہ ہم عذاب قبر سے خدا کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ تم سب لوگ ظاہری و باطنی قتنوں سے پناہ مانگو۔ تو سب لوگوں نے کہا کہ ہم ظاہری اور باطنی قتنوں سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں

پھر فرمایا کہ تم سب لوگ قتلہ و دجال سے پناہ مانگو۔ تو سب لوگوں نے کہا کہ ہم دجال کے قتلوں سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۵ بحوالہ مسلم)

۲۔ حدیث۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر میں دو فرشتے (منکر و نکیر) آتے ہیں اور میت کو بچھا کر اس سے سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تو مومن کہہ دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ پھر دوسرا سوال کرتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ تو مومن کہہ دیتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے۔ پھر تیسرا سوال کرتے ہیں کہ یہ مرد کون ہیں جو تمہاری طرف پیچھے گئے؟ تو مومن کہہ دیتا ہے کہ یہ رسول اللہ ہیں۔ پھر آسمان سے ایک منادی آواز دیتا ہے کہ میرا یہ بندہ سچا ہے۔ لہذا اس کو جنتی پکھونے پر بلاؤ۔ اور اس کو بہشتی لباس پہناؤ اور اس کی طرف جنت کا ایک دروازہ کھول دو۔ تو اس دروازے سے قبر میں جنت کی ہو اور خوشبو آنے لگتی ہے۔ اور اس کی نظر کی دمازی بھر اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے۔

اور کافر سے جب منکر و نکیر سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے کہ ہائے۔ ہائے میں تو کچھ جانتا ہی نہیں پھر پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ کہتا ہے کہ ہائے۔ ہائے میں تو کچھ نہیں جانتا۔ پھر فرشتے سوال کرتے ہیں کہ یہ مرد کون ہیں جو تمہارے اندر بھیجے گئے؟ تو وہ کہتا ہے کہ ہائے۔ ہائے میں تو کچھ بھی نہیں جانتا تو آسمان سے ایک فرشتہ پکارتا ہے کہ یہ جھوٹا ہے۔ لہذا اس کے لیے جہنم کا بستر بچھاؤ اور اس کو جہنمی لباس پہناؤ۔ اور اس کی طرف جہنم کا ایک دروازہ کھول دو۔ تو اس دروازے سے جہنم کی گرمی اور گرم ہوا اور بدبو قبر میں آتی رہتی ہے۔ اور اس کی قبر اس قدر تنگ کر دی جاتی ہے کہ میت کی داہنی پسلیاں بائیں طرف اور بائیں پسلیاں داہنی

طرف ہو جاتی ہیں۔ اور اس کے اوپر ایک اندھا بہرا (فرشتہ غضاب) لوہے کی ایک ایسے گرز کے ساتھ مسلط کر دیا جاتا ہے کہ اگر وہ اس گرز سے پہاڑ کو مارے تو پہاڑ مٹی ہو کر بکھر جائے۔ اسی گرز سے وہ فرشتہ غضاب اس مردہ کو ایسی مارا کرتا ہے کہ مشرق و مغرب کی ہر مخلوق موائے انساؤں اور جنوں کے سب اس مار کو سنتے ہیں۔ (مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۲۵ و ص ۲۶ بحوالہ ابوداؤد)

۳۔ حدیث۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کی قبر میں ننانوے اڑوہے مسلط کر دیئے جاتے ہیں جو اس کو کاٹتے اور ڈنٹتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔ اور وہ اتنے زہریلے ہیں کہ اگر ان میں کا ایک اڑوہا ایک مرتبہ زمین پر چھو تک مار دے تو زمین کبھی بسری نہ اگائے گی۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۶)

۴۔ حدیث۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت سعد بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دفن میں گئے۔ جب حضور نماز جنازہ پڑھا چکے۔ اور وہ قبر میں اتارے گئے۔ اور مٹی برابر کر دی گئی تو حضور نے تسبیح پڑھی اور ہم لوگ بھی دیر تک تسبیح پڑھتے رہے۔ پھر حضور نے تکبیر پڑھی۔ اور ہم لوگ بھی دیر تک تکبیر پڑھتے رہے۔ تو کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے تسبیح و تکبیر کیوں پڑھی۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ اس بندہ صالح پر اس کی قبر تنگ ہو گئی تھی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے کشادہ فرمادیا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۶)

۵۔ حدیث۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی صاحبزادی بی بی زینب کے دفن میں تشریف لے گئے۔ اور وہ بکثرت بیمار ہوا کرتی تھیں۔ تو جب حضور ان کی قبر میں اتارے۔ تو آپ کا چہرہ انور زور ہو گیا۔ پھر جب قبر سے باہر تشریف لائے تو خوشی سے حضور کا چہرہ انور چمکنے لگا۔ تو میں نے

عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ایسا کیوں ہوا؟ تو فرمایا کہ قبر نے میری بیٹی کو ایک مرتبہ دلوچا۔ تو مجھے دلوچنے اور عذاب قبر کا خطرہ محسوس ہونے لگا۔ پھر ایک فرشتہ نے آکر مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر تخفیف فرمادی۔ تو مجھے اس سے خوشی کے ساتھ اطمینان ہو گیا قبر کا دلوچنا اس زور کا تھا کہ اس کی آواز مشرق و مغرب میں سنی گئی۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۴۸)

(۸)

اموات کو سلام و ثواب کس طرح پہنچتا ہے

اس پر اہل سنت و جماعت کے تمام اماموں کا اجماع و اتفاق ہے کہ زندوں کا سلام و دعاء اور ایصالِ ثواب مردوں کو پہنچتا ہے۔ اور ان کے لیے نفع بخش و فائدہ مند ہے۔ ہدایہ شریف میں ہے کہ

أَلَمْ يَصِلْ فِي هَذَا الْبَابِ أَنَّ
الْإِنْسَانَ لَكَ أَنْ يَجْعَلَ ثَوَابَ عَمَلِهِ لِقَبْرِهِ
صَلَاةً أَوْ صَوْمًا أَوْ مَدَّةً أَوْ غَيْرَ مَا
يَعْنِدُ أَهْلُ الشَّعْبِ وَالْجَمَاعَةِ۔

تقاعدہ کلیہ یہ ہے کہ انسان کے لیے جائز ہے کہ اپنے عمل کا ثواب اپنے طیر کو پہنچا دے۔ خواہ نماز ہو یا روزہ یا صدقہ یا ان کے علاوہ کوئی بھی عمل ہو یہ اہل سنت و ہدایہ ج ۱ ص ۲۷ باب الحج عن النیرا۔ جماعت کا مذہب ہے۔

اب اس مسئلے میں ہم چند بزرگوں کے اقوال یہاں نقل کرتے ہیں جن سے ہدایت کا نور طلوع ہوتا ہے۔ امید کہ ان سے ہر طالب حق کو روشنی ملے گی۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک میت کی نماز جنازہ پر یہ دعا فرمائی جس کو میں نے یاد کر لیا کہ۔

اے اللہ! اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما۔ اور اس کو عافیت دے۔ اور اس کی ہمانی باعزت فرما۔ اور اس کی قبر کو وسیع فرما دے۔ اور اس کو بانی اور برف اور

اولے سے دھو دے اور اس کو گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح تو نے سفید پٹری کو میل سے صاف رکھا ہے اور اس کو اس کے گھر کے بدلے میں اس سے بہتر گھر عطا فرما۔ اور اس کے اہل سے بہتر اہل اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عنایت فرما۔ اور اس کو جنت میں داخل فرما۔ اور عذاب قبر و عذاب بہنم سے اس کو اپنی پناہ میں رکھ۔

اس دعا دہنوی کو سن کر حضرت عوف بن مالک کہتے ہیں کہ مجھ کو یہ تمنا ہو گئی کہ کاش اس میت کی جگہ میری میت ہوتی۔ (مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۱۳۳)

۲۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر اتر کے پاس آکر اس طرح کھڑے ہوتے کہ میں سمجھتا تھا کہ نماز شروع کر دی ہے۔ پھر وہ سلام عرض کرتے۔ اور واپس لوٹ جاتے۔

(احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۳۳)

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | آپ بیان فرماتے ہیں کہ جو مسلمان کسی تو دنیا میں اس سے جان پہچان رہی ہو یا نہ رہی ہو۔ ہر حال میں قبر والا اس کے سلام کو سنتا ہے۔ اور اس کے سلام کا جواب بھی دیتا ہے۔ (احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۳۳)

۴۔ حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ ایک تابعی بزرگ ہیں۔ اور علم حدیث و فن قرأت کے ایک عظیم استاد ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ میں نے سیکڑوں مرتبہ سے زیادہ دیکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روضۃ اقدس پر حاضر ہوتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سلام کر کے گھر واپس جایا

کرتے تھے۔ (احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۳۳)

۵۔ حضرت بشر بن منصور علیہ الرحمۃ | یہ بہت ہی عظیم المرتبت محدث ہیں۔ اور عبادت و عبادت و عبادت اور زہد و تقویٰ میں بھی

بہت اونچا مقام رکھتے ہیں۔ روزانہ پانچ سو رکعت نوافل اور ہر عیسے سے دن قرآن مجید ختم کرنا ان کا معمول تھا۔ ستر سال تک ان کا بیان ہوا۔ ان کا بیان ہے کہ طاعون ربیعہ کے زمانے میں ایک آدمی روزانہ قبرستان جایا کرتا تھا۔ اور جنازوں پر نماز پڑھ کر گھر آتا تھا۔ پھر شام کو قبرستان جا کر یہ دعا مانگتا تھا کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی وحشت کا مونس بنائے اور تمہاری عزت پر رحم فرمائے۔ اور تمہاری نیکیوں کو قبول فرمائے۔ اس آدمی کا بیان ہے کہ میں ایک شام کو قبرستان نہیں گیا تو رت کو میں نے خواب دیکھا کہ ایک کثیر جماعت میرے پاس آئی۔ اور جب میں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ کس ضرورت سے آپ لوگ میرے پاس آئے ہیں؟ تو ان لوگوں نے بتایا کہ روزانہ تمہاری دعائیں ہمارے پاس آیا کرتی تھیں۔ لیکن ایک دن تمہاری دعاؤں کا ہدیہ ہم لوگوں کے پاس نہیں آیا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس خواب کے بعد کبھی میں نے قبرستان جا کر دعائیں مانگنا نہیں چھوڑا۔ (احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۳۳)

۶۔ حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ | علی بن موسیٰ مداد کا بیان ہے کہ میں امام احمد بن حنبل کے ساتھ ایک جنازہ

میں گیا۔ اور محمد بن قدامہ جوہری بھی ہمارے ہمراہ تھے۔ جب میت دفن ہو گئی۔ تو ایک نابینا قبر کے پاس قرآن مجید پڑھنے لگا۔ تو امام احمد بن حنبل نے اس سے کہا کہ اے فلاں! قبر کے پاس قرآن مجید پڑھنا بدعت ہے۔ پھر جب ہم لوگ قبرستان سے باہر نکل آئے۔ تو محمد بن قدامہ جوہری نے امام احمد بن حنبل سے کہا کہ آپ مبشر بن اسماعیل عیسیٰ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو امام احمد بن حنبل نے کہا کہ وہ قابلِ بعروہ

اور ثقہ محدث ہیں۔ ۷۔ اقدار نے یوحنا کہ وہ حدیث میں آپ کے استاذ بھی ہیں تو امام احمد بن حنبل نے کہا کہ جی ہاں۔ تو محمد بن قدامہ نے کہا کہ مجھے بشیر بن اسماعیل جلی نے خبر دی ہے کہ عبد الرحمن بن عطاء بن جراح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے وصیت کا تم کو دین کے بعد میرے سر ہانے مسدود بقروہ کی ابتدائی اور آخری آیتیں پڑھی جاتیں اور انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عمر کو وصیت کرتے سنا ہے یہ سنکر امام احمد بن حنبل نے علی بن موسیٰ صداد کو بھیجا کہ جا کر اس ناپینا سے کہہ دو کہ وہ قبر کے پاس قرآن مجید پڑھا کرے۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۲۰)

۸۔ حضرت محمد بن احمد مروزی علیہ الرحمۃ | آپ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن تم لوگ قبرستان باڈو سورہ فاتحہ اور قل ھو اللہ اور قل اعوذ برب المفلک اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اس کا ثواب تمام قبرستان والوں کو پہنچا دو۔ تو اس کا ثواب تمام قبر والوں کو پہنچ جائے گا۔ (ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۲۱)

۹۔ حضرت ابو القلابہ علیہ الرحمۃ | یہ بہت ہی جلیل الشان محدث کبیر ہیں اور بڑے بھر جاتے ہوئے "دخندق" میں اتر پڑا۔ اور وضو کر کے میں نے دودھ کت نماز پڑھی اور ایک قبر پر سر رکھ کر سو گیا۔ پھر میں جاگا تو صاحب قبر مجھ سے شکایت کرنے لگا کہ تم نے آج کی رات مجھے تکلیف پہنچائی۔ پھر وہ کہنے لگا کہ تم لوگ مل کر تے ہو اور ہم مل نہیں کرتے سن تو تمہاری دور کتیں تمام دنیا کی چیزوں سے بہتر ہیں۔ پھر یہ کہا کہ تم جا کر دنیا والوں سے ہمارا سلام کہہ دینا۔ اور یہ بھی کہہ دینا کہ تمہاری دعائیں پہاڑوں کے شن عظیم بن کر ہم لوگوں کے پاس آیا کرتی ہیں۔

(ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۲۱)

۱۰۔ حضرت محمد طوسی معلم علیہ الرحمۃ | ابو بکر رشیدی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد طوسی معلم کو خواب میں دیکھا تو انہوں نے فرمایا کہ ابوسعید صفار سے کہہ دینا کہ ہمارا تمہارا تو معاہدہ تھا کہ ہم ایک دوسرے کو نہیں بھولیں گے۔ تو ہم تو نہیں بدے۔ مگر تم بدل گئے۔ میری آنکھ کھل گئی اور میں نے ابوسعید صفار سے اس خواب کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ کیا بتاؤں میں ہر جمعہ کو ان کی قبر کی زیارت کے لیے جایا کرتا تھا۔ اور کچھ ایصالِ ثواب کیا کرتا تھا۔ لیکن اس جمعہ کو نہیں جاسکا اسی کی ان کو مجھ سے شکایت ہو گئی ہے۔

(ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۲۲)

۱۱۔ حضرت بشار بن غالب نجرانی علیہ الرحمۃ | ابصر یہ مدویہ کے لیے بکثرت دعائیں مانگا کرتا تھا۔ تو ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھ سے کہہ رہی ہیں کہ اے بشار بن غالب! تمہاری دعائیں ہدیہ کی شکل میں نور کی تھالیوں میں ریشمی رومال سے چھپا کر ہمارے پاس آیا کرتی ہیں تو میں نے کہا کہ وہ کیسے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ یاد رکھو زندوں کی دعائیں اموات کے لیے مقبول ہو کر نود کے طباق میں رکھ کر ریشمی کپڑے کے سر پوش سے چھپا کر مردوں کے پاس لائی جاتی ہیں۔ اور لانے والا فرشتہ کہتا ہے کہ یہ فلاں شخص کا ہدیہ ہے جو اس نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قبر میں میت کی مثال یہ ہے کہ بیسے ڈوبنے والا فریاد کرنے والا آدمی ہر وقت قبر میں مردوں کو انتظار بہتا ہے کہ اس کے باپ یا بیٹوں یا بھائیوں یا دوستوں کی طرف سے دعاؤں اور ایصالِ ثواب (فاتحہ) کا کوئی ہدیہ اس کے پاس آئے گا۔ اور جب ہدیہ آجاتا ہے تو اس کو دینا بھر کی نعمت پا جانے سے بڑھ کر خوشی حاصل ہوتی ہے۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۲۳)

ضروری سبق | کاشش مسلمانوں کو ان حقائق سے کچھ سبق ملتا اور انہیں عبرت حاصل ہو کہ ہدایت کی روشنی اور توفیق نصیب ہوتی۔ جو اپنے ماں باپ اور بھائیوں بہنوں اور بیٹوں، بیٹیوں وغیرہ اعزہ و اقرباء کو قبروں میں دفن کرنے کے بعد پھر ان کا کچھ بھی خیال نہیں رکھتے۔ نہ ان کی قبروں کی زیارت کے لیے کبھی قبرستان میں قدم رکھتے ہیں نہ کبھی دعا مانگتے مغفرت کرتے ہیں۔ نہ صدقہ و خیرات اور نیاز و فاتحہ کے ذریعے کبھی ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔ نہ ان کے لیے کبھی قرآن خوانی کرائیں۔ نہ مقابروں کو کھانا کھلا کر اور کپڑا پہنا کر ان کی روحوں کو ثواب پہنچائیں۔ نہ چہلم، نہ ششماہی، نہ برسی پر انہیں یاد رکھ کر ان کی فاتحہ تلائیں۔ بلکہ اب تو مسلمانوں نے یہ غضب ڈھایا کہ زیارت قبور اور نیاز و فاتحہ کو قبر پرستی اور بدعت قرار دے کر مسلمانوں کو اپنے مردہ عزیزوں سے بالکل ہی رشتہ و تعلق کاٹ دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ اپنے ماں باپ اور بزرگوں کو اس طرح بھول گئے کہ کبھی بھولے سے بھی ان کو یاد نہیں کرتے۔ احسان فراموشی اور مطلب پرستی کی اس سے زیادہ گھاوانی مثال اور کیا ہوگی؟ کہ ماں باپ اور بھائیوں بہنوں کے وارث بن کر ان کی جائیدادوں پر تو قابض ہو کر مزے اٹا رہے ہیں۔ مگر ان بزرگوں اور عزیزوں کو کبھی یاد کر کے ان کی روحوں کو کسی قسم کا ثواب نہیں پہنچاتے۔ کبھی یہ نہیں سوچتے کہ ہمارے باپ داداؤں نے کتنی محنت و مشقت اٹھا کر ان مکاتوں اور جائیدادوں کو بنایا ہوگا جو ہمیں مفت میں دے کر دنیا سے چلے گئے۔ تو ہم ان کا شکریہ اس طرح ادا کرتے رہیں کہ ان کی قبروں پر حاضر ہو کر کبھی کبھی فاتحہ پڑھتے اور دعا و مغفرت کرتے رہیں۔ قرآن مجید میں خداوند قدوس کا فرمان ہے کہ **هَلْ حَبْرَاءُ الْفَحْشَاءِ الْاِزْهَارِ**۔ (یعنی احسان کا بدلہ تو احسان ہی ہے۔ ماں باپ اور بزرگوں کا احسان تو یہ ہوا کہ انہوں نے ہم کو پالا پھروہ ہم کو مکان و جائیداد دے گئے۔ تو ہمیں بھی لازم ہے

کہ ان کے احسانوں کا بدلہ یہ دیں کہ ان کو بھلائی کے ساتھ یاد رکھیں۔ اور ان کے لیے دعا و استغفار کرتے رہیں۔ اور فاتحہ کے ذریعے ان کو ایصالِ ثواب اور ان کی روحوں کو ثواب پہنچاتے رہیں۔ بہر حال ہر مسلمان کا یہ لازمی کارنامہ ہونا ہی چاہیے۔ کہ وہ اپنے ماں باپ، دلدلی، دادا اور اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو ہمیشہ یاد رکھیں اور کبھی بھی ان کی قبروں کی زیارت اور ان کی فاتحہ و ایصالِ ثواب اور دعا و مغفرت و استغفار سے ہرگز ہرگز غافل نہ رہیں۔

مازنہ مالو آپ کو یہ اختیار ہے
ہر نیک و بد جناب کو سمجھائے جائیں گے

وَمَا عَلَيْنَا الْاِلْبَاسُ وَمَا تَوْفِيقِي اِلَّا بِاللّٰهِ وَهُوَ حَسْبِيَ ذَنْعُوا الْوَكِيلَ۔

دربارِ خداوندی میں حساب کس طرح ہوگا

خداوند تبار و جبار کے دربار میں بندوں کے حساب و کتب کا منظر بہت ہی عجیب و غریب ہے۔ معروف ناک ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے جو بہت ہیست ناک اللہ انتہائی خوف ناک ہوں گے۔ وہ اپنی کمرخت آواز سے ڈانٹ کر بھڑکتے اور ہانکتے ہوئے لوگوں کو دربارِ خداوندی میں حاضر کریں گے۔ اور خداوند قدوس ایسے غضب و جلال میں ہوگا کہ الامان والی حفظ اسب سے پہلے انبیاء و کرام کی مقدس جماعت حساب نبی کے لیے پیش ہوگی۔ اور اللہ عز و جل ان مقدس نفوس سے سوال فرمائے گا کہ جب تم لوگوں نے میرے احکام اپنی اپنی قوموں کو پہنچائے۔ تو تمہاری قوموں نے تم کو کیا جواب دیا؟ تو اس سوال کی عظمت و ہیبت سے انبیائے کرام کی عقلیں مبہوت ہو جائیں گی۔ انسان کا علم اس قدر فراموش ہو جائے گا وہ کہیں گے کہ ہمیں کچھ معلوم ہی نہیں۔ بے شک تمام غیبوں کا جاننے والا تو ہی ہے۔ چنانچہ ارشاد قرآنی ہے کہ۔

يَوْمَ تَجْتَمِعُ اِلَيْهِ الرُّسُلُ
فَيَقُولُ مَاذَا اُجِبْتُمْ قُلُوبًا
لَا عِلْمَ لَنَا بِاِنَّكَ عَلٰمُ الْغُيُوبِ

(یاد کرو) جب اللہ تعالیٰ تمام رسولوں کو جمع کر کے فرمائے گا کہ تمہاری قوموں نے تمہیں کیا جواب دیا تھا؟ تو سب یہ کہیں گے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں بے شک سب غیب

کی باتوں کو تو ہی جانتے والا ہے

(پ۔ المائدہ۔ آیت ۱۰۹)

حقیقت میں رسولوں کو سب کچھ معلوم تھا۔ مگر اس وقت شدت ہیبت اور جلال

خداوندی کی بہشت سے ان کی عقلیں خوفزدہ ہو کر مبہوت ہو چکی ہوں گی۔ اور ان کا علم فراموش ہو چکا ہوگا۔ اس لیے ان کا یہ کہنا بالکل درست ہوگا کہ۔ ہمیں کچھ معلوم ہی نہیں۔ جس وقت وہ تبار و جبار حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ تہدید آمیز سوال فرمائے گا۔

اَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذْ ذُرِّيَّ
وَارِثِي الْغَالِبِينَ مِنْ دُوْنِ الْاَكْبَادِ - آیت ۱۱۶
کیا تم نے لوگوں سے یہ کہا تھا کہ تم لوگ مجھ کو وارثی الٰہین میں دُوْنِ الْاَكْبَادِ - آیت ۱۱۶

تو اس سوال کی ہیبت و جلالت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کئی برس تک مبہوت ہو کر خاموش رہیں گے۔ پھر جب انہیں قدس سکون قلب نصیب ہوگا۔ تو عرض کریں گے کہ۔

مُجِئَتِكَ مَا يَنْتَظِرُنِي اَنْ اَقُوْلَ
مَالِيْنَ لِيْ يَحْيٰى اِنْ كُنْتُ قُلْتُكَ
اے اللہ تو پاک ہے۔ میرے لیے یہ جائز نہیں کہ میں وہ بات کہوں جس کا مجھے کوئی

حق نہیں۔ اگر میں نے ایسا کہا ہوگا۔ تو فرود
فَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا تَعْلَمُوْنَ مَا فِيْ نَفْسِيْ
تجھے معلوم ہوگا۔ تو جانتا ہے جو میرے جی میں

ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے
وَ لَا اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْكَ
بے شک تو جانتا ہے سب غیبوں کا جانتے والا

اِنَّكَ اَنْتَ عَلٰمُ الْغُيُوبِ

بے شک تو جانتا ہے سب غیبوں کا جانتے والا

(پ۔ المائدہ۔ آیت ۱۱۶)

انبیاء اور رسولوں کے بعد پھر فرشتوں سے حساب لیا جائے گا۔ اس شدت حساب و

سوال اور خدا کے غضب و جلال کو دیکھ کر تمام امتیں خوفزدہ ہو کر رزاں و ترساں ہو

جائیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم فرمائے گا کہ جہنم کو حاضر کریں۔ تو بہت

سے فرشتے اس کی نگاہوں کو پکڑے ہوئے جہنم کو لائیں گے۔ اور جہنم جتنی جنگلاتی اور

شور مچاتی ہوئی آئے گی۔ اور تمام خلایق اس کی چیخ و پنگ کا کوسنگر اس طرح سہ جائیں

گئے کہ خوفِ دہر اس سے بے خود ہو کر سب لوگ گھٹنوں کے بل زمین پر گر پڑیں گے پھر اللہ تعالیٰ کفار و مجرمن سے علیٰ رؤس الاشهاد سوال فرمائے گا اور لوگوں کے اعضا ان کے کرتوتوں کو بیان کریں گے۔ اور پھر جمع میں خوب خوفِ رسوائیاں ہوں گی۔

مؤمنین میں سے کچھ لوگوں کے نامہ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں دیے جائیں گے تو خدا کے فضل کی بنا پر ان لوگوں سے بہت آسان حساب لیا جائے گا۔ اور کچھ لوگوں کو ان کے نامہ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے ان کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ تو ان لوگوں سے خدا کی مدد کی بنا پر بڑا سخت حساب لیا جائے گا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ۔

فَاَمَّا مَنۡ اَوْفٰیٰ وَكُتِبَۤہٗٓ اٰیٰتِہٖٓ ۝۱۰۱ تَوَدَّ حِجَابًا ۝۱۰۲ اَمَّا مَنۡ اَعْطٰیٰ حِجَابًا ۝۱۰۳ فَسَوٰفَ یُحَاسِبُہٗٓ حِجَابًا ۝۱۰۴ اَمَّا مَنۡ اَعْطٰیٰ حِجَابًا ۝۱۰۵ فَسَوٰفَ یُحَاسِبُہٗٓ حِجَابًا ۝۱۰۶ اَمَّا مَنۡ اَعْطٰیٰ حِجَابًا ۝۱۰۷ فَسَوٰفَ یُحَاسِبُہٗٓ حِجَابًا ۝۱۰۸ اَمَّا مَنۡ اَعْطٰیٰ حِجَابًا ۝۱۰۹ فَسَوٰفَ یُحَاسِبُہٗٓ حِجَابًا ۝۱۱۰ اَمَّا مَنۡ اَعْطٰیٰ حِجَابًا ۝۱۱۱ فَسَوٰفَ یُحَاسِبُہٗٓ حِجَابًا ۝۱۱۲ اَمَّا مَنۡ اَعْطٰیٰ حِجَابًا ۝۱۱۳ فَسَوٰفَ یُحَاسِبُہٗٓ حِجَابًا ۝۱۱۴ اَمَّا مَنۡ اَعْطٰیٰ حِجَابًا ۝۱۱۵ فَسَوٰفَ یُحَاسِبُہٗٓ حِجَابًا ۝۱۱۶ اَمَّا مَنۡ اَعْطٰیٰ حِجَابًا ۝۱۱۷ فَسَوٰفَ یُحَاسِبُہٗٓ حِجَابًا ۝۱۱۸ اَمَّا مَنۡ اَعْطٰیٰ حِجَابًا ۝۱۱۹ فَسَوٰفَ یُحَاسِبُہٗٓ حِجَابًا ۝۱۲۰

(پ ۳۰ - سورۃ الانشقاق) آگ میں داخل ہو گا۔

افرض خداوند تبارک و تعالیٰ کے دربار میں حساب اعمال کا مرحلہ نہایت ہی دلزدہ بے خطر ناک، انتہائی روح فرسا و جانسوز ہے۔ ارحم الراحمین اپنا فضل و کرم فرمائے اور تمام مؤمنین اہل سنت و جماعت کو اس پر خطر منزل سے سلامتی و عافیت کے ساتھ گزار کر منزل مقصود پر پہنچائے۔ اور جہنم سے نجات عطا فرما کر جنت کی دائمی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ (اٰمِیْن بِحَرَمَةِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَبَدًا اَبَدًا بِدِیْنِ بَرَحَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّحِمِیْنَ)

(۱۰)

جہنم و جنت میں داخلہ کیونکر ہوگا

جہنم کی قیدی جہنم چونکہ غضبِ خداوندی اور اس کے عذاب و عقاب کا منظر ہے اس لیے اس کے دروازے غضبِ الہی کے نشاں ہیں۔ جنہوں کو

عذاب کے فرشتے گردہ در گردہ نہایت ذلت و حقارت کے ساتھ اپنی ڈانٹ ڈپٹ اور کثرتِ آوازوں سے جانوروں کی طرح ہانکتے ہوئے جہنم کے پھانگوں کی طرف چلاتے ہوں گے اور جہنمی گردہ منہ نکالتے نہایت ہی تلگین و حزین صودت بنائے۔ جبکہ ان کے چہرے سیاہ اور خوف و ہراس اور ایسی و نامرادی کی وجہ سے ان پر دھوئیں اڑ رہی ہوں گے شرم و مذمت سے سر جھکائے آنکھیں نیچی کیے ہوئے جہنم میں داخل کرنے کے لیے لائے جائیں گے اور جیسے ہی جہنم کے بڑے بڑے دروازوں پر پہنچیں گے تو پہلے فرشتوں کی لعنت و ملامت اور ان کی دھمکار و پھمکار سنیں گے۔ پھر غضبِ جہنم کے فرشتے اپنی نہایت ہی سخت و کثرتِ آوازوں میں ڈانٹ کر ان سے پوچھیں گے کہ کیا دنیا میں خدا کے رسول تبارک و تعالیٰ کے پاس تھیں خدا کی آیتیں سنائے۔ اور اس برے دن ڈیلنے کے لیے نہیں آئے تھے؟ تو تب جہنمی اپنی بھی اور بھرائی، بوٹی آوازوں سے اپنے جرم کا اقرار کریں گے۔ اور کہیں گے کہ کیوں نہیں۔ اللہ کے رسول یقیناً ہمارے پاس آئے تھے۔ اور انہوں نے طرح طرح سے ہم لوگوں کو بھایا۔ اور اس دن کے عذاب سے ہمیں ڈرایا تھا۔ مگر ہماری شامت تھی کہ ہم نے ان کی صداقت اور حقانیت بھری تقریروں کو جھٹلایا۔ جس کا انجام ہم نے آج اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ ہم پر عذاب کی بات

پوری ہو کر رہی پھر عذاب کے فرشتے یہ کہہ کر انہیں ذلت کے ساتھ جہنم میں پھینک دیں گے۔ کہ جاؤ۔ اب جہنم میں پے جاؤ۔ جہاں ہمیشہ جیشہ کے لیے تھیں عذابوں میں گرفتار ہو کر رہنا ہے۔ اور یہ جہنم شہدوں کا اتنا بڑا اور اس قدر بدترین ٹھکانا ہے کہ اس سے زیادہ بڑا اور اس سے بڑھ کر بدترین ٹھکانا کوئی سوچا ہی نہیں جاسکتا۔ چنانچہ قرآن مجید نے اپنے معجزانہ انداز بیان میں اس کی ہولناکی منظر کی تصویر کشی کرتے ہوئے فرمایا کہ۔

وَسَيُنْزِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى جَهَنَّمَ
ذُمًّا مِّنْهُمْ إِذَا جَاءَهُمْ فَهَاجَتِ
أَنْفُسُهُمْ وَقَالَ لَهُمْ خُزَنَةٌ نَّهَاكُم
بِأَنَّكُمْ دُخِلْتُمْ فِي هَٰذَا مِنكُم مَّنْ
كَفَرَ وَبِأَنَّكُمْ كُنْتُمْ عَلَيْهِ
فِي الْقَوْمِ كَوَافِرًا ۖ قَالُوا بَلَىٰ
وَلَكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ
عَلَى الْكَافِرِينَ ۖ قِيلَ ادْخُلُوا
أَنْعَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا
فَبُشِّرْ مَثْوًى السَّكَانِيرِ ۖ

اور کافر جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے گروہ۔ یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے تو دروازے کھولے جائیں گے۔ اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہیں میں سے وہ رسول نہ آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی کہتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن کے طے سے ڈراتے تھے۔ کہیں گے کیوں نہیں مگر عذاب کا قول کافروں پر برحق ہوا فرمایا جائے گا۔ پے جاؤ۔ جہنم کے دروازوں میں ہمیشہ رہنے کے لیے۔ تو کیا ہی بڑا ٹھکانا ہے وہ شہدوں کا۔

(پ ۲۲۔ الزمر آیت ۶۱-۶۲)

جنت کے مہمان | جتنی اپنی اپنی سواریوں پر نہایت اعزاز و احترام کے ساتھ لائے جائیں گے۔ وہ گروہ گروہ جنت کی طرف تعظیم و تکریم کے ساتھ بلائے جائیں گے اور جب اس مقدس گروہ کی رسائی جنت کے شاندار دروازوں کے پاس ہوگی۔ تو ایک دم تمام دروازے کھل جائیں گے۔ اور استقبال کرنے والے ملائکہ کی مقدس جماعت ہر طرف سے سلام و اکرام اور خوش آمدید کا فرو بہتہ کرے گی اور

جنتی نہایت ہی ہشاشمش و ہشاشمش اور خوش و خرم ہو کر جنت میں داخل ہوں گے۔ اور یہ کہتے ہوں گے کہ الحمد للہ! کہ خداوند تعالیٰ نے اپنا وعدہ ہمیں سچ کر دکھایا۔ اور ہمیں اس زمین جنت کا وارث بنا دیا کہ ہم جہاں چاہیں رہیں۔ تو وہ۔ وہ اصل صالح کرنے والوں کا ثواب کیا ہی خوب ہے۔ اور عرش کے گرد معلقہ باندھے ہوئے بندہ سرور اور جوش صرمت کے ساتھ ملائکہ مقربین حمد و تسبیح اپنی کانفرنہ لگاتے ہوں گے۔ چنانچہ قرآن مجید اپنے قدسی انداز بیان میں اس کی منظر کشی کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ

وَسَيُنْزِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى جَهَنَّمَ
ذُمًّا مِّنْهُمْ إِذَا جَاءَهُمْ فَهَاجَتِ
أَنْفُسُهُمْ وَقَالَ لَهُمْ خُزَنَةٌ نَّهَاكُم
بِأَنَّكُمْ دُخِلْتُمْ فِي هَٰذَا مِنكُم مَّنْ
كَفَرَ وَبِأَنَّكُمْ كُنْتُمْ عَلَيْهِ
فِي الْقَوْمِ كَوَافِرًا ۖ قَالُوا بَلَىٰ
وَلَكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ
عَلَى الْكَافِرِينَ ۖ قِيلَ ادْخُلُوا
أَنْعَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا
فَبُشِّرْ مَثْوًى السَّكَانِيرِ ۖ

اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے۔ ان کی سواریاں گروہ گروہ۔ جنت کی طرف چلائی جائیں گی۔ یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے کہ سلام تم پر۔ تم خوب رہے تہ جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے کے لیے۔ اور جنتی کہیں گے کہ سب غریبان اللہ کے لیے ہیں۔ جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا۔ اور ہمیں زمین کا وارث کیا کہ ہم جنت میں رہیں جہاں چاہیں تو کیا ہی بدترین بدلہ ہے نیک عمل کرنے والوں کا۔ اور تم فرشتوں کو دیکھو گے عرش کے پاس معلقہ باندھے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بول رہے ہوں گے اور لوگوں میں پھانسیاں دی جائیں گی

الْعَلَمِينَ •

اور (ہر طرف سے) یہی کہا جائے گا کہ سب
خوبیاں اللہ کے لیے ہیں جو ماسے جانور

ۛ

(پ ۲۴ - الزمریت ۵)،
کاپا لے والا ہے ۔

بہر حال دغول جہنم اور جنت میں داخلہ کا خطر بہت ہی بھرت خیر و نصیحت آموز
ہے۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ جہنم میں لے جانے والے عقائد و اعمال سے توبہ کرے
اور کبھی بھی ان اعمال کا ترک نہ ہو۔ اور جنت میں لے جانے والے عقائد و اعمال پر
مستقیم رہ کر ان عقائد و اعمال کا زندگی بھر پابند رہے۔ کون کون سے اعمال جہنم میں
لے جانے والے ہیں؟ اور کون کون اعمال صالحہ جنت میں لے جانے والے ہیں؟ اس
سلسلے میں ہماری دو کتابیں (۱) جہنم کے خطرات (۲) اور بہشت کی کنجیاں، پڑھ لینی ضروری
ہیں۔ واللہ تعالیٰ ہوا الموتی وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد
والہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین ۔

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

کی ہدیۂ شائع شدہ کتب

کہی ان کہی، زکوٰۃ کی اہمیت،

عصمت نبوی ﷺ کا بیان، فلسفہ اذانِ قبر،

رمضان المبارک معزز مہمان یا محترم میزبان؟

میلاد ابن کثیر، عید الاضحیٰ کے فضائل اور مسائل

مسائل خزان العرفان، عورت اور آزادی،

الرواح الزکیہ، ستر استغفارات،

امام احمد رضا قادری رضوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

مخالفین کی نظر میں

حضرت علامہ مولانا

مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ

کی تالیفات میں سے

عورتوں کے ایام خاص میں نماز اور روزے کا شرعی حکم،

فتاویٰ حج و عمرہ، نسب بدلنے کا شرعی حکم

تخلیق پاکستان میں علماء اہلسنت کا کردار،

دعاء بعد نماز جنازہ، طلاق ثلاثہ کا شرعی حکم

ضبط تولید کی شرعی حیثیت (برتھ کنٹرول پر جامع تحریر)

ان کتب خانوں پر دستیاب ہیں

مکتبہ برکات المدینہ، بہار شریعت مسجد، بہادر آباد، کراچی

ضیاء الدین پبلی کیشنز، ہندو شہید مسجد، کھارادر، کراچی

مکتبہ غوثیہ ہوسٹل، پرانی سبزی منڈی، نزد عسکری پارک، کراچی

مکتبہ انوار القرآن، مبین مسجد مصلح الدین گارڈن، کراچی (حنیف بھائی انگوٹھی والے)

مکتبہ فیض القرآن، قاسم سینٹر، اردو بازار، کراچی 32217776

رابطے کے لئے 021-32439799، 0321-3885445

محترم القام جناب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے تحت ہر ماہ ایک مفت کتاب شائع کرتی ہے جو کہ پاکستان بھر میں بذریعہ ڈاک بھیجی جاتی ہے گزشتہ دنوں جمعیت نے سال رواں کے لئے اپنے سلسلہ مفت اشاعت کی نئی پالیسی کا اعلان کیا ہے جس کے تحت حکومت کے اعلان کے مطابق ڈاک کے اخراجات میں سو فیصد اضافے کی وجہ سے ممبر شپ حاصل کرنے کی فیس 100 روپے سالانہ کر دی گئی ہے۔

اس خط کے ذریعے آپ سے التماس ہے کہ آپ اس خط کے آخر میں دیئے ہوئے فارم پر اپنا مکمل نام اور پتہ خوشخط لکھ کر ہمیں مٹی آرڈر کے ساتھ ارسال کر دیں تاکہ آپ کو نئے سال کے لئے جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان کے سلسلہ مفت اشاعت کا ممبر بنالیا جائے۔ صرف اور صرف مٹی آرڈر کے ذریعے بھیجی جانے والی رقم قابل قبول ہوگی، خط کے ذریعے نقد رقم بھیجنے والے حضرات کو ممبر شپ جاری نہیں کی جائے گی۔ البتہ کراچی کے رہائشی یا دوسرے جو حضرات دستی طور پر دفتر میں آکر فیس جمع کروانا چاہیں تو وہ روزانہ شام 4 بجے سے رات 12 بجے تک رابطہ کر سکتے ہیں، ممبر شپ فارم جلد از جلد جمع کروائیں۔ دسمبر تک وصول ہونے والے ممبر شپ فارم پر سال کی پوری 12 کتابیں ارسال کی جائیں گی البتہ اس کے بعد موصول ہونے والے ممبر شپ فارمز پر مہینے کے اعتبار سے بتدریج ایک ایک کتاب کم ارسال کی جائے گی مثلاً اگر کسی کا فارم جنوری میں موصول ہوا تو اسے 11 کتابیں اور اگر کسی کا فروری میں موصول ہوا تو اسے 10 کتابیں ارسال کی جائیں گی۔

نوٹ: اپنا نام، پتہ، سابقہ ممبر شپ نمبر اور سیریل نمبر (مٹی آرڈر اور فارم دونوں پر) اردو زبان میں نہایت خوشخط اور خوب واضح لکھیں تاکہ کتابیں بروقت اور آسانی کے ساتھ آپ تک پہنچ سکیں۔ نیز پرانے ممبران کو خط لکھتے ضروری نہیں بلکہ مٹی آرڈر پر اپنا موجودہ ممبر شپ نمبر لکھ کر روانہ کر دیں اور خط لکھنے والے حضرات جس نام سے مٹی آرڈر بھیجیں خط بھی اسی نام سے روانہ کریں۔ مٹی آرڈر میں اپنا فون نمبر ضرور تحریر کریں۔ تمام حضرات دسمبر تک اپنا فارم جمع کرادیں۔

ہمارا پوسٹل ایڈریس یہ ہے:

نقطہ

سید محمد طاہر نعیمی (معاون محمد سعید رضا)

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

شعبہ نشر و اشاعت 021-32439799

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادری، کراچی 74000

0321-3885445

ولدیت

نام مکمل پتہ

فون نمبر

نوٹ: ایک سے زائد افراد ایک ہی مٹی آرڈر میں رقم روانہ کر سکتے ہیں اور فارم نہ ملنے کی صورت میں اس کی فوٹو کاپی استعمال کی جاسکتی ہے۔